بسم الله الرحمن الرحيم

# THE
# NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

___________

*Monday, the 9th February, 2026*

___________

## TABLE OF CONTENTS


1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN ........ 1
2. RECITATION OF HADITH ........ 1
3. RECITATION OF NAAT ........ 2
4. NATIONAL ANTHEM ........ 2
5. FATEHA PRAYERS ........ 2
6. MOTION FOR SUSPENSION OF RULE 57 – *(ADOPTED)* ........ 2
7. DISCUSSION *REG*: THE INCIDENT OF SUICIDE BOMB BLAST IN A MOSQUE IN TARLAI, ISLAMABAD ........ 3
8. ANNOUNCEMENT *REG*: PRESENCE OF A MEMBER OF THE PARLIAMENT OF FRANCE, MR. CARLOS MARTENS BILONGO IN THE GALLERY ........ 5
9. ANNOUNCEMENT *REG*: PRESENCE OF A GROUP OF STUDENTS AND FACULTY MEMBERS FROM ALP GROUP OF SCHOOLS, SARGODHA IN THE GALLERY ........ 5
10. DISCUSSION *REG*: THE INCIDENT OF SUICIDE BOMB BLAST IN A MOSQUE IN TARLAI, ISLAMABAD ........ 5
11. MOTION FOR SUSPENSION OF RULES 51, 55, 57 AND 158 IN ORDER TO TAKE UP THE PRIVATE MEMBER'S RESOLUTION – *(ADOPTED)* ........ 32
12. RESOLUTION CONDEMNING THE SUICIDE BLAST AT MASJID KHADIJA-TUL-KUBRA, ISLAMABAD, AND URGING ENHANCED SECURITY MEASURES AND FIRM ACTION AGAINST TERRORISM – *(ADOPTED)* ........ 32
13. DISCUSSION *REG*: THE INCIDENT OF SUICIDE BOMB BLAST IN A MOSQUE IN TARLAI, ISLAMABAD – *(CONCLUDED)* ........ 33
14. STARRED QUESTIONS AND ANSWERS ........ 42
15. UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS ........ 97

# NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
# ASSEMBLY DEBATES

———————

*Monday, the 9th February, 2026*

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 5:30 p.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

———————

## RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ
رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾

(سورۃ المؤمن، آیات: 7تا8)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

عرش الٰہی کے حامل فرشتے، اور وہ جو عرش کے گردو پیش حاضر رہتے ہیں، سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ''اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، پس معاف کردے اور عذاب دوزخ سے بچا لے اُن لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ اے ہمارے رب، اور داخل کر اُن کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں جن کا تُو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور اُن کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (اُن کو بھی وہاں اُن کے ساتھ ہی پہنچا دے) تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے''۔]

## RECITATION OF HADITH

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ
خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ۔

[ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔]

## RECITATION OF NAAT

وحدت ذات کی تبلیغ سراپا تم ہو

جس کی ہر لہر ہے توحید وہ دریا تم ہو

آرزو آدم و عیسیٰ نے تمہاری کی ہے

کتنے معصوم رسولوں کی تمنا تم ہو

## NATIONAL ANTHEM

## FATEHA PRAYERS

**جناب سپیکر:** اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جمعہ کے روز اسلام آباد میں ایک مسجد میں خودکش حملے کے نتیجے میں 36افراد شہید جبکہ سینکڑوں زخمی ہوئے، یہ نمائندہ ایوان اس بہیمانہ اور بزدلانہ فعل کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ غفور حیدری صاحب میں آپ سے گزارش کروں گا کہ دُعا کرادیں۔

**مولانا عبدالغفور حیدری:** جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہوگی اوراس پورے ہاؤس کی طرف سے میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ routine کی کارروائی روک کر اس ہم مسئلے پر بات کی جائے۔

**جناب سپیکر:** وہ کرتے ہیں، آپ دعائے کرائیے۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

## MOTION FOR SUSPENSION OF RULE 57

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحب move کیجیے تاکہ rule suspend ہو جائیں۔

**وزیر برائے پارلیمانی امور (جناب طارق فضل چوہدری):** شکریہ جناب سپیکر، میں یہ قرارداد move کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** پہلے آپ rule suspend کرنے کی Motion move کیجیے تاکہ یہ جو بزنس ہے۔

**جناب طارق فضل چوہدری:** جی میں یہی move کر رہا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی پلیز۔ پھر اس کے بعد ذرا brief بھی کر دیجیے گا۔

**جناب طارق فضل چوہدری:** معمول کی کارروائی کو معطل کر کے جو ترلائی میں سانحہ ہوا ہے اس کے اوپر بحث کی جائے۔

**جناب سپیکر:** Brief کیجیے۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے move نہیں کیا۔ ہم سارا بزنس suspend کر رہے ہیں ڈاکٹر صاحب move کیجیے۔

**جناب طارق فضل چوہدری:** میں دوبارہ move کر رہا ہوں کہ as per the relevant Rules of the Procedures ہے اس کے مطابق اجلاس کی معمول کی کارروائی کو معطل کر کے جو ترلائی میں سانحہ ہوا ہے اور خود کش حملہ ہوا ہے اس کے اوپر ایوان میں بحث کرائی جائے! I move it, Sir۔

**Mr. Speaker:** Now, I put the Motion to the House. The question is that the Motion, as moved, be adopted.

(The Motion was adopted.)

## DISCUSSION *REG*: THE INCIDENT OF SUICIDE BOMB BLAST IN A MOSQUE IN TARLAI, ISLAMABAD

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحب کچھ salient features بتادیں کہ کیا ہوا تھا تاکہ ممبران کو آگاہی ہو سکے۔

**جناب طارق فضل چوہدری:** جناب سپیکر! 6 فروری بروز جمعہ مبارک، ہمارے اسلام آباد کا مضافاتی علاقہ ہے جس کو ترلائی کلاں کہا جاتا ہے اور یہ اسلام آباد کی بڑی پرانی آبادی ہے اور اسلام آباد کا rural area ہے اور اس میں ایک امام بارگاہ واقع ہے اور اس مسجد کا نام خدیجہ الکبریٰ ہے۔ جناب سپیکر! جیسے میں نے کہا کہ جمعہ کی نماز 1:37 منٹ پر شروع ہو چکی تھی اور جو نمازی وہاں پر موجود تھے وہ سجدے کی حالت میں تھے اور ایک شخص نے جو گیٹ پر سکیورٹی موجود تھی اس نے ان پر فائر کیا اور جب وہ گارڈز زخمی ہو گئے تو وہ گیٹ سے اندر چلا گیا۔ جناب سپیکر! یہاں میں یہ عرض کر دوں کہ عام طور پر جیسے بعض مساجد میں ایسا ہوتا ہے جمعہ والے دن باہر بھی نماز ادا کی جا رہی ہوتی ہے، صفیں زیادہ بچھائی جاتی ہیں اور مسجد کی جو boundary ہوتی ہے اس کے باہر بھی نمازی نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ جو امام بارگاہ ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں اس کی باقاعدہ چار دیواری موجود ہے اور بڑا ایک مضبوط گیٹ چار دیواری کے باہر لگا ہوا ہے اور مسجد کا احاطہ اس گیٹ کے اندر ہے۔ اس کے اندر main building ہے۔ اس گیٹ کو cross کر کے جو وہاں پر چوکیدار تھے ان کے اوپر خود کش حملہ آور نے فائر کیے اور اس کے بعد main hall کے اندر داخل ہوا وہاں پر جو سب سے آخری صف تھی اور نمازی سجدے کی حالت میں تھے، وہاں اس نے اپنے آپ کو blast کیا۔ جناب سپیکر! اس کے نتیجے میں کچھ لوگ موقع پر ہی شہید ہو گئے اور اس کے بعد وہاں پر امدادی کارروائیاں شروع کی گئیں۔ ایمبولینسز آئیں اور اپنی مدد آپ کے تحت بھی لوگوں نے زخمیوں کو اور dead bodies کو ہسپتالوں میں shift کیا۔

اسلام آباد کا پمز اور پولی کلینک ہسپتال ہے وہاں پر سب سے زیادہ تعداد میں زخمیوں کو اور شہداء کی bodies کو لایا گیا۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ ہسپتال تھے وہاں پر بھی کچھ زخمیوں کو لایا گیا اور ان کا علاج معالجہ شروع ہوا۔ اس وقت جو total figures ہیں، 33 نمازی شہید ہو چکے ہیں زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہے۔ وہاں پر چونکہ بہت زیادہ یونیورسٹیز ہیں، میڈیکل کالجز ہیں اور کافی تعداد میں سٹوڈنٹس بھی وہاں پر موجود تھے اور ان کی بڑی تعداد اس سانحے میں شہید ہوئی۔ اس کے بعد جناب سپیکر! میں یہ عرض کر دوں کہ جب ان شہداء کی باڈیز کو اور جو زخمی ہیں انہیں ہسپتالوں میں لایا

گیا تو یہاں پر ایمرجنسی نافذ کی گئی اور فوری طور پر ان کا علاج جو humanly possible تھا اور تمام سروسز ان زخمیوں کو فراہم کی گئیں۔ زخمیوں کی تعداد 150 سے زائد ہے۔ ہمارے اسلام آباد پولیس کے آئی جی رضوی صاحب کے کزن سید حسن صاحب بھی اس میں شہید ہوئے ہیں اور ان کے چچا بھی اس میں زخمی ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! اس کے فوراً بعد جائے حادثہ پر ہمارے پولیس کے انٹیلی جنس ایجنسیز کے، Forensic اور ballistic experts نے اپنی فوری کارروائی کا آغاز کیا۔ جو وہاں پر ثبوت تھے ان کو اکٹھا کیا گیا۔ ہماری digital electronic and technology based interventions تھیں اس کے نتیجے میں اگلے دو سے تین گھنٹوں کے اندر یہ جو خود کش حملہ آور تھا اس کی شناخت کر لی گئی۔ اس کا نام یاسر ولد بہادر خان ہے اور یہ پشاور کا رہائشی تھا۔ اگلے دو سے تین گھنٹوں کے اندر ان کے انتہائی قریبی عزیز کو اسلام آباد سے گرفتار کیا گیا اور اس کے علاوہ پنڈی اڈیالہ روڈ سے دوسرے شخص کو گرفتار کیا گیا جو کہ اس کا انتہائی قریبی عزیز ہے۔ ان دونوں سے جب interrogation کی گئی تو پشاور میں جو نوشہرہ سٹی کی پولیس ہے ان کی معاونت سے اور ہمارے انٹیلی جنس اداروں کی کارروائی سے اُس کے 4 ساتھی دہشت گرد نوشہرہ سے گرفتار ہوئے۔ اس کارروائی میں ایک دہشت گرد مارا گیا اور ہمارے ایک اے ایس آئی کے پی پولیس کے اعجاز صاحب ان کی بھی اس آپریشن میں شہادت ہوئی ہے۔

یہ بتانا ضروری ہے جناب سپیکر! جو دہشت گرد مارا گیا وہ بھی ممکنہ طور پر خود کش حملہ آور تھا اور ایک کو زندہ حالت میں گرفتار کر لیا گیا۔ جناب سپیکر! یہ تمام جو کارروائی ہوئی اور اس کی جو interrogation ہوئی ہے اور معلومات انٹیلی جنس اداروں کے پاس آئی ہیں اس کے مطابق تمام تر جو ٹریننگ دہشت گرد نے لی تھی وہ افغانستان سے لی گئیں۔ اس کا متعدد بار افغانستان میں آنا جانا تھا اور اس کے جو handlers ہیں اور سہولت کار ہیں وہ بھی افغانستان آتے جاتے رہے ہیں اور ان پر اس وقت کارروائی جاری ہے۔ جناب سپیکر! دہشت گردی کے حوالے سے جو معلومات لی گئیں ہیں تو اس میں، میں عرض کر دوں کہ اسلام آباد پولیس کے جو cordon and search operations ہیں، combing operations ہیں، اور picketing ہے اور جو target hardening ہے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ چند ایسے ممکنہ طور پر جو تخریب کاری کی کارروائیاں کرنا چاہ رہے تھے لیکن ان اقدامات وہ ممکن نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 5 سال پہلے تھانہ شہزاد ٹاؤں کی پولیس نے اس امام بارگاہ کا دورہ کیا اور جو جو اس طرح کی بڑی وہاں پر عبادت گاہیں تھیں اسلام آباد میں ان کی حفاظت کے لیے باقاعدہ SOPs مقرر کیئے تھے اور انہیں ہماری پولیس regularly monitor کرتی ہے۔ یہ دونوں گارڈز جو وہاں پر موجود تھے دونوں مسلح تھے۔ یہ حملہ جو اس خود کش حملہ آور نے کیا تو وہ اس قدر شدید تھا کہ اس کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ جناب سپیکر! یہ واقعہ جس کو میں نے sequence کے ساتھ بتایا ہے یہ وقوع پزیر ہوا۔ And again I repeat اس وقت تک جو شہادتیں ہیں ان کی تعداد 33 ہے اور جو زخمی ہیں ان کی تعداد 150 سے زائد ہیں۔ جو اس وقت ثبوت Intelligence کے اداروں کو اور Law enforcing Agencies کو حاصل ہوئے ہیں اس میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ تمام training افغانستان سے دہشت گرد نے لی ہے اور

اس کے پیچھے انڈیا ہے جو اپنی proxies کے ذریعے پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیاں ہمارے جو tribal areas ہیں وہاں پر اور ہمارے بلوچستان میں کی جارہی ہیں جس کی ہم بھرپور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور دنیا کے جو بیشتر ممالک ہیں انہوں نے بھی اس واقعے کو condemn کیا ہے اور جو لوگ، جو ملک state sponsored terrorism افغانستان سے پاکستان میں کیا جارہا ہے اسے بھی پوری دنیا کے ممالک condemn کررہے ہیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

**جناب سپیکر:** اسد قیصر صاحب۔

(اذان مغرب)

**جناب سپیکر:** ہم مغرب کی 15 منٹ کی بریک کے بعد debate continue کریں گے۔

## ANNOUNCEMENT *REG*: PRESENCE OF A MEMBER OF THE PARLIAMENT OF FRANCE, MR. CARLOS MARTENS BILONGO IN THE GALLERY

**جناب سپیکر:** میں ایک announcement کردوں۔ ہمارے ایک مہمان French Parliament سے تشریف لائے ہیں، فرانس میں Member Parliament ہیں۔ Carlos Martens Bilongo ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

## ANNOUNCEMENT *REG*: PRESENCE OF A GROUP OF STUDENTS AND FACULTY MEMBERS FROM ALP GROUP OF SCHOOLS, SARGODHA IN THE GALLERY

**جناب سپیکر:** ALP Group of School Sargodha سے Visitor Gallery میں تشریف رکھتے ہیں، ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے لیے 15 منٹ کی بریک کرتے ہیں۔

---

(نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لیئے ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لیے ملتوی کردی گئی)

---

(ایوان کی کارروائی جناب سپیکر کی زیر صدارت بعد از وقفہ نماز مغرب 6 بجکر 12 منٹ پر دوبارہ شروع ہوئی)

---

## DISCUSSION *REG*: THE INCIDENT OF SUICIDE BOMB BLAST IN A MOSQUE IN TARLAI, ISLAMABAD

**جناب سپیکر:** محمود خان اچکزئی صاحب۔ جی، عالیہ کامران صاحبہ۔

**محترمہ عالیہ کامران:** محترم آپ کا بہت شکریہ۔ سر! گزشتہ جمعہ کو جب ہم اس House کے ختم ہونے کے بعد جب گھر کو لوٹے۔ تو ایک انتہائی تکلیف دہ صدمہ جو تھا سر وہ ہمارا منتظر تھا، میڈیا پہ نماز سے پہلے یہ آرہا تھا کہ ترلائی میں خودکش دھماکہ ہوا اور نمازی نماز ادا کررہے تھے۔

محترم! حملہ ہو گیا، خود کش حملہ آور داخل ہوتا ہے امام بارگاہ کے اندر اور جس کا حسب نسب اس سے بخوبی ایجنسیاں واقف ہیں۔ سر! وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ اس کے سہولت کار کون تھے؟ وہ کن کے ساتھ روابط میں تھا؟

لیکن محترم افسوس کہ یہ صلاحیت معدوم ہے کہ حملہ روکا کیسے جا سکتا ہے؟ سر! حملہ ہو گیا، کئی درجن نمازی شہید ہوئے، سینکڑوں اس کے اندر زخمی ہوئے اور افسوس کہ ان زخمیوں کی تعداد اور شہداء کی تعداد پہ dispute ہے۔

سر! حملے ہو رہے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ میری بات کبھی پوری نہ ہو، یہ حملے رکنے والے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ سر! ہم نے بڑے جوش و خروش سے لاہور میں بسنت منائی اور سر! اس کو defend بھی کرتے رہے۔

محترم! جان کے نقصان سے جو بڑا نقصان ہوتا ہے ناں وہ بے حسی ہوتی ہے۔ اور ایک طرح سے احساس کا فقدان ہے جو ہمیں دیکھنے میں نظر آیا۔ اربوں روپے پیسوں کا ضیاع بھی دیکھا۔

محترم! اس کا لائحہ عمل کیا ہے، اس دہشت گردی، اور ان جیسے حملوں کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟ اس کے لیے ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا، وہ کوئی لائحہ عمل سامنے نہیں ہے کہ کس طرح سے اس دہشتگردی پہ قابو پایا جائے گا۔ سر! میں کوئی بھی الفاظ چُن لوں میں اس واقعے کی کسی بھی طرح سے مذمت ان الفاظ میں نہیں کر سکتی جو جانی نقصان ہوا ہے۔

سر! ایک چیز جو میں یہاں پر point out کرتی جاؤں گی وہ یہ ہے کہ جو شہداء اور زخمی ہیں ان کی families کے لیے حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی امداد کسی قسم کی سامنے نہیں آئی ہے۔ تو ان families کے لیے امداد کا اعلان ہونا چاہیئے۔ اور ایک اہم بات یہ ہے کہ سارے معاملے کو ہم اگر ہندوستان اور افغانستان کا نام لیں گے وہ بے شک ملوث ہوں اس کے اندر اور ہم اس وقت تک ان سے نجات نہیں حاصل کر سکتے کہ ہم ان کے اوپر ڈال دیں کہ وہاں سے دہشت گرد آ رہے ہیں۔ سر! اس دہشت گردی پر جب تک مکمل قابو نہیں پا لیا جائے گا۔ میرے ملک کو اس سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ تو اصل چیز میں چاہتی ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں امن ہو، سکون ہو اور سر! اس دہشت گردی کا جڑ سے خاتمہ ہونا چاہیئے۔ بہت شکریہ جی۔

**جناب سپیکر:** محمود خان صاحب میرے خیال میں تشریف نہیں لا رہے ہیں، قادر پٹیل صاحب آپ تقریر کر لیں، sorry راجہ پرویز اشرف صاحب نے request کی تھی۔ جی، عبدالقادر پٹیل صاحب آپ کر لیں۔

**جناب عبدالقادر پٹیل:** شکریہ سر۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

سر! آپ کے سامنے جو حقائق پیش کیے گئے محترم وزیر کی جانب سے۔ اللہ رب العزت کے سامنے سر بسجود جمعہ کے روز سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہتے ہوئے 31 لوگ بچوں سمیت شہید کر دیے گئے اور زخمیوں کی تعداد جو بتائی گئی ہے میرے علم کے مطابق اس سے زیادہ ہیں اور وہ سینکڑوں میں ہیں۔

سر! یہ سلسلہ کچھ عرصے کے لیے ضرور بند ہوا تھا، رُکا ضرور تھا۔ لیکن ترلائی واقعہ نے ہمیں یہ سوچنے پہ مجبور کر دیا ہے کہ ہم اگر یہ سوچ رہے تھے کہ یہ ہماری وجہ سے رُکے ہوئے ہیں تو انہوں نے ہمیں یہ message دیا ہے کہ نہیں بھائی ہم آپ کی وجہ سے نہیں رُکے ہوئے یہ rest تو ہم نے خود لیا تھا، یہ وقفہ تو ہمارا لیا ہوا ہے۔

سر! اب انتظار کس چیز کا ہے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا؟ اس وطن عظیم کے ساتھ اور کیا کچھ ہونا باقی ہے اگر ہم گزشتہ تمام ہونے والے سانحات اور حادثات کو ایک ساتھ ملا کر دیکھیں۔ جس میں کوئٹہ ہو یا بلوچستان کی دہشت گردی ہو یا پاڑہ چنار کے واقعات ہوں یا مسجد میں نماز کے دوران شہید ہونے والوں کے واقعات ہوں۔ تو سر! ہم اب اور کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ کیا ہو گا؟ تو پھر ہم اپنا شاید final card کھیلیں گے جو کہ مجھے نہیں پتہ ہمارے پاس ہے بھی یا نہیں ہے۔ اب اور کس چیز کا ہمیں انتظار ہے، مجھے سر! یہ بات سمجھ نہیں آتی؟ امید ہے وزیر موصوف جو کہ اس وقت محو گفتگو ہیں، وہ مجھے اس کا جواب دیں گے کہ آخر کیا ہو گا کہ اس کے بعد ریاست مکمل حرکت میں آ جائے گی اور ان ساری چیزوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا، انتظار کس چیز کا ہے یہ ضرور مجھے بتایا جائے؟

سر! یہ روایت تو خیر دور یزیدیت سے آ رہی ہے۔ لیکن یزید مٹ گیا۔ حسین والے نہیں مٹے اور نہ ان شاءاللہ مٹیں گے۔ اور اسی طرح شہادتیں کربلا میں بھی ہوئی تھیں۔ آج ترلائی میں بھی ہوئی ہیں اور شاید ہوتی رہیں گی اللہ نہ کرے۔ لیکن سر! ملک یونہی ترقی نہیں کرتا، ہمارے وزیراعظم صاحب نے ایک بہت اچھی statement دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملکوں ملکوں میں جا کر بھیک مانگتے ہیں اور ہمارا سر نیچے ہوتا ہے، یقیناً صحیح بات ہے۔ مانگنے والے کا سر ہمیشہ نیچے رہتا ہے۔ مجھے اس سے انکار بھی نہیں ہے لیکن میں ایک بات جاننا چاہتا ہوں، ہو سکتا ہے آپ میری رہنمائی فرما دیں یا دو، ڈیڑھ وزیر یہاں پر تشریف فرما ہیں، ایک full Minister ہیں اور ایک آدھے MoS ہیں، تو یہ ملا کر ڈیڑھ ہوئے۔ ان ڈیڑھ وزراء میں سے مجھے کوئی بتا دے، یہاں مشتاق صاحب کی آواز بھی مجھ تک آ رہی ہے وہ مجھے بتا دیں کہ دنیا کا کون سا ملک ہے جس نے قرضے لے کر اپنی معیشت ٹھیک کر لی؟ دنیا میں ایک ملک نہیں ہے۔ اگر ہے تو مجھے بتایا جائے؟

جن ممالک کا نام ہم انتہائی پسماندہ سمجھتے تھے، ویت نام اور اس طرح کے بہت سارے ایسے ممالک ہیں وہ آج ہم سے بہت آگے چلے گئے ہیں، کیا انہوں نے قرضے لئے؟ انہوں نے جھولیاں پھیلائیں؟ انہوں نے اپنے سر نیچے کئے؟ No، انہوں نے اپنے اندرونی حالات پر control حاصل کیا۔ آپ کہتے ہیں بیرونی سرمایہ کار، جہاں سر بسجود 31 لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے وہاں بیرونی سرمایہ کار کیسے آئے گا؟ آپ کا تو اپنا بیٹا بتا رہا ہے، اگر ہم دوسرے اخبارات و آزاد جرائد کا ڈیٹا اٹھا کر دیکھ لیں تو یہاں سے بھاگنے والوں کی تو لائن لگی ہوئی ہے جن کے پاس تھوڑا بہت بھی پیسہ ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ سرمایہ کاری ہو گی، تمام اخبارات وہ اعداد و شمار دکھا رہے ہیں جو شاید پہلے کبھی نہیں تھے۔ سرمایہ داروں نے سب سے زیادہ ہجرت اس سال کی ہے، یہ تاریخ کا record ہے۔

سر! معاشی ترقی اندرونی حالات پر قابو پانے سے ہوگی، قرضے لینے سے کبھی بھی نہیں ہوگی۔ کیا اب وہ وقت آ نہیں گیا کہ ہمارا focus درست سمت میں ہو۔ ہم جن چیزوں پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں انہیں چھوڑ کر اپنی اندرونی سکیورٹی کے معاملات کو دیکھا جائے۔ اب فرض کر لیں، آپ کی ہی مہربانی ہوئی، آپ نے مجھے NACTA کا Member نامزد کیا۔ میرے خیال میں آج 6 یا 8 ماہ سے اوپر ہو گئے ہیں، یہ دہشت گردی کے خلاف information ایک جگہ collect کرنے کا سب سے بڑا ادارہ بنا تھا۔ جب سے آپ نے مجھے اس کا Member بنایا ہے آج تک اس کا کوئی اجلاس ہی نہیں ہوا۔ آپ دیکھیں کہ ہماری دلچسپی کتنی زیادہ ہے۔ اس واقعے نے پاکستان کا دل دہلا دیا۔ فوری طور پر صوبہ سندھ نے اس میں بڑی پیش قدمی کی اور ہم نے وہ ساری تقریبات جس میں کوئی گانا بجانا یا کوئی خوشی کا اظہار تھا، وہ سب cancel کیں بلکہ میں آپ کو حلفیہ کہہ سکتا ہوں کہ اس روز شادیوں میں بھی گانا بجانا نہیں ہوا، میں اُس روز دو شادیوں میں گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم چونکہ اب یہ شادیاں رکھ چکے تھے، لوگ جمع ہو گئے تھے لیکن ادھر کراچی میں بھی کسی نے کوئی گانا بجانا نہیں کیا۔ سندھ نے اپنی ساری تقریبات منسوخ کر دیں اور بعد میں پھر اس کو follow کرتے ہوئے پنجاب نے بھی بسنت کو ایک روز کیلئے شاید cancel کیا۔

سر! میری آپ سے صرف اور صرف یہ التماس ہوگی کہ focus درست کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں زیادہ کسی خواب خرگوش میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ اب آپ کا دشمن دہشت گرد جو آپ کے سامنے کھڑا ہے وہ بتا رہا ہے کہ میں جب چاہوں پورا بلوچستان capture کر سکتا ہوں، میں جب چاہوں وہاں نمازیوں کو سجدوں میں شہید کر سکتا ہوں۔ میں جب چاہوں سکول کے بچوں کو APS میں گھس کر مار سکتا ہوں۔ میں پھر دوبارہ یہ سوال کرتا ہوں کہ انتظار کیس چیز کا ہے؟ کون سی چیز ہوگی تب ہم مکمل طور پر inaction یا full inaction آئیں گے، مجھے مہربانی کر کے اس کا جواب دیا جائے، بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** اسد قیصر صاحب۔ دو تین دفعہ announce کیا ہے نام نہیں آ رہے۔

**(مداخلت)**

**جناب سپیکر:** کون سی؟ عشاء کی؟ اسد صاحب۔

**جناب اسد قیصر:** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ۔ سب سے پہلے تو جو موضوع ہے جس پر آج ہماری debate and discussion ہے، یہاں اسلام آباد میں گزشتہ دنوں ترلائی کی مسجد میں خودکش دھماکہ ہوا اور جس میں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور ہمارے کئی بچے، بوڑھے اور جوان زخمی ہیں۔ میں خود اُن کی بیمار پرسی کیلئے ہسپتال گیا اور اُن کو حوصلے میں دیکھا۔ میں اس واقعے کی مذمت کرتا ہوں اور افسوس اس بات کا ہے کہ یہ واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ سپیکر صاحب! گزشتہ ایک ہفتے میں تقریباً 300 جانیں گئی ہیں۔ بلوچستان میں جو انتہائی افسوسناک واقعات ہوئے ہیں۔ ہمارے صوبے میں جو insurgency جاری ہے وہ روزانہ کے حساب سے ہوتی ہیں اور اب یہ واقعہ ہوا، یہ انتہائی قابل مذمت ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت

کی جائے کم ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ واقعات مسلسل ہو رہے ہیں، ہم یہاں مسلسل discussion اور debate کر رہے ہیں۔ ہم یہاں قرار دادیں پاس کرتے ہیں لیکن عملاً کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

پارلیمنٹ بنیادی طور پر policies کا مرکز اور محور ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں جو Board of Peace میں فیصلہ ہوا اس میں بھی اس پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اس وقت جو war on terror کے حوالے سے اور خاص طور پر دہشت گردی کے حوالے سے جو پالیسی بنائی جا رہی ہے اور جو ہمارے صوبے کی صوبائی اسمبلی کی Resolutions ہیں اُن Resolutions پر بھی کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ حتیٰ کہ وہاں پر جو قومی جرگے ہوئے جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی تھی، اس Resolution کو بھی خاطر میں نہیں لایا گیا۔

سوال یہ ہے کہ اس ملک کے مستقبل کے فیصلے کہاں ہوں گے؟ اس پارلیمنٹ کے بارے میں ہمیں شدید تحفظات بھی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ فارم 47 کی پیداوار ہے لیکن اس کے باوجود جو بھی ہے، جیسے بھی ہے، پھر بھی، جیسی بھی policies ہوں کم از کم یہاں لا کر discussion کرنی چاہیئے۔ اس لئے جب تک آپ root cause، جو اس کا بنیادی مسئلہ ہے جہاں سے یہ generate ہوتا ہے اس کو آپ address نہیں کریں گے تو تب تک اس مسئلے کا حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اس وقت آپ کے تمام borders پر، افغانستان ہو گیا اور انڈیا کے ساتھ تو آپ حالت جنگ میں ہیں لیکن ہمارے جو باقی پڑوسی ممالک ہیں ان کے ساتھ ہمارے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے regions میں اپنے تعلقات کو revisit کریں۔ آپ policy بنائیں اور policy میں تمام political parties کو on board لیں، ان سے discussion کریں۔ پارلیمنٹ میں جو discussion ہوتی ہے اس کو importance دیں تو تبھی آگے بڑھیں گے۔

جناب سپیکر! جب پارلیمنٹ میں وہ لوگ بیٹھے ہوں گے جو عوام کے نمائندے نہیں ہوں گے۔ اس وقت جو بلوچستان میں صورتحال ہے تو بلوچستان اسمبلی کا اور بلوچستان کے نمائندوں کا عوام کے ساتھ کتنا رابطہ ہے؟ کتنا تعلق ہے؟ ان کو ان کے اوپر کتنا اعتماد ہے؟ یہاں اس پارلیمنٹ میں جو لوگ بیٹھے ہیں ان کا عوام کے ساتھ کتنا تعلق ہے؟ کتنا رابطہ ہے؟ کراچی پر ایک سروے رپورٹ بھی آئی ہے کہ ہمارے کراچی میں 98 فیصد ووٹ لوگوں نے لیے ہیں۔ یہ دنیا کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتا۔ جناب سپیکر! 35 سے 36 جو main polling stations ہیں 98 اور 99 فیصد ووٹ پڑے ہیں اور وہ یہاں کیبنٹ میں بیٹھے ہیں اور کوئی وفاقی منسٹر ہے اور کوٹ شوٹ پہنا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ تھوڑی شرم و حیا تو ہونی چاہیئے، کوئی ظرف ہونا چاہیئے اور پھر وہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ہماری بڑی تاریخ ہے لیکن ناجائز سیٹوں پر بیٹھے ہیں، لیکچر دیتے ہیں۔ جمہوریت پر لیکچر دیتے ہیں پتہ نہیں لوکل گورنمنٹ کیسے ہونی چاہیئے۔ یہ کیسی نمائندگی ہے اور یہ لوگ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات کرتا ہوں کہ ہم نے 8 فروری کو پورے ملک میں یوم سیاہ منایا۔ میں شکر گزار ہوں کہ پورے پاکستان میں خاص طور پر خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں بھی کافی حد تک اور پنجاب میں بھی ٹھیک ٹھاک لوگ نکلے ہیں۔ ہم نے پر امن احتجاج کیا۔ کوئی پتھر نہیں

پھینکا۔ کوئی زبردستی گاڑی نہیں روکی کوئی زبردستی کسی کی دوکان بند نہیں کروائی لیکن الحمدللہ پاکستانیوں نے بھرپور طریقے سے ہمارے یوم سیاہ میں شرکت کی اور اس کو کامیاب بنایا۔ مجھے اس پر افسوس ہے، پنجاب میں ایک fascist حکومت ہے نہ وہ جلسے کرنے دیتی ہے اور نہ جلوس کرنے دیتی ہے اور نہ وہ جمہوری حق کسی کا مانتی ہے۔ اس دوران صرف کراچی میں 377 لوگوں کے under 3 MPO order نکلے ہیں اور ان کو گرفتار کیا گیا۔ More than 400 لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ ہمارا ایک ایم این اے فہیم خان سابقہ ایم این اے رہا ہے اس پر بھرپور تشدد کیا گیا اور ہمارے کراچی کے صدر راجہ اظہر کے اوپر تشدد کیا گیا اور کوئی فدا جانو پولیس والا ہے اس نے تشدد کیا ہے اور اس کو physically torture کیا ہے۔ دیکھیں ہم نے کوئی توڑ پھوڑ کی ہے کوئی روڈ بلاک کیا ہے یا اس قسم کا کوئی کام کیا ہے تو پھر آپ کریں۔ لیکن ہم نے تو کوئی توڑ پھوڑ نہیں کی۔ اس ملک میں ہمارا جمہوری حق نہیں ہے۔ کیا ہم ایک پاکستانی کی حیثیت سے حق نہیں رکھتے کہ ہم یہاں پر جلسے جلوس کر سکیں؟ ہم نے احتجاج کرنا ہے کیونکہ ہمارے ووٹ پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ ہمارے ووٹ کو چوری کیا گیا ہے۔ ہم سے ہمارا mandate چوری کیا گیا ہے۔ یہ ہم سے نہیں کیا گیا بلکہ ہر پاکستانی کے ووٹ کی تذلیل کی گئی ہے۔ پاکستانیوں سے ووٹ کا حق چھینا گیا ہے۔

اس صورتحال میں ہر پاکستانی کی ضرورت ہے کہ وہ جمہوریت کے لیے، ملک میں صحیح democracy کے لیے، rule of law کے لیے قانون کے لیے اور ملک میں آزاد عدلیہ کے لیے اٹھے۔ ووٹ ایک کو پڑتا ہے اور اسمبلی میں دوسرا بیٹھتا ہے تو ملک کیسے چلے گا۔ کیا اس طرح امن وامان آئے گا۔ عدالتوں کی کیا صورتحال ہے۔ عدالتوں کی یہ حالت ہے کہ چھبیسویں اور ستائیسویں ترمیم کے بعد عدالتوں کے اوپر حکومت کا کنٹرول بڑھ گیا ہے اور حکومت نے اب فیصلہ کرنا ہے کہ کس کو کتنی سزا دینی ہے یا کتنی نہیں دینی۔ میں صرف پیپلز پارٹی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں آپ تو جمہوریت کی چیمپین ہیں۔ جو کراچی میں ہوا یہ آپ کی ایما پر ہوا۔ کراچی میں جو کچھ ہوا، کیا وہ آپ کے مشورے سے ہوا۔ آپ کی حکومت ہے اور وہاں پر آپ کا چیف منسٹر ہے اور ہمارے لوگوں پر جو تشدد اور ظلم ہوا ہے ہم ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

میں سپیکر صاحب! دو سے تین تجاویز دوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے تمام بحرانوں کا ایک ہی حل ہے۔ ایسا الیکشن کمیشن جو سب کو قابل قبول ہو اور وہ الیکشن کمیشن الیکشن کرائے اور عوام کے صحیح نمائندے اس پارلیمنٹ میں آئیں۔ دوسرے آپ فارن پالیسی پر ڈیبیٹ کریں، ڈسکس کریں اور آپ کی فارن پالیسی اس وقت کیا بنتی ہے اور اس کے اہداف کیا ہیں؟ میں نے پچھلے دنوں میں بھی کہا تھا کہ ہم نے ٹرمپ کی بہت تعریفیں کی ہیں کوئی کہتا ہے کہ اس کو نوبل انعام دینا چاہیئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ انڈیا کے ساتھ انہوں نے 18 فیصد ٹیرف پر agreement کیا لیکن ہمارے ساتھ 19 فیصد ہے۔ یورپی یونین کے ساتھ اس وقت جو انڈیا کے agreements ہو رہے ہیں یہ ہمارے لیے بہت بڑا چیلنج اور لمحہ فکریہ ہے کہ ہم نے اتنے tours کیے ہیں کہ اتنے لوگ آ رہے ہیں، اتنے لوگ جا رہے ہیں، دنیا کے tours ہو رہے ہیں۔ ہم نے کتنے agreements کیے ہیں۔ ہماری ایکسپورٹ کتنی بڑھی ہے۔ مہنگائی میں کتنا فرق آیا ہے۔ اس وقت مہنگائی کا جو حال ہے بے روزگاری ہے، بدامنی ہے اس کی ذمہ دار کون ہے۔ اس کی ذمہ

دار یہ حکومت ہے اور اس حکومت کے پاس کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مزید حکومت کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئیں قوم سے معافی مانگیں اور بتائیں کہ ہم حکومت نہیں کر سکتے اور اس ملک میں نئے انتخابات ہوں اور ایسا الیکشن کمیشن آجائے جو سب کو قابل قبول ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

**جناب سپیکر:** محمود خان اچکزئی۔

**قائد حزب اختلاف (جناب محمود خان اچکزئی):** اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! آج ہم دہشت گردی پر بحث کرنے جارہے ہیں۔ دہشت گردی اب ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ میری آپ سے request ہوگی کہ اس پر آپ دو سے تین لوگوں کو بولنے دیں تاکہ اچھی تجاویز آجائیں۔ ہمارا اور کیا کام ہے۔ یہ ہم چھٹیاں دیتے ہیں کہ فلاں دن کے بعد ہوگا۔ یہ پارلیمنٹ چلتی رہے۔ بچیاں بولیں گی، بہنیں بولیں گی۔

**جناب سپیکر:** آج بھی چلائیں گے کل بھی چلائیں گے۔

**جناب محمود خان اچکزئی:** تین دن کم از کم اس کو چلائیں، بہت خطرناک مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر! میں تھوڑا ٹائم لوں گا آپ میرے کولیگ رہے ہیں تقریباً میں یہاں 20 سال سے ہوں۔ نہ میں اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرتا ہوں اور نہ لوگوں کو الٹی سیدھی سناتا ہوں البتہ جو حق ہوتا ہے اس کا اظہار نہ کرنا crime بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دہشت گردی کہاں سے شروع ہوئی اور کب شروع ہوئی؟ تھوڑا سا مجھے پیچھے جانا ہوگا۔ جناب سپیکر! پشاور کے ایئر بیس سے امریکن طیارہ اڑا اور اس نے روس کی جاسوسی کی۔ امریکیوں کو پتہ نہیں تھا کہ روسی ٹیکنالوجی میں آگے جا چکے ہیں۔ انہوں نے میزائل سے اس جہاز کو گرا دیا اور اس کے پائیلٹ کو کہا گیا کہ اگر خطرہ ہو تو زہر کی گولی کھا لینا لیکن آپ نے confession نہیں کرنا۔ لیکن یہ خودکش حملے والے کمال کرتے ہیں اس آدمی کو روسیوں نے گرفتار کیا اس نے سب کچھ بتا دیا کہ پشاور میں Badaber Airbase ہے وہاں سے میں اڑا ہوں اور Nikita Khrushchev نے باقاعدہ جوتا نکال کر ٹیبل پر مارا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں نے پشاور پر سرخ نشان لگا دیا ہے یہاں سے ہمارے ملک کی جاسوسی ہوتی ہے۔ اس وقت سے جناب سپیکر! امریکی روسیوں کے ساتھ پنجہ آزمائی چاہتے تھے۔ دو دفعہ ان کو اس کا موقع ملا۔ جب Czechoslovakia میں روسی فوجیں داخل ہوئیں، امریکہ نے avoid اس لیے کیا کہ انہیں یورپ پیارا ہے، یورپ ان کا ملک ہے وہاں کے انسان کو وہ انسان سمجھتے ہیں۔ اس نے نہیں روکا۔ پھر دوسری دفعہ Bulgaria میں، میں بھول رہا ہوں اس کو بھی انہوں نے کچھ نہیں کہا لیکن دسمبر میں جب کرسمس منائی جارہی تھی تو روسی فوجی افغانستان میں گھس آئے۔ امریکہ کو یہ بہترین موقع ملا کہ یہاں کے پہاڑ، میں معافی چاہتا ہوں کوئی ناراض نہ ہو، یہاں کے انسانوں کو وہ انسان نہیں سمجھتے۔

جناب سپیکر! ہم بہت ظالم دنیا میں گزارا کر رہے ہیں۔ جب امن ہوتا ہے تو حیوانات کی انجمن بناتے ہیں۔ گھوڑے کو ایسے مت کرو، بیل کو ایسے مت کرو، فلاں کو ایسا مت کرو۔ لیکن جب ان کے اپنے قومی interest کی بات آتی ہے تو وہ ایک لاکھ سے دو لاکھ بلکہ پانچ لاکھ تک بھی مار دیتے

ہیں۔ صدام حسین سے اختلافات ہر آدمی کر سکتا ہے اس کی سیاست سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ Tony Blair and G.W. Bush نے مل کر وہاں پر حملہ کیا اور کہا کہ ان کے پاس ایٹمی اثاثے ہیں۔ لاکھوں انسان مار دیے، مارنے کے بعد ہماری تسلی کے لیے صرف پانچ لفظوں پر مشتمل sorry ہم غلطی کر گئے وہاں پر ایٹم بم نہیں تھا۔ ہماری یہ حیثیت ہے جناب سپیکر! اس دنیا میں ہم غریب لوگوں کی یہ حیثیت ہے۔ ان حالات میں ہمیں محتاط ہو کے آگے بڑھنا ہوگا۔ جناب سپیکر! جب روسی فوجیں افغانستان virtually آئیں۔ پہلی جنگ عظیم میں جو تقسیم ہے، پندرہ بیس ملک تھے، دوسری جنگ عظیم میں بھی اتنے ہی ملک تھے، لیکن واقعی جب روسی فوجیں آئیں virtually، دنیا کے مذاہب، دنیا کی پارٹیاں، دنیا کے ممالک اس جنگ میں کود پڑے اور ہمارا ملک دنیا کے بدمعاشوں کا تجربہ گاہ بنا۔ سوائے ہندوستان کے، اس نے یہ چالاکی کہ وہ فوجوں سمیت نہیں گیا۔ باقی Communist Chaina, Buddhist Japan, Middle East، افریقہ، American سب مل کے افغانستان میں جمع ہوئے۔ ہماری حکومت سے یہ غلطی ہوئی کہ ہم اس میں front state بن کے آگے بڑھے۔ کل بحث ہو رہی تھی اور میرے بھائی آصف نے ایک بات کی۔ اعجاز الحق نے جو جواب دیا وہ بھی آپ نے سنا۔

جناب سپیکر! لیلیٰ خالد جب جہاز اغواء کرتی تھی، اس کے گلے میں کلاشنکوف ہوتی تھی اور ہمارے لوگ دیکھتے تھے کہ یہ کون سی بندوق ہے؟ کلاشنکوف اس جنگ کے نتیجے میں، ہمارے گھر میں تین ہزار روپے تھے۔ اس کے چار کارتوس ایک روپے کے تھے۔ راکٹ لانچر اور پتہ نہیں کیا کیا بلائیں ہمارے ملک میں چلی آئیں۔ پاکستان بھرا پڑا ہے۔ اس میں ہمارا قصور نہیں ہے۔ لوگ خریدتے ہیں۔ جب یہ تماشہ ہوا ہے تو 3 not 3 بندوق پشتون علاقے میں 30 ہزار روپے کی تھی۔ جرمن پسٹل جو دوسرے لوگ رکھتے ہیں وہ بھی 30 ہزار روپے کا تھا۔ ہم نے ان کو military weapons جو لاکھوں روپے کے ملتے ہیں، دس ہزار روپے میں دے دیئے۔ کراچی میں جو کچھ ہوا ہے، ہر جگہ جو قتل عام ہوا ہے اس کی وجہ یہی تھی۔

جناب سپیکر! افغانستان نے تیمور لنگ کے حملے کے بعد جو کچھ بنایا تھا وہ اس جنگ میں ختم ہو گیا، کچھ نہیں رہا۔ لاکھوں لوگ یہاں آئے، لاکھوں لوگ زخمی ہوئے، ہزاروں بچے یتیم ہوئے۔ اعجاز الحق، وزیر داخلہ کے بیان پر یہی objection کر رہا تھا کہ ہم کیوں یہ own نہیں کرتے۔ ہم نے افغانستان میں ایک سپر طاقت کو شکست دی۔ یہ اس کے الفاظ تھے اور یہ ریکارڈ پر آیا۔ ہم نے سپر طاقت کو شکست دی اور ہم ایٹم بم کے مالک بنے۔ اس پر ہمیں معذرت نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔ یہ کام ہم نے کیا اور نتیجہ بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے بڑی احتیاط سے چلنا ہے۔ یہ نقشہ امریکہ نے 2006 میں بنایا ہے۔ یہ ہر کسی کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کو پرامن بنانے کے لیے ethnicity کی بنیاد پر عرب دنیا کو انہوں نے شیعہ سنی کی بنیاد پر تقسیم کیا ہے۔ سعودی عرب صرف 2 شہروں پر مشتمل رہ گیا ہے، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ۔ آزاد کردستان، آزاد بلوچستان، پاکستان صرف سندھ اور پنجاب رہ گیا ہے۔ جس طرح خیرات کی طرح ریوڑیاں بانٹی جاتی ہیں، ان کا ارادہ یہی ہے۔ ابھی ہماری عقل کا امتحان ہے۔ کردستان جب آپ بنائیں گے تو ایران، ترکی، شام اور عراق سب imbalance ہوں گے۔ بہت بڑی بربادی ہوگی۔ یہاں جب آپ لبریشن آرمی کو یا آزادی پسندوں کو یا پشتون کو سپورٹ کریں گے تو خون کی ندیاں بہیں گی۔ یہ کہ کوئی اور آئے اور

ہمارے grievances کا فائدہ اٹھائے، ہمیں خود بیٹھ کر بات کرنی ہو گی۔ ترکی، ایران، شام اور عراق، سب کو بیٹھ کر بات کرنی چاہیئے کہ اس سے پہلے امریکہ کردستان کو سپورٹ کرے اور ہم یہاں جہاز اور تھانے بنا کے خطے کو برباد کریں۔ خود بیٹھ کے کوئی حل نکالیں۔ جس طرح Czechoslovakia نے کیا۔ جب balkanization شروع ہوئی Czechoslovakia ایک ملک میں رہتے تھے۔ وہاں کے خون کے چھینٹے اسلام آباد تک پہنچے۔ یہاں لوگ آئے۔ Czechoslovakia کے لوگوں نے ہوشیاری کی اور انہوں نے کہا کہ یہ بدبخت یہاں بھی آئیں گے، ہمیں لڑائیں گے، ہم سندھ، پشتون، بلوچستان ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ?Why what do we can each other وہ بیٹھے، پٹوار خانے کا ریکارڈ منگوایا، گاؤں کے گاؤں تقسیم کیے۔ مشترکہ جھنڈے کو اتارا، اس کو آرام سے رکھا اور Czechoslovakia کو آرام سے تقسیم کر دیا۔

جناب سپیکر! ہم ظالم دنیا میں رہ رہے ہیں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ بعض باتیں مجبوراً کہنی پڑتیں ہیں۔ ہماری دلچسپی یہ ہے۔ ہماری پارلیمنٹ کو دنیا دیکھ رہی ہے۔ پرسوں آپ نہیں تھے، ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے تھے۔ راجہ صاحب نے بات کی تھی۔ یہاں کل 18 ممبرز بیٹھے تھے۔ ہم کہاں تک چلے گئے ہیں؟ ملک کے اہم ایشو پر بات ہو رہی ہے اور 18 ممبرز بیٹھے تھے۔ غریب بہنیں بیٹھی ہوئی تھیں، جو بھائی تقریر کرنا چاہتے تھے وہ بیٹھے تھے۔

جناب سپیکر! Lockerbie کا جو جہاز گرایا گیا، اس میں 2 لیبیا کے لوگ involve تھے۔ اس پر لیبیا نے ہر سوار کو کروڑوں ڈالر دیئے۔ اس گواہی کے باوجود اس کو نہیں بخشا گیا۔ جس طرح اس کو مارا گیا، جس طرح اس کی بے عزتی ہوئی۔ جناب سپیکر! یہ بڑے خطرناک لوگ ہیں۔ They don't forgive and don't forget ہمارے پاس بڑے بم ہیں، لیکن اتنے بڑے نہیں ہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکیں۔ ہم بھی انسان ہیں، ہم بھی سوچ سکتے ہیں، ہم بھی بیٹھ سکتے ہیں، ہم بھی اپنے مسائل کا علاج کر سکتے ہیں۔ یہ نقشہ دنیا کو تقسیم کر دیا۔ بلوچستان لبریشن آرمی ہو، جو بھی ہو۔ کوئی آدمی پاگل نہیں ہے۔ انسان کو مارنے کے لیے ایک بہت بڑا جذبہ چاہیئے۔ آپ کے ساتھ ایک بڑا ظلم ہو گیا ہے، آپ کا باپ، آپ کے خاندان کی بے عزتی ہو گئی ہو گی تو آپ لوگوں کو سیدھی گولی ماریں گے۔ ایک عام انسان یہ نہیں کر سکتا۔ مسجد میں گھس کے مارنا، لوگ مرغوں کی طرح پھڑ پھڑا رہے ہوتے ہیں۔ اس کا دل نہیں ہلتا۔ ان کو قتل کی تربیت دی گئی ہے۔ پتہ نہیں یہ کیا بلا ہیں۔ ان سے خلاصی کا طریقہ یہ ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے (عربی) آپ عدل کریں، آپ تقویٰ کے قریب ہو جائیں گے۔ بے انصافی نفرتوں کو جنم دیتی ہے، بے انصافی کدورتوں کو جنم دیتی ہے، بے انصافی کے نتیجے میں چھریاں اور گولیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ بے انصافی میں بھائی لڑتے ہیں، بے انصافی میں شوہر اور بیوی کا گزارہ مشکل ہو جاتا ہے، بے انصافی میں بھائی اور باپ کا گزارہ مشکل ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہم نے 75 سال میں کیا، اس کو بھول جائیں۔ آئیں اس ملک کو انصاف سے چلائیں۔ انصاف کا تقاضا ہے۔ یہاں بلوچ بھی بیٹھے ہیں، پشتون بھی بیٹھے ہیں، پنجابی بھی بیٹھے ہیں، سندھی بھی بیٹھے ہیں۔ کوئی بھی آپ سے نہیں مانگتا کہ سب کچھ مجھے دے دو۔

جناب سپیکر! آج ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے پنجاب کا کسان آلو زمین پر پھینک رہا ہے۔ سب کو آگ لگا رہا ہے۔ دیہاڑی دار مزدور رو رہا ہے۔ سندھ میں کبھی پانی کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے، جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ ہمیں عقل سے کام لیتے ہوئے آپس میں بیٹھ کے کوئی طریقہ نکالنا چاہیئے

کہ ہم اپنی بے انصافیوں کو ختم کر سکیں۔ جناب سپیکر! ہم ایک دوسرے کو طعنے نہ دیں۔ غلطیاں انسان کرتا ہے۔ جناب سپیکر! میں پاگل نہیں ہوں۔ وہ آدمی پاگل ہو گا کہ جو یہ کہے گا کہ پاکستان کے پاس بہترین فوج نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ آدمی پاگل ہو گا، وطن دشمن ہو گا، اس کے دماغ کا علاج کرنا چاہیئے جو یہ نہ کہے کہ ہماری intelligence agencies اتنی رساں ہوں کہ دنیا کی ایجنسیوں کو پیچھے چھوڑ دیں۔ جس کو بھی ووٹ ملے اس کو بلاؤ۔

**Mr. Speaker:** No cross talk. Kindly wind up please.

**جناب محمود خان اچکزئی:** لیڈر عوام سے نکلتا ہے۔ جناب سپیکر یہ ضروری باتیں ہیں، علاج یہ ہے جناب سپیکر! آپ برا نہ مانیں، ہماری اس پارلیمنٹ کے پَر ہمارے اپنے ووٹ سے کاٹے گئے ہیں، ہم نے ہی اس پارلیمنٹ کی طاقت کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ جس نے بھی دیا ہے وہ توبہ کر لیں۔ جس نے بھی دیا ہے اس نے غلط کیا ہے۔†[***] جناب سپیکر! اس میں بحیثیت محمود اچکزئی بھی، خورشید شاہ صاحب بیٹھے ہیں، ہماری ساری بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! Unconditional support اس پارلیمنٹ کی بقاء اس پارلیمنٹ کی طاقت کے لیے جب بھی ہماری support چاہیئے ہم آپ کو دیں گے۔ آئیں بسم اللہ کریں۔ ہم نے کیا ہے، میں کسی کو نہیں کہتا۔ سینیٹ، bicameral system ان ملکوں میں ہوتا ہے جہاں ایک قومیت کی آبادی بڑی ہو تو وہاں پر دوسرا صوبہ بنا دیا جاتا ہے equal بنیادوں پر۔ یہاں پر سندھی بھی ہیں، آپ بھی بیٹھے ہیں، سب بیٹھے ہیں۔ ہماری سینیٹ کو وہ اختیارات کیوں نہیں ملتے، ہم کیوں نہیں دیتے اختیارات؟ قومی اسمبلی کے جو اختیارات ہیں وہ سینیٹ کو دے دیں؟ جو کچھ اختیارات اسمبلی کے پاس ہیں وہ دے دیں، ہمارا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ پارلیمنٹ بھی آج یہ اعلان کرے کہ سندھ وطن کے جو بھی لوگ وہاں رہتے ہیں ان کے وسائل پر پہلا حق ان کے بچوں کا ہو گا۔ بلوچستان میں جو لوگ رہتے ہیں ان کے وسائل پر پہلا حق ان کے بچوں کا ہو گا، پنجاب میں، سرائیکی بیلٹ میں جو بھی وسائل ہیں پہلا حق ان کے بچوں کا ہو گا۔

جناب سپیکر! اس طرح پاکستان ایک بہترین گلدستہ بن جائے گا اور بہترین ملک بن جائے گا۔ کوئی پاگل ہی ہو گا جو اپنے ملک کے خلاف ہو۔ یہ جو کہتے ہیں terrorism ہے۔ جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا خدانخواستہ کسی کو کچھ کہہ رہا ہوں۔ Ben-Gurion اسرائیل کا پہلا وزیراعظم ایک گوریلا لیڈر تھا۔ اس کے خلاف برطانیہ نے حکم دیا تھا کہ جہاں پر پاؤ گولی مار دو۔ اگر وہ گرفتار ہوتا تو پھانسی پر چڑھ جاتا۔ لیکن وہاں وزیراعظم بنا اسرائیل کا۔ Marshall Tito بہت بڑا آدمی ہے۔ جناب سپیکر! وہ جرمن میں occupation کے خلاف گوریلا بڑا leader تھا۔ لڑتا تھا، لوگوں کو مارتا تھا، خود بھی مرتا تھا۔ جناب سپیکر! لوگوں کو بتا دیں کہ پاکستان ایک federation ہے۔ یہاں طاقت کا سرچشمہ یہ ایوان ہو گا۔ اب ساری پالیسیاں یہاں سے چلیں گی، افغانستان کے بارے میں ایک بات کروں۔ ہم نے افغانستان کی جنگ میں کیا کیا؟ فاٹا کی position اس وقت کچھ اور تھی۔ فاٹا میں کوئی آدمی اپنے گھر کے لیے ایک بوری آٹے کی نہیں لیکر جا سکتا تھا۔†[***] وہ اتنے طاقتور ہوئے جناب سپیکر! یہاں فاٹا کے لوگ بیٹھے

---

†(*** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے۔)

ہیں،وہ اتنے طاقتور ہوئے کہ انہوں نے سماجی شخصیات میں سے کم ازکم 1300 ایسے آدمی جس طرح راجہ اور آصف، 1300 ایسے لوگ، جن میں سندھی مانو اور علماء بھی تھے،ان میں Senators اور قومی اسمبلی کے ممبرز بھی تھے، 1300 لوگوں کو گھروں کے سامنے گولیاں مار کر قتل کیا۔ آفریدی صاحب روزانہ یہ بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! خیبر میں کوہاٹ والا جو علاقہ ہے وہاں آدم خیل کے جرگے میں دھماکہ ہوا، 29 شریف لوگ شہید ہوئے،اورکزئی میں دو دھماکے ہوئے، 60 آدمی شہید ہوئے، مولانا فضل الرحمٰن پر دو دفعہ قاتلانہ حملہ ہوا، مولانا صاحب نے کس کا باپ مارا تھا۔ شیر پاؤ خان کو مارنے کے لیے ایک دھماکہ ہوا،اس میں 32 آدمی مارے گئے اور وہ خود بچ گئے، پھر ان کے گھر پر عید کی نماز کے دوران دہشت گردوں نے دھماکہ کیا،اس میں 99 لوگ شہید ہوگئے، اسفندیار کو مارنے کے لیے گھر میں گھس گئے، ہم نے اس وقت بھی نہیں سوچا۔

میں نے سراج الحق صاحب اور مولانا صاحب سے request کی تھی کہ آپ بیٹھیں اور بات کریں کہ آپ کو کون مار رہا ہے، آپ نے کونسا جرم کیا ہے۔ جناب سپیکر! اس کا علاج ہم نے خود نکالنا ہے۔ سلیمان خیل جو بندوق کے دھنی لوگ ہیں۔ جب آپ نے اجازت دی، ان سب کو تو انہوں نے بھگا دیا۔ ہم فارسی میں کہتے ہیں کہ (فارسی)†[***] اب اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے پر انگلیاں اٹھائیں۔ تمہارے باپ نے یہ کیا، تمہارے ماموں نے یہ کیا،اب آئیں اس ملک کو بچائیں۔اس ملک کا واحد علاج یہ ہے کہ یہاں پر transparent democracy اور independent الیکشن کمیشن ہو، بنادیں قومی حکومت نیا الیکشن کرائیں جو جیت جاتا ہے، اس کو حکومت کرنے دیں۔ ہم سب اچھے لوگ ہیں۔ بینظیر بھٹو صاحبہ کو شہید کیا گیا۔ کیا گناہ کیا تھا اس نے؟ اس کو مارنے کا ارادہ اتنا پکا تھا کہ جب وہ کراچی میں اتریں تو پاکستان پیپلز پارٹی کی ساری قیادت اس گاڑی پر سوار تھی۔ پنجاب، سندھ، بلوچستان، KP کے لوگ، دو دھماکے ہوئے اور سینکڑوں لوگ شہید ہوگئے۔ اس وقت تک ان کو نہیں چھوڑا جب تک ان کو راولپنڈی میں شہید نہیں کیا گیا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ جو اپنے ارادے میں اتنے پکے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ مر جائیں سارے سندھی، مر جائیں سارے پنجابی، مر جائیں سارے پیپلز پارٹی والے ہم نے تو فلاں کام کرنا ہے اور آخر انہوں نے کر دیا۔ پھر بھی انہوں نے عقل کے ناخن نہیں لیے۔

جناب سپیکر! آئیں اس ملک کو بچائیں۔ ہم خطرناک دنیا میں رہ رہے ہیں۔ افغانستان کے ساتھ ہمارے شدید مسائل ہیں، میں نے بار بار کہا ہے۔ لیکن کوئی میری بات نہیں سنتا۔ جناب سپیکر! اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو پاکستان میں بلائیں، افغانستان اور ہمسایہ ممالک کی meeting بلائیں، اس میں چین ہوگا، ازبکستان، افغانستان، ایران بھی ہو۔ بیٹھیں اور ایک دوسرے سے بات کریں۔

جناب سپیکر! Virtually, Indus کے اس پار بلوچ اور پشتون کے علاقے میں بغاوت ہے۔ آئیں بسم اللہ کریں†[***] اور اکٹھے بیٹھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں اور پاکستان کو اس بلا سے نجات دلائیں God bless you جی۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** آپ نے کچھ چیزیں†[***] کہی ہیں وہ میں expunge کروں گا۔ راجہ پرویز اشرف صاحب۔

---

†(*** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے۔)

**راجہ پرویز اشرف:** شکریہ جناب سپیکر! حالیہ دنوں ترلائی کلاں اسلام آباد میں جو دہشت گردی کا خوفناک واقعہ ہوا ایک عرصے سے جناب سپیکر! جیسے Leader of the Opposition نے بھی کہا اور ہم سب کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ پاکستان دہشت گردی کا شکار ہے۔

اب اس پہ یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ بات اور، بحث بھی ہونی چاہیئے۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کے عوام نے بہت زیادہ قربانیاں دیں۔ بڑے ظلم وستم کے پہاڑ سہے اور as a frontline state against the terrorism جتنا کچھ بھی نقصان ہو سکتا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی زیادہ پاکستان کا ہوا ہے۔

اور جب میں بحیثیت پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک کارکن دہشت گردی کے بارے میں بات کرتا ہوں تو یقین مانیئے کہ میرے لیے تو یہ اس لیے بھی بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ ہم نے تو اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ، جب دہشت گردی ہوتی ہے تو اس کی کیا تباہ کاریاں ہوتی ہیں؟ ہماری عظیم قائد محترمہ بے نظیر بھٹو بھی اسی کی بھینٹ چڑھیں۔ بہت سارے قائدین پر جن کا ذکر honourable Leader of the Opposition نے کیا، ان پر حملے ہوئے، لوگوں کی جانیں گئیں، معصوم لوگ مارے گئے، مسجدیں اور اس کے بعد عیسائیوں کی عبادت گاہیں، ہندوؤں کی عبادت گاہیں، اس ملک میں ہر اس جگہ کو نشانہ بنایا گیا، جہاں پر پاکستان کو زیادہ تکلیف اور تباہی ہو سکے۔

یہ بزدلانہ حملے اگر ہم یہ کہیں کہ ہمارے آپس کے کسی جھگڑے کی وجہ سے ہیں۔ تو میں نہیں اس کو مانتا جناب سپیکر۔ اب اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ Pakistan is under attack and facing a war ہم ایک جنگ کا سامنا کر رہے ہیں اور ہمارا دشمن ہندوستان۔ جب تک ہمارے ذہنوں میں یہ clarity نہیں ہو گی تو ہم پھر اس کو صحیح طور پر نہ سنبھال پائیں گے، نہ ہم اس کا مقابلہ اور قلع قمع کر پائیں گے۔

ایک بات تو بالکل اب 100 فیصد ہی درست ثابت ہو چکی ہے کہ ہندوستان کسی بھی قیمت پر، پاکستان کے اندر اگر تباہی پھیلا سکتا ہے، تو وہ پھیلاتا ہے۔ اس کے لیے وہ فنڈ دیتا ہے، ڈالرز بھیجتا ہے۔ ہندوستان افغانستان کی سرزمین کو استعمال کرتا ہے، ٹریننگ کراتا ہے۔ کون لوگ ہیں؟ اس کے اپنے لوگ آتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا، جناب سپیکر! نہ میرا یہ دماغ کام کرتا ہے۔ ہم صدیوں سے اکٹھے رہتے ہوئے آ رہے ہیں۔ کوئی ایسا sectarian یہاں جھگڑا نہیں ہے کہ کوئی شیعہ اُٹھ کے سنی کی مسجد کو اُڑا دے اور سنی اٹھ کے کوئی شیعہ کی مسجد کو اڑا دے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ کب سے شروع ہوا ہے؟ جب سے ہندوستان نے یہ طے کر لیا ہے کہ میں ایک regular war میں تو شاید پاکستان کو نیچا نہ دکھا سکوں، اس کا مقابلہ کر کے کوئی گزند نہ پہنچا سکوں گا۔ تو یہ ایک طریقہ ہے کہ دہشت گردی پھیلا کر پاکستان کو نقصان پہنچایا جائے اور پھر اس کو موردالزام بھی ٹھہرایا جائے۔ پھر یہ بھی دنیا کو بتانے کی کوشش کی جائے کہ پاکستان سے دہشت گردی جنم لیتی ہے۔ پاکستان دہشت گردی پیدا کرنے والا ملک ہے۔ یہ ایک المیہ ہے جناب سپیکر! اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم آپس میں ایک page پر نہیں ہیں۔

اس پورے ہاؤس میں خواہ کسی کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہے۔ کیا اس کا دل اس واقعے پر رویا نہیں؟ کیا اس کو دکھ نہیں ہوا؟ اس کو تکلیف نہیں ہوئی؟ 100 فیصد جناب سپیکر! ہم میں سے ہر شخص دکھی ہے۔

جناب سپیکر! ہندوستان کا تو پہلے ہم نام بھی نہیں لیا کرتے تھے۔ ہم کہتے تھے کوئی بیرونی ہاتھ ہے، شکر ہے اسی ہاؤس میں بات ہوئی۔ تو اب یہ تو ہم نے کہنا شروع کیا ہے کہ یہ ہندوستان ہے، بھائی پوری دنیا کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ ہندوستان پاکستان کی سالمیت کے درپے ہے۔ وہ پاکستان کو گزند پہنچانا چاہتا ہے، وہ ایک بزدل دشمن ہے اور اس کا وار اسی طرح ہو گا، کسی مسجد، سکول اور، کبھی کسی بازار میں ہو گا۔ نہتے بے گناہ معصوم شہریوں کو نشانہ بنا کر وہ ایک پورے معاشرے میں terrorism پھیلانا چاہتا ہے کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ جب اس قسم کی دہشت گردی کسی جگہ پر ہوتی ہے تو وہاں routine کا کام رک جاتا ہے، وہاں لوگوں کے معمولات زندگی میں رخنہ آجاتا ہے۔

وہاں پر اب دیکھیں، اللہ معاف کرے کہ یہ جو نمازی امام بارگاہ میں نماز ادا کر رہے تھے، ان کا کسی سے کیا لینا دینا تھا؟ کس کے ساتھ ان کی دشمنی تھی؟ مارنے والے کو نہیں پتہ تھا کہ میں کن کو مارنے جا رہا ہوں اور مرنے والے کو نہیں پتہ کہ مجھے مارا کیوں گیا ہے؟

یہ حالات اس وقت ہوتے ہیں کہ جب یہ نہیں ہوتا، میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہاں پُر امن اور پاکستان سے محبت کرنے والے، ایک دوسرے سے تعلقات رکھنے والے لوگ ہیں۔ چلیں یہ تو سیاسی باتیں ہوتی ہیں، سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے یا point scoring کرنے کے لیے کوئی بات کرتی ہیں۔ لیکن عام آدمی جو ہے پاکستان کا وہ تو ان چیزوں پہ یقین ہی نہیں رکھتا۔

تو پہلے یہ بات طے کر کے اور اس ہاؤس کے سامنے آنی چاہیئے کہ ہمارا دشمن ہندوستان ہم پر حملہ آور ہے we are under attack اور پوری قوم نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کرنا ہے اور کوئی دوسرا طریقہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم ایک دوسرے سے بے شک جتنا مرضی الجھ لیں، سیاسی طور پر الجھتے رہیں، تو کیا فرق پڑتا ہے؟ وہ تو سب کا شاید حق بھی ہے سیاست کرنا۔ لیکن اب تو پاکستان کی سالمیت کی بات ہے، ہمارے معصوم لوگوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، ان کو تباہ کیا جا رہا ہے، ہماری عبادت گاہوں اور اسکولوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تو اس کا تدارک کرنے کے لیے سب سے بڑا ہتھیار اگر ہمارے پاس کوئی ہے تو وہ باہمی اتحاد اور اتفاق ہے۔ اور ہمیں یک زبان ہو کر ہندوستان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنا پڑے گا کہ تم دہشت گرد ہو، تم نے ہمارے ملک میں دہشت گردی کی ہے اور اس کے علاوہ ہم کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں اور ہم تمہارا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں اور ہم اپنی افواج پاکستان اور law enforcement agencies اور پولیس کے پیچھے چٹان کی طرح کھڑے ہیں، پھر اس کا مقابلہ ہو گا۔

اگر کوئی ہم تاویل نکال لیں گے، کوئی اور ایک argument دے دیں کہ نہیں جی اس کی تو یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ جناب سپیکر! ہندوستان کو پتہ ہے کہ دہشت گردی جب ہو گی تو پاکستان معاشی طور پر مستحکم نہیں ہو گا، law and order اگر نہیں ہو گا معیشت بھی نہیں ہو گی۔ تو وہ آپ کو تباہ و برباد کر کے ہمارے بچوں کا مستقبل ختم کرنا چاہتا ہے، وہ تو ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایسا پاکستان، وہ تو پاکستان کے درپے ہے، اور ہم کیا کر رہے ہیں؟

میں بڑے ادب سے Leader of the Opposition کو کہوں گا، جن کے لیے مجھے بہت احترام ہے اور سچی بات یہ ہے he is a genuine political worker ان کے والد محترم سیاسی ورکر تھے۔ تو سیاسی ورکر کا تو کام ہوتا ہے کہ وہ کم از کم آپس میں تو ہم آہنگی پیدا کر

رہے ہیں ناں۔ اس سے بڑا اور کون سا مسئلہ ہوگا جس پر ہم اتفاق رائے کریں گے، آپ بتائیں؟ Elections بھی ہوتے رہیں گے، سیاست بھی ہوتی رہے گی، پارٹیوں کی politics بھی ہوتی رہے گی۔ لیکن یہ سب اس وقت ہوگا جب ایک محفوظ پاکستان ہوگا ہمارے بچوں کے لیے، جب ہم دہشت گردی کا خاتمہ کر لیں گے، جب ہم دہشت گردی کا راستہ روک لیں گے، ایک پر امن پاکستان ہی تمام باتوں کا جواب ہے۔

اور اس کے لیے جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے Leader of the Opposition سے گزارش کروں گا کہ جس dialogue اور اتحاد کی آپ بات کرتے ہیں اس میں دیر نہ کریں اور کھل کر اسی ہاؤس میں کریں۔ یہی دانش گاہ ہے 25 کروڑ لوگوں کی۔ یہاں پر کوئی لگی لپٹی کے بغیر بات کریں اور اس کا جواب بھی پھر بالکل اطمینان سے لیں، حوصلہ رکھیں، حوصلے سے ایک دوسرے کی بات سنیں، سب باتیں سننے کے بعد پھر کسی consensus پر پہنچیں، کہ ہم نے کرنا کیا ہے؟

دیکھیں یہ ایک پارٹی اگر حکومت میں ہے، تو باقی اپوزیشن میں ہونگی۔ کل وہ حکومت میں ہوں گے تو دوسری کوئی، یہ تو چلتا رہے گا۔ یہ تو شروع سے آرہا ہے ناں، تو آئندہ بھی ایسے ہی چلے گا۔ لیکن پاکستان کا کیا کرنا ہے؟

ہمارے ہاں اسلام آباد میں آکر انہوں نے وار کیا۔ یہاں سے للکارا جانا چاہیئے تھا ہندوستان کو کہ تم ہمارے دشمن اور مجرم ہو، تم نے ہمارے معصوم لوگوں کو شہید کیا ہے، تم نے کل پشاور میں ہمارے بچوں کو قتل کیا تھا، فلاں جگہ تم نے یہ کیا تھا، ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہر فورم پر اور ہر جگہ کہیں۔ دنیا میں جہاں، جہاں ہمارے سفیر ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور یہ بات UNO میں اور ہر جگہ کہیں۔ OIC بلائیں اور ان کو بولیں کہ یہ ہے ہمارا دشمن۔ اُس کا چہرہ تو ننگا کریں۔ اِدھر لگی لپٹی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہمارے آپس میں سو اختلافات ہو سکتے ہیں، ہوتے رہیں گے اور ہم سیاست کرتے رہیں گے لیکن جناب سپیکر! اس پر ہمیں کسی قسم کا کوئی compromise کئے بغیر ہندوستان کا چہرہ ننگا کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر! ایک اور بات، خواہ وہ social media ہو، میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں، میں بار بار یہ کہتا رہا ہوں کہ خواہ وہ کسی جماعت کا آدمی ہو، میں نہیں کہتا کہ کون کر رہا ہے، کہاں سے ہو رہا ہے۔ لیکن آپ ذرا اتنا sequence دیکھیں کہ جب بھی پاکستان میں کوئی تھوڑا سا نظام سیدھا ہوتا ہوا نظر آتا ہے، اُس دن ہمارے مہمان آئے ہوئے تھے اور یہاں پر اُسی دن یہ حملہ ہو گیا۔ جب ہم سنبھلنے لگتے ہیں اور معیشت کچھ بہتری کی طرف جانے لگتی ہے، تو یہاں پر دہشت گردی کا وار کیا جاتا ہے۔ یہ action تو بڑا planned اور بڑے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوتا ہے۔ جناب والا! ایسا نہیں ہے کہ یہاں پر کسی sect یا کسی زبان کی وجہ سے ہو رہا ہے، نہیں، میں اس بات کو نہیں مانتا۔ یہ ہمارے اوپر حملہ ہے، پہلے تو یہ تسلیم کریں۔ Leader of the Opposition بھی کھڑے ہو کر کہیں کہ yes, we are under attack، ہم حالت جنگ میں ہیں۔ ہندوستان نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ حملہ کرنے کے کئی طریقے ہیں، سب سے بزدلانہ اور بھونڈا طریقہ تو یہ ہے کہ معصوم لوگوں کو نشانہ بنانا شروع کر دو، کیونکہ یہ آپ کے soft targets ہیں اس لئے آپ اُن کو نشانہ بناتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بات جو کہ سب سے ضروری ہے، میں سب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس دہشت گردی کا مقابلہ اب بحیثیت قوم بھی کرنا ہے اور اُس کے لئے ہم نے، ظاہر ہے ہماری افواج اور law enforcement agencies ہیں، آج اُن کو حوصلہ دینے اور اُن کے پیچھے چٹان کی طرح کھڑا ہونے کی ضرورت ہے، یہ جو لوگ آج بھی اُن کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں وہ کس کی بولی بولتے ہیں؟ کیا وہ ہندوستان کی بولی نہیں بولتے ؟ اگر آپ ہندوستان کی websites پر جائیں تو وہ بھی یہی باتیں کر رہے ہوتے ہیں جو ہمارے کچھ لوگ کرتے ہیں۔ کیا ان کو condemn نہیں کرنا چاہیئے؟ اِن کو کھڑے ہو کر condemn کرنا چاہیئے اور ہر پاکستانی کو کرنا چاہیئے۔ کوئی حکومت میں ہے یا نہیں ہے، Opposition کو بھی condemn کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر! جب قوم اس طرح آواز بلند کرے گی تو اُس کی آواز پوری دنیا میں سنائی دے گی۔ جب اُس کی آواز پوری دنیا میں سنائی دے گی تو پھر ہندوستان corner ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں اس طرح مرنے سے تو بہتر ہے کہ پھر ہم direct جنگ کر لیں اور مریں، نہ کہ ہمارے بچے روز اس کا نشانہ بنتے رہیں۔ آپ ذرا جا کر پتہ کریں کہ لوگوں کے ساتھ ہو کیا رہا ہے ؟

جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپس کے اختلافات اپنی جگہ، اپنی اپنی سیاست بھی سب کو مبارک ہو، سب کا حق ہے کہ سیاست کریں لیکن جہاں پاکستان اور پاکستان میں امن کی بات ہے، دہشت گردی کے خلاف بات ہے تو پھر میری بات میں اور Leader of the Opposition کی بات میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے، ہماری آواز ایک ہونی چاہیئے، آپ کی بہت مہربانی اور شکریہ۔

**جناب سپیکر:** خواجہ آصف صاحب۔

***وزیر برائے دفاع (خواجہ محمد آصف):*** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں Leader of the Opposition کی، ان باتوں سے کوئی لمبا چوڑا اختلاف نہیں کر سکتا جو انہوں کی ہیں۔ اُس کے بعد راجہ صاحب ہمارے سابق وزیر اعظم رہ چکے ہیں، ان کی باتوں سے بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں سب سے پہلے جو افغانستان کے ساتھ ہماری تاریخ پر محمود خان نے روشنی ڈالی ہے، میں زیادہ دور ماضی میں نہیں جاؤں گا، افغانستان پاکستان کو recognize کرنے والا آخری ملک تھا جب ہم آزاد ہوئے تھے اور تب سے لے کر 80 کی دہائی یا 70 کے آخر میں ہمارا اُن کے ساتھ ایک working relationship رہا۔ پاسپورٹ یا ویزا وغیرہ کوئی نہیں تھا Red Pass کے اوپر پاکستانی وہاں پر جا سکتے تھے، میں خود کئی بار گیا ہوں۔ آزادی کے فوراً بعد انہوں نے دو دفعہ حملہ بھی کیا، پاکستان کی نوزائیدہ ریاست کے اوپر armed attack کیا اور یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ اس کے باوجود ہم نے۔۔۔۔

(اذان عشاء)

**جناب سپیکر:** خواجہ آصف صاحب۔

**خواجہ محمد آصف:** جناب سپیکر! اس backdrop میں جو بھی partition کے بعد ہمارے افغانستان کے ساتھ تعلقات تھے کہ ہم دو جنگوں میں فریق بنے جو افغانستان کے soil پر لڑی گئیں۔ Soviet Union والے افغانستان کی حکومت کی invitation پر آئے تھے، افغانستان کی مرضی سے آئے تھے، کوئی invasion نہیں تھا، یہ idea یا theory امریکیوں کی ہے۔ ہم نے اُن دو جنگوں میں کوئی اسلام یا مذہب کی محبت میں شرکت نہیں کی۔ دونوں dictators کو legitimacy اور ایک super power کی تائید چاہیئے تھی اس لئے ہم نے شرکت کی تھی۔ One should be very clear about it کہ وہ کوئی جہاد وغیرہ نہیں تھا۔ وہ ایک super power کی جنگ تھی اور اس کیلئے ہم نے اپنا curriculum تک change کر دیا اور آج تک ہم وہ curriculum دوبارہ بحال نہیں کر سکے جو آپ نے، میں نے اور یہاں پر بہت سے لوگوں نے 60 اور 70 کی دہائی میں پڑھا تھا۔ قائدِ اعظم نے Faith, Unity, Discipline نہیں کہا تھا بلکہ Unity, Faith, Discipline کہا تھا۔ یہاں تک micro قسم کی changes اس ملک کا جو ethos تھا، جو political ethos, religious ethos تھا اس کو amend کیا گیا اور اس میں changes کی گئیں کیونکہ ہم نے ایک Made in America جہاد لڑنا تھا۔

جناب والا! اُس جہاد سے ہم نے کچھ سبق نہیں سیکھا۔ K.K. Aziz کی ایک کتاب The Murder of History کو، ہم نے اپنی پوری تاریخ میں rewrite کیا ہے، اس جہاد کے اوپر fit بیٹھنے کے لیے۔ یہ تاریخ ہے میں کوئی کہانی نہیں سنا رہا۔ اس کے بعد ہمیں انہوں نے abandon کر دیا۔ ہمیں عقل پھر بھی نہ آئی۔

1999 کے بعد جو حکومت اقتدار میں آئی They were also, we were desperate to have endorsement from United States of America. نائن الیون کے واقعے کا آج تک نہیں پتہ چلا کہ کس نے کرایا ہے؟ افغانستان نے تو نہیں کرایا تھا۔ جتنے بھی لوگ اس ساری tragedy میں involve تھے، ان میں سے تو کوئی بھی پشتون ہزارہ یا کسی اور افغان قوم سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ ایک نہیں دو دہائیوں تک ہم کرائے کے اوپر available ہو گئے تھے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ جنرل مشرف کو امریکن بیساکھیاں چاہیئں تھیں۔

جب تک ہم اپنی ماضی کی غلطیوں کا اعتراف نہیں کریں گے، تو ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ اعتراف جرم کرو، میں معاف کر دوں گا۔ یہ ایک divine system ہے۔ یہ میں نے یا محمود خان نے یا آپ نے یا راجہ صاحب نے نہیں invent کیا، اللہ کہتا ہے اعتراف کرو۔ ہم ابھی تک اپنی تاریخ کو deny کر رہے ہیں۔ جو ہوا تھا اس کو deny کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کیونکہ میں یہاں پر نہیں تھا۔ میرے بھائی اعجاز الحق صاحب نے کچھ کہا تھا اسی Floor پر آپ اس بات کے گواہ ہیں اور آپ بھی اس وقت اسمبلی میں موجود تھے جب میں نے اپنے والد کی جو participation تھی 1980 کی دہائی میں یا 1970 کی دہائی کے آخر میں جو ان کی association تھی اس وقت کی گورنمنٹ کی میں نے

اس پر معذرت کی ہوئی ہے۔ میرے علاوہ پاکستان میں کسی سیاستدان نے معذرت نہیں کی اپنے ماضی کے اوپر۔ صرف میں نے معذرت کی ہوئی ہے اور ساتھ میں یہ دعا بھی مانگی ہوئی ہے کہ کبھی بھی کسی ایسی dispensation کا حصہ نہ بنوں۔ جس کو ایک تو legitimacy نہ ہو اور جو foreign powers interest کو serve کر رہے ہوں۔ یہ ہوا جب ہم almost 22,23 سال افغانستان میں ملوث رہے۔ تو آج ہم اس کے causes ڈھونڈتے ہیں کہ ہمارے ملک میں دہشت گردی کیوں ہو رہی ہے۔ یہ اس کا blowback ہے۔ یہ ہمیں realization کرنی پڑے گی اور یہ ہمارے سیاسی منظر نامے کا حصہ بننا چاہیئے۔ یہ قومی منظر نامے کا حصہ بننا چاہیئے۔ اگر ہم نے absolve کرنا ہے اپنے آپ کو ماضی کی غلطیوں سے تو let's make a confession میں نے ایک چھوٹی سی example دے دی ہے۔ قائداعظم نے کہا تھا unity, faith, discipline اس میں انہوں نے amendment کر دی اور faith کو پہلے لے آئے۔ کیا کسی کو ضرورت تھی پاکستان میں faith demonstrate کرنے کی۔ ہم مسلمان ہیں، فرقے ہمارے موجود ہیں لیکن ہم سب مسلمان ہیں۔ 97 سے 98 فیصد آبادی اس ملک کی مسلمان ہے۔ We should not prove anything to anyone اپنی مسلمانیت کو ثابت کرنے کے لیے۔ یہ overdose of religion, اور دوسرا یہ ہے جناب والا کہ ہم اپنی تاریخ میں اپنے heroes کیوں نہیں ڈھونڈتے جن کا اس سرزمین سے تعلق تھا۔

جناب سپیکر! یہ ہماری شناخت کے لیے نہایت اہم ہے۔ ہم invaders کو اپنے heroes نہ بنائیں، اس سرزمین سے جن کا تعلق تھا، جن لوگوں نے ہماری جنگ لڑی برطانیہ کے خلاف اور وہ پھانسی چڑھے۔ ہم ایک نوآبادی بن گئے تھے اور نوآبادیت کے خلاف طویل جنگ سارے برصغیر میں لڑی گئی۔ اس میں ہمارے heroes ہیں۔ ہمارا سارا مغربی پاکستان اولیاءاللہ کی سرزمین ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو heroes بنا کر سڑکیں ان کے نام پر کرتے ہیں، میزائل ان کے نام پر کرتے ہیں، کچھ اور ان کے نام پر کرتے ہیں، they were not, دوسرا یہ کہ آدھی سے زیادہ population اس ملک کی اپنے origins کسی اور ملک میں ڈھونڈتی ہے۔ آپ اس مٹی کو اپنا origin مانیں۔ اس چیز کو تسلیم کریں کہ ہم نے اور ہمارے آباؤاجداد نے اس مٹی سے جنم لیا تھا اگر باہر سے بھی آئے تھے تو شناخت اس کو بنائیں۔ اپنے نام کے ساتھ القاب لگا کر اپنا ذاتی تقدس ہے یا نہیں ہے اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بڑا اہم ہے کہ ہماری distortions جو ہم نے خود create کی ہیں۔ K.K. Aziz کی کتاب textbook ہونی چاہیئے۔ جو آپ نے اور، میں نے پڑھا ہے یا محمود خان صاحب نے کالج میں سکول میں پڑھا تھا وہ آج کل سکولوں میں نہیں پڑھایا جا رہا۔ آج کل کے بچوں کو وہ پڑھانے کی کوشش کریں کہ ہم نے یہ پڑھا تھا He is totally oblivious of the history of this land which spans over thousands of years. اس شناخت کو تلاش کرنے کے لیے ہمیں عرب میں، عراق میں یا ایران میں یا افغانستان میں یا کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب یہاں پر ہماری نسلیں بس گئیں ہیں، 10 سے 15 بلکہ 20 نسلیں ہو گئی ہیں اور صدیاں گزر گئی ہیں تو اس مٹی سے ناتا تو جوڑیں۔ یہ بڑا important ہے، کہ ہم ایک قومی شناخت بنائیں پر کسی کا کوئی اختلاف نہ ہو۔ اگر کسی قومیت کو یہاں پر کوئی

differencesہیں تو وہ بھی سرحد پار نہ دیکھے۔ چاہے وہ مغربی سرحد ہو یا مشرقی سرحد ہو۔ یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے disputes، اختلافات اور، اپنے حقوق میں جو disparitiesہیں ان کو یہاں solve کریں۔ بجائے اس کے کہ ہم آوازیں دیں اور کوئی دہلی میں جا کر بیٹھ جائے، کوئی افغانستان میں جا کر بیٹھ جائے، کوئی یورپ میں جا کر بیٹھ جائے، کوئی لندن میں جا کر بیٹھ جائے۔ دہشت گردی میں جو spikeآئی ہے پچھلے 2 سے 3 سال کے اندر جناب سپیکر! دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس دہشت گردی کی condemnation میں ہم متحد نہیں ہیں۔ چاہے وہ بچے ہوں، وہ جوان ہوں یا آفیسرز ہوں Pakistan Army کے وہ کس cause کے لیے جان دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اور انہیں کے اوپر تو یہی شعر صادق آتا ہے کہ۔

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں نے

وہ قرض اتارے ہیں کہ واجب بھی نہیں تھے

کیا باقی ساری قوم کے اوپر وہ قرض واجب نہیں ہے صرف ان پر واجب ہے جو اپنی جان نچھاور کر رہے ہیں پاکستان کے اوپر؟ جناب سپیکر! یہ سوچنے کا مقام ہے کہ ہم اپنے سیاسی مفاد، میں خدا کی قسم کسی کو blame نہیں کر رہا۔ اپنے سیاسی مفادات کو protect کرنے کے لیے، اپنے petty جو goalsہیں اقتدار کے حصول کے لیے، ہم ان کے جنازوں میں بھی نہیں جاتے۔ ہم ان کی قربانیوں کو own نہیں کرتے۔ جناب سپیکر میں نے اس بھی دن بیان دیا تھا جس دن امام بارگاہ میں tragedy ہوئی تھی جمعے والے دن اور میں نے اپنا مسلک بتایا تھا کہ مجھے اسلام کے کسی بھی مسلک، کسی بھی فقہ سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں اتنا پڑھا لکھا مسلمان نہیں ہوں۔ مجھے threats آ گئے ہیں۔ میرا فون بھرا ہوا ہے۔ مجھے کسی سے کوئی خوف نہیں ہے۔ میں جس پیشے میں ہوں، اگر سچ بولنا ہے تو بولوں گا۔ جس دن مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑی تو اُس دن میں کنارہ کش ہو جاؤں گا۔ اس ایوان میں مجھے پینتیس سال ہو گئے ہیں۔ کم از کم قومی مسائل کے اوپر ہم سب کو چاہیئے کہ ایک ہو جائیں چاہے کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ اختلافات ہوتے ہیں، دست و گریبان ہونا بھی زندگی کی علامت ہے، لیکن ایک چیز ایسی ہے جس پر ہمیں مکمل متفق ہونا چاہیئے کہ پاکستان کی سالمیت اور اس ملک کے لیے جانیں قربان کرنے والوں کا احترام، ان کی قربانیوں کی acknowledgement اور ان کے احسانوں کا احترام ہم پر فرض ہے۔ یہ چیز ہماری سیاست کی نذر نہیں ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا کہ ہم حالتِ جنگ میں ہیں۔ اس میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے۔ اس ملک کے اندر ریاست کی patronage میں تنظیمیں بنائی گئیں۔ آپ اور میں، راجہ صاحب، محمود خان اور یہاں بیٹھے بہت سے لوگ جنہوں نے 60 اور 70 کی دہائیاں دیکھی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ مذہبی منافرت ہمارے قومی کلچر کا حصہ نہیں تھی۔ سیاسی اختلافات ہوتے تھے، مگر مذہبی منافرت کو deliberately ہوا دی گئی۔ میں نے recently اقوام متحدہ میں ہیلری کلنٹن کی تقریر سنی ہے۔ اُس نے سب کچھ بیان کیا ہے کہ کس طرح پاکستان کو استعمال کیا گیا۔ یہ ایک landmark تقریر ہے۔ ٹشو پیپر تو پھر بھی ایک چیز ہے، toilet paper کی طرح ہمیں استعمال کر کے چھوڑ دیا گیا، مگر پھر بھی ہم نے سبق نہیں سیکھا۔ 2 گھنٹے کے لیے یہاں بل کلنٹن آیا تھا تو اُس وقت کے حکمرانوں نے دھمالیں ڈالنی شروع کر دیں تھیں۔

جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ پچھلے پچیس تیس سال میں امریکی صدور کی پالیسیوں کے نتیجے میں کروڑوں مسلمان مارے گئے۔ انہوں نے قذافی کے بیٹے کو بھی نہیں چھوڑا۔ ہم اپنی مٹی کو اپنا سہارا بنائیں، اپنے رشتے کو اپنا sponsor بنائیں۔ ہم اپنے sponsor باہر جا کے نہ ڈھونڈیں۔ کفیل ہمارے یہاں ہی ہونے چاہئیں۔ ہم کفالت کے لیے کبھی واشنگٹن، کبھی ماسکو اور کبھی برطانیہ چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہندوستان نے جو چار روزہ جنگ ہم سے ہاری، میری دانست میں اب وہ براہِ راست جنگ کی جرأت نہیں کرے گا۔ جس طرح اس جنگ کے بعد مودی ساری دنیا میں اور اپنے ملک میں بھی رُل گیا ہے۔ اب وہ گھر کا رہا ہے نہ گھاٹ کا، لیکن ہمارے اس ملک میں ایسے elements موجود ہیں، جو دوسرے یا تیسرے ذریعے سے ہندوستان کے مفادات کے لیے استعمال ہونے کو تیار ہیں۔ یہ دہشت گردی وہی ہے۔ ہمیں دہشت گردی کے معاملے پر مکمل متفق ہونا چاہیئے کہ کوئی بھی ملک، کوئی بھی گروہ، religious or semi-religious جنہیں میں قطعی طور پر مذہبی نہیں کہتا، کیونکہ میرا دین وہ نہیں سکھاتا جو یہ دہشت گرد ان کے sponsors کر رہے ہیں۔ میرا دین محبت اور امن کا آفاقی پیغام دیتا ہے۔ ہم نے یہاں مذہب کی franchises بنالی ہیں۔ یہ تیس چالیس سال پہلے نہیں تھا۔ پاکستان ایک ایسا ملک تھا جہاں لوگ مل جل کر رہتے تھے اور کسی کی حب الوطنی پر سوال نہیں اٹھایا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! بات لمبی ہو جائے گی۔ 50 کی دہائی میں آزادی کے بعد جو political wrangling's ہوئیں، حقوق usurp کیے گئے اور جو بنگال کے ساتھ ہوا، یہ ایک لمبی تاریخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر موقع دیا ہے کہ ہم بنگال کے ساتھ اپنے تعلقات کو نئی شرائط پر استوار کر سکیں۔ یہاں پر political exploitation ہوئی ہے۔ اس ملک کے اتنے وسائل ہیں کہ ہم سارے صوبے مل کر بغیر کسی foreign sponsor کے اپنے مسائل بھی حل کر سکتے ہیں اور اپنے وسائل بھی آپس میں بانٹ سکتے ہیں۔ ہمیں clarity ہونی چاہیئے کہ اس ملک کی حفاظت فوج کا فرض تو ہے ہی اور ان کے اذہان پر کوئی شک بھی نہیں ہے اور وہ clarity اپنی جانوں کی قربانی دے کے ثابت کر رہے ہیں، لیکن شاید ہمارے اذہان میں کوئی نہ کوئی شرط آجاتی ہے اور اس کے ساتھ کوئی پیچ لگ جاتی ہے۔

میں دو تین منٹ میں جو افغانستان کے ساتھ میرا interaction ہوا ہے، اس پر روشنی ڈالوں گا۔ میں پہلی دفعہ گیا، تو میرے ساتھ اس وقت کے ڈی جی آئی ایس آئی تھے۔ جو چھ سات لوگوں کا delegation تھا۔ افغانستان کی ساری حکومت وہاں تھی، جس نے ہمارے ساتھ مذاکرات کیے۔ Everyone was there۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو remove کر دیتے ہیں یا دور کہیں لے جاتے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے دس ارب روپے ہم سے مانگے۔ ہم ہو سکتا تھا کہ وہ بھی دے دیتے، لیکن وہ یہ guarantee دینے کو تیار نہیں تھے کہ اگر ان کو دس ارب روپے دے بھی دیے جائیں اور ان کو کہیں دور لے جا کر western border کے اوپر بسا دیا جائے گا تو وہ واپس نہیں آئیں گے، یہ guarantee دینے کو تیار نہیں تھے۔ بات وہیں رہ گئی۔ اس کے بعد جتنے بھی ادوار ہوئے ہیں، بات چیت کے، چاہے وہ قطر میں ہوئے ہیں یا جدہ یا ریاض یا دوحہ یا استنبول میں، تو ان تمام میں انہوں نے ہماری باتیں سو فیصد تسلیم کی ہیں۔ لیکن guarantee دینے کو تیار نہیں تھے۔ میری اپنی بات

ہوئی مُلا یعقوب سے، ایک دفعہ نہیں بلکہ تقریباً تین دفعہ میری ان کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ کیسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے ہمسائے ہیں، ہم نے غلطی کی یا صحیح کیا، وہ تو تاریخ sort out کر رہی ہے۔ لیکن ہم نے، اور کچھ نہیں تو یہ سوچیں کہ یہاں پر چالیس پچاس لاکھ افغان بسائے ہوئے ہیں اور ابھی بھی اُن کی majority یہیں موجود ہے، اسی soil پر۔ اور tragedy یہ ہے کہ امریکہ جو بندے لے کر آیا، اپنے وفادار، یا برطانیہ یا جرمنی، تو وہ سارے کے سارے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ چلے گئے ہیں، برطانیہ کے زیادہ تر چلے گئے ہیں۔ باقی یورپی ملکوں کے بھی چلے گئے ہیں۔ لیکن امریکہ ابھی تک نہیں لے کر گیا۔ جن کی وفاداری امریکہ کے ساتھ تھی وہ لاکھوں لوگ یہاں پر آئے جب کابل fall ہوا اور امریکہ اور نیٹو فورسز نے evacuate کیا۔ اب ان حالات میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ افغان recruits اس terrorism میں directly involved ہیں۔ کیا افغانستان کی حکومت کو نہیں پتا یا وہ اس میں ملوث ہیں اور پشت پناہی کر رہے ہیں اور ہندوستان کے behalf پر ایک نئی جنگ ہمارے ساتھ لڑی جا رہی ہے۔ جب ہندوستان سامنے آکر مقابلہ نہیں کر سکتا تو وہ افغانستان کے بلوں میں چھپ کر ہمارے اوپر وار کر رہا ہے۔ ہم نے کسی stage پر کوئی aggression یا ماضی کے اندر کوئی ایسا chapter بتا دیں تاریخ کا۔ میرے بھائی محمود خان نے بتایا کہ ہم نے کبھی افغانستان کے خلاف aggression نہیں کیا۔ دو جنگوں میں ہم معاون ضرور رہے ہیں super powers کے، اور ان غلطیوں کی قیمت آج بھی ادا کر رہے ہیں۔ یہ جنگیں ہماری نہیں تھیں، میں پھر کہوں گا کہ جنگیں دونوں ہماری نہیں تھیں۔ ہم اگر ان جنگوں میں شریک نہ ہوتے، directly یا indirectly، تو آج جس کیفیت سے ہم گزر رہے ہیں یہ کیفیت کبھی نہ ہوتی۔ اپنے اندر کے اختلافات ہم خود sort out کر سکتے تھے۔ اختلافات ہوتے ہیں، امریکہ میں کئی States ہیں جو کہہ رہی ہیں کہ ہم ICE کو یہاں نہیں آنے دیں گے، جو وہاں federal ایک force بنائی گئی ہے لوگوں کو deport کرنے کیلئے، مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے اختلافات ہوتے ہیں۔ ساری دنیا میں جہاں بھی federations ہیں وہاں اختلافات ہوتے ہیں، جہاں ایک اکائی ہے وہاں بھی اختلافات ہوتے ہیں۔

لیکن جناب سپیکر! یہ ایک بات مسلمہ ہونی چاہیئے کہ اس House میں شدید اختلافات ہیں آپس میں۔ لیکن ایک نکتے پر ہمارا اتحاد ہونا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان ایک proxy کے طور پر وہاں ہمارے خلاف لڑ رہا ہے۔ یہ دہشت گرد جن کا ہمارے مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے، قطعی طور پر۔ ہمارے یہاں فرقے اور قومیتیں موجود ہیں، مختلف سیاسی نظریات کے لوگ رہتے ہیں۔ ہم مل کر یہ ساری چیزیں sort out کر سکتے ہیں اور ان شاءاللہ کریں گے۔ یہ House کرے گا۔ یہ platform ہے ان چیزوں کا، اختلافات یہاں sort out ہوں گے، بجائے اس کے کہ گلی محلوں میں sort out ہوں یا مساجد میں sort out ہوں یا امام بارگاہوں کو قتل گاہ بنائیں ہم۔ Let's make this House functional. یہ message جانا چاہیئے پاکستان کے ہر طول و ارض میں، کہ جو بھی اختلافات اور مسائل ہیں، Vietnam جنگ کی 15 سال negotiations جاری رہیں Paris کے اندر اور ساتھ ہی جنگ بھی جاری تھی، وہ تو بہت بڑی چیز تھی، اس میں بہت لوگ involved تھے، اب اس میں ہم سب خود ہی involved ہیں۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ جب قومی مفادات کے اوپر ہمارے اپنے سیاسی مفادات یا اپنے سیاسی نظریات

overtakeکر لیتے ہیں، تو وہاں آکر پاکستان کی مشکلات start ہو جاتی ہیں۔ جناب سپیکر! Let's make this House and democracy in Pakistan functional. یہاں بیٹھے ہوئے افراد سب سے پہلے اپنے حلف سے وفاداری نبھائیں، میں بھی ان میں شامل ہوں۔ اس کے بعد باقی وفاداریاں آتی ہیں۔ اس ملک میں 78 سال کے اندر بہت سے ایسے واقعات ہوئے ہیں جن پر میرا بھی اور آپ کا بھی اختلاف ہوگا۔ میں گواہ ہوں، میرے اور محمود خان کے بزرگوں کے تعلقات تھے۔ ایک عمر گزری ان کے بزرگوں نے اپنے اصولوں کے لیے جیلیں کاٹیں۔ اسی طرح جنابِ والا! نیشنل عوامی پارٹی والوں نے بھی جیلیں کاٹیں۔ یہاں لیاقت باغ کے اندر، آپ بالکل درست کہہ رہے ہیں، قومی اتحاد پر حملہ ہوا۔ ولی خان صاحب، اللہ انہیں جنت میں جگہ دے، بارہ لاشیں اٹھا کر جہاں بھی گئے خاموش رہے، انہوں نے اس کو ایشو نہیں بنایا جا کر خیبر پختونخوا میں، کیونکہ وہ پاکستان کی وحدت پر یقین رکھتے تھے۔ اختلافات تھے، ہم نے 1947 اور 1948 میں جو کھیل کھیلا وہاں پہ ان کے گلے شکوے تھے۔ وہاں جو قتلِ عام ہوا، وہ بھی ہماری تاریخ کا حصہ ہے۔ بابڑہ گراؤنڈ میں جو فائرنگ ہوئی، وہ بھی ہماری تاریخ کا حصہ ہے۔ یہ موقع ہے، جناب سپیکر! تاریخ نے اس ایوان کو یہ موقع دیا ہے کہ ہم اپنی ماضی کی غلطیوں کا ازالہ اور کورس کریکشن بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات مسلمہ ہونی چاہیئے کہ جو حلف ہم نے اس آئین کے ساتھ وفادی کا اٹھایا ہے۔

باقی ساری چیزیں جو ہیں mortal ہیں۔ اگر immortal ایک دنیاوی sense کے اندر ہے تو وہ یہ ریاست ہے، پاکستان ہے، جو لافانی ہے، جس کو فنا نہیں ہے۔ میں مذہبی sense میں نہیں کہہ رہا۔ ہمارا اس کے ساتھ لازوال رشتہ ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے believe میں یہ وطن لازوال ہے۔ اسی طرح ہمارا بھی رشتہ اس کے ساتھ لازوال ہونا چاہیئے، وہ subject to جو ہماری leadership کے ساتھ، میری leadership کے ساتھ یا کسی اور کی leadership کے ساتھ۔ جو وفاداری ہے وہ میری وفاداری اس مٹی کے ساتھ مشروط نہ کریں۔ بڑا آسان طریقہ ہے۔ یہ ساری تباہی اور جو خونریزی ہو رہی ہے، یہ ساری چیزیں sort out ہو سکتی ہیں۔ اگر وسائل ہیں صوبوں میں تو صوبوں کا پہلا حق ہے Right of pre-emption ان کا، اس کے بعد وفاق کا حق آتا ہے۔ لیکن صوبوں کے وسائل کا جب صوبوں کا حق ہوگا تو صوبوں کا ساتھ یہی یہ فرض ہے کہ وہ وسائل جو ہیں، ادھر leadership جو ہے چاہے وہ پنجاب ہے یا بلوچستان ہے یا سندھ ہے یا پختونخوا ہے، اس کو امانت سمجھ کے وسائل کو استعمال کریں۔ اقتدار ذاتی ملکیت کے طور پہ استعمال نہ ہو بلکہ وہ خدمت کے لیے استعمال ہو۔

یہ سارے جھنجٹ ختم ہو جائیں گے اگر ہماری سیاست ریاست کے تابع ہو جائے گی۔ یہ اتنی خونریزی کے بعد جو ہوئی ہے، 31 شہادتیں ہوئی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے اور ہمیں sincerity اور خلوص کے ساتھ اس ملک کی جنگ چاہے وہ بیرونی دشمن سے ہو یا اندرونی دشمن سے ان کے خلاف sincerity اور commitment کے ساتھ اور وطن کی محبت سے لیس ہو کے ہم اس جنگ میں پوری قوت کے ساتھ لڑیں۔

اللہ تعالیٰ کامیاب کرے گا۔ لیکن جب تک یہ وفاداریاں مشروط ہوں گی۔ ہمیں کبھی بھی کھلی فتح اللہ تعالیٰ نہیں عطا کرے گا، اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔ لیکن آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ موجودہ حالات میں کتنی unity کی ضرورت ہے؟ جو bottom line ہماری سیاست کی ہے وہ اس وطن کے ساتھ commitment کو acknowledge کرے کہ یہ جو بچے شہید ہو رہے ہیں، اور میتیں اُٹھ رہی ہیں اس دکھ کو بھی محسوس کریں، اس کو اپنا دکھ سمجھیں 25 کروڑ عوام جو ہیں۔ وماعلینا الا البلاغ۔

**جناب سپیکر:** عبدالغفور حیدری صاحب۔

**مولانا عبدالغفور حیدری:** شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ترلائی کے مقام پر اسلام آباد میں۔۔۔۔

(مداخلت)

**جناب سپیکر:** ایک منٹ۔ جنید صاحب، ہماری تو practice ہی یہی ہے ہمیشہ سے کہ Chief Whip list دیتے ہیں، ان کی list ہمارے پاس آئی ہوئی ہے ہم تو اس کو follow کر رہے ہیں۔ وہاں سے دو اور یہاں سے دو لوگ front سے بولے ہیں اور تو کوئی نہیں بولا۔ جی غفور حیدری صاحب۔

**مولانا عبدالغفور حیدری:** جناب سپیکر صاحب! ترلائی کے مقام پر اسلام آباد میں مسجد امام بارگاہ پر خودکش بم دھماکے کے نتیجے میں درجنوں افراد جاں بحق اور زخمی ہوئے، جمعیت علمائے اسلام اس پورے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔

---

(اس موقع پر جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

---

**مولانا عبدالغفور حیدری:** جناب والا! میں رونا رو رہا تھا بلوچستان کا کہ بلوچستان اس وقت لہولہان ہے۔ ہر گھر میں ماتم ہے، اموات ہوئی ہیں، لوگ مرے ہیں، زخمی ہیں، اور ایک خوف کے عالم میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ابھی وہ بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ یہاں اسلام آباد جو پاکستان کی شہ رگ اور دل ہے، یہاں تخریب کار پہنچے اور انہوں نے مسجد کے اندر نمازیوں پر حملہ کیا۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ سارا کچھ جو ہو رہا ہے اس کا سدباب کیوں نہیں ہوتا؟ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، یہ مشرق اخبار جو کہ ایک بااعتماد اخبار ہے۔ یہ اخبار لکھتا ہے کہ حملہ آور نوشہرہ سے خودکش جیکٹ پہن کر اسلام آباد پہنچا۔

اب Chair کب توجہ دے گی کہ میری بات ہو جائے۔ یہ مشرق اخبار ہے میں Parliamentarians سے گزارش کروں گا کہ مجھے ذرا بولنے دیں۔ یہ اخبار لکھتا ہے کہ حملہ آور نوشہرہ سے خودکش جیکٹ پہن کر اسلام آباد پہنچا۔ کس نے دیکھا نوشہرہ میں جیکٹ پہنے ہوئے اور سارا اپنے آپ کو تیار کر کے پھر اسلام آباد پہنچا۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ حملہ آور حملے سے قبل قریبی ہوٹل میں تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر کھنہ روڈ سے پیدل چل کر مسجد تک گیا، یہ بھی دیکھا گیا۔

اپوزیشن لیڈر صاحب ذرا آپ بھی سنیں۔ کھنہ پل سے پیدل گیا۔ اس کو دیکھا بھی گیا۔ یہ سارے جو مراحل طے کر کے کھنہ پُل اور وہاں سے پیدل چل کر پھر مسجد میں داخل ہوا، فائرنگ کی یا تو یہ اخبار غلط لکھ رہا ہے اور اگر غلط لکھے بھی، خاص طور پہ اسلام آباد جو کہ دارالخلافہ ہے اس میں اس قسم کے واقعات، ہونے سے پھر سوال تو اٹھتا ہے کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا لہولہان ہیں اور سندھ ڈاکوؤں کے حوالے ہے تو پھر امن کہاں سے آئے گا؟ جناب والا! اس لئے میں عرض کر رہا تھا کہ ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ امریکا، عالمی استعمار، یہ پاکستان کا کبھی دوست نہیں رہا۔ کوئی ثابت کر کے تو دکھائے اور شکر ہے کہ خواجہ آصف صاحب نے تاریخی حوالے بھی دیئے اور یہ بھی واضح کیا کہ امریکا سے دوستی ہمیں مہنگی پڑ رہی ہے۔

چین جس نے ایک کھرب ڈالر کی سرمایہ کاری کی، آپ کو CPEC دیا اور اس کے علاوہ زلزلہ ہو، قحط ہو، جنگ ہو، ہر مشکل وقت میں آپ کا ساتھ دیتا رہا ہے لیکن بد قسمتی سے اُس کو بھی ہم بے اعتماد کر رہے ہیں۔ ہمارے پڑوسی دوست کا اعتماد بھی ہم سے اُٹھ رہا ہے۔ افغانستان اور ایران سے ہمارے اختلافات ہیں، ہندوستان تو ہمارا ازلی دشمن ہے آپ یوں سمجھ لیں، ہندوستان کے حوالے سے تو کوئی دورائے نہیں ہے لیکن ہمارے جو دیگر پڑوسی ممالک ہیں اُن کے بھی ہمارے ساتھ کوئی اچھے یا اعتماد والے تعلقات نہیں ہیں۔

جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے، 1971 کی جنگ ہوئی، اُس وقت ہم بالکل چھوٹے تھے، ہمارے استاد ہمیں بتا رہے تھے کہ جناب والا! امریکہ سے ساتواں جنگی بیڑہ آرہا ہے اور ہم ہندوستان کی ایسی کی تیسی کر دیں گے لیکن پاکستان کا بیڑہ غرق ہو گیا، پاکستان جنگ ہار گیا، امریکی بحری بیڑہ نہیں آیا۔ جناب سپیکر! حالیہ جنگ میں بھی آپ نے دیکھا کہ ٹرمپ شروع میں بالکل بھی توجہ نہیں دے رہا تھا لیکن جب پاکستان کا پلڑا بھاری دیکھا تو بیچ میں کود پڑا۔ تو اس نے کب ہمارے ساتھ کوئی اچھائی کی ہے جو ہم اب ٹرمپ کو نوبل انعام دے رہے ہیں۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو تو وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ غزہ کے مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں، جنہوں نے غزہ کے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے۔ آج کا یہ اخبار لکھتا ہے کہ یہ پارلیمنٹ نے فیصلہ دیا ہے؟ قوم نے فیصلہ دیا کیا؟ قوم سے کوئی رائے شماری کی گئی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم غلطی پر غلطی کر رہے ہیں، تو جناب سپیکر! میں اس Floor پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس حق میں بالکل بھی نہیں ہیں اور اگر باضابطہ شرکت کی جاتی ہے، آپ ماضی کو بھی اٹھا کر دیکھیں، اب بھی جا رہے ہیں، حماس والے کہتے ہیں کہ ہم کٹ جائیں گے لیکن اپنا اسلحہ امن فورس کے حوالے نہیں کریں گے تو ظاہر ہے پھر مزاحمت تو ہو گی، ظاہر ہے پھر جنگ تو ہو گی، جنگ ہو گی تو پھر سب سے بڑا ظلم یہ کہ جو نیتن یاہو بھی اس امن فورس کے بورڈ کا ممبر ہے۔ اُس نے دو واڑھائی سال مسلسل فلسطینیوں پر جنگ مسلط کی، اُن کا قتل عام کیا، نسل کشی کی، اُس کے بعد بھی اگر اُس بورڈ کا حصہ نیتن یاہو بنتا ہے اور اس کے بعد پھر پاکستان بھی اس کا حصہ بنے گا تو جناب والا! اِس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ پاکستان اپنی پالیسی میں تبدیلی لائے اور پاکستانی قوم اس طرح بالکل بھی خاموش نہیں رہے گی۔

آپ دیکھیں گے کہ جب مولانا فضل الرحمٰن صاحب اپیل کریں گے تو پوری قوم سڑکوں پر نکل آئے گی۔ خواجہ صاحب نے ایک آدھ بات کی، میں ذرا اُس پر بھی جانا چاہتا ہوں کہ جب روس نے مداخلت کی تو خواجہ صاحب اُس وقت بھی یہاں ایک جنرل کی حکومت تھی۔

پھر جب دوسری جنگ شروع ہوئی امریکا اور نیٹو افواج کی قیادت جو میں افغانوں کی نسل کشی اور کارپٹ بمباری کر رہے تھے تو اب ہم اس طرح کا پاکستان جو خدانخواستہ کوئی ایسی مارکیٹ بنی ہوئی ہے کہ یہاں ہر طرح کے لوگ دستیاب ہیں یا حکومت یا ریاست کی سرپرستی میں اس قسم کے اقدامات ہو رہے ہوتے ہیں تو پھر آپ بتائیں کہ ہمارے ہاں امن کیسے آئے گا؟ اس لئے ہمیں اپنی پالیسیوں پر غور کرنا ہوگا۔ پاکستان کے حوالے سے کوئی دورائے نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ جب انڈیا سے جنگ چھڑ گئی تو مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے سب سے پہلے اعلان کیا کہ حکومت سے اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن اس وقت ہم اس جنگ میں جو سرزمین پاکستان کی جنگ ہے، وطن کے دفاع کی جنگ ہے تو اس میں ہم اپنی forces کے پیچھے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہیں۔

میں نے یہاں آپ کی موجودگی میں اعلان کیا تھا کہ ہمارے 10 ہزار رضاکار ہیں جو ہمارے جلسوں کے نظم کو سنبھالتے ہیں وہ بارڈر پر آنے کے لئے تیار ہیں۔ اُن کی جنگی ٹریننگ نہیں ہے لیکن اپنے پاکستانی سپاہیوں کے لیے ڈھال تو بن سکتے ہیں۔ اس حد تک ہم آگے چلے گئے تھے، جہاں وطن کی بات آتی ہے تو اس میں کوئی دورائے نہیں ہے لیکن وطن کے اندر جو معاملات ہیں اگر آپ اُن کو درست نہیں کریں گے، بلوچستان کو آپ اِسی طرح رکھیں گے کہ سلگتا رہے، اِسی طرح رکھیں گے کہ بس یہ اِسی طرح چلتا رہے۔ خیبر پختونخوا کو بھی آپ اِسی طرح رکھیں گے؟ جناب والا! نہ بلوچستان میں آپ کی رٹ ہے نہ خیبر پختونخوا میں آپ کی رٹ ہے۔ اگر کوئی رِٹ ہے، اپوزیشن میں سے کوئی اُٹھ کر کہے کہ ہاں حکومت کی رٹ ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

اگر اس طرح کی صورتحال رہتی ہے اور ہم ملک کی بھی بات کرتے ہیں، قوم کی بھی بات کرتے ہیں، قومی مسائل پر توجہ نہیں دیتے۔ مجھے یاد ہے کہ جب پشاور آرمی سکول کا واقعہ ہوا تو میاں نواز شریف صاحب وزیراعظم تھے۔ اُنہوں نے اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں کو بلایا تھا، سب سے مشاورت کی تھی تو آج ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟ سب سے مشاورت آج کیوں نہیں۔ اسلام آباد میں اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے۔ آج کیوں نہیں ہو رہا ہے اس طرح۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی All Parties Conference کی ضرورت ہے آپ سر جوڑ کر بیٹھیں بلوچستان کے مسائل پر بھی توجہ دیں، خیبر پختونخوا کے وسائل پر بھی توجہ دیں اور اس طرح طاقت کے بل بوتے پر مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اگر حل ہوتے ڈپٹی سپیکر صاحب تو 75 سال سے حل ہو چکے ہوتے۔ اس کے لیے مفاہمت، سنجیدہ کوششیں اور بامقصد مذاکرات اور ماضی میں بھی مذاکرات ہوئے بگٹی سے مذاکرات ہوئے نوروز صاحب سے بھی مذاکرات ہوئے لیکن نتیجہ صفر۔ تو اس لیے بامقصد مذاکرات معانی خیز مذاکرات ہوں تو انشاءاللہ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ، آسیہ اسحٰق صاحبہ۔ محمود خان اچکزئی .Leader of the Opposition

**جناب محمود خان اچکزئی:** خواجہ صاحب نے جو بات کی وہ ٹھیک کی ہے۔ انہوں نے ایک dictator کا ساتھ دینے پر اپنے والد کے متعلق یہ بات کی اور میں اس اسمبلی میں موجود تھا۔ دوسری بات عمران خان یہاں ایک سیٹ پر آیا تھا۔ میں اس کی سیٹ بھول رہا ہوں اور میں نے اس سے بات کی اور عمران خان نے بھی کھڑے ہو کر اس House میں کہا تھا کہ مشرف کا ساتھ دے کر میں نے بڑی غلطی کی ہے۔ یہ ریکارڈ پر آنا چاہیئے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آسیہ صاحبہ۔

**محترمہ آسیہ اسحٰق صدیقی:** بہت شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔(عربی) ڈپٹی سپیکر صاحب! اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے یہاں پر اسد قیصر صاحب نے کہا ہے کہ 300 افراد پچھلے ایک ہفتے میں ختم ہوگئے۔ ان میں سے 182 دہشت گرد تھے اور اس میں 31 معصوم جانیں تھیں جو بلوچستان میں ضائع ہوئیں اور 17 ہمارے فوجی تھے۔ یہ ہمارے معصوم شہریوں کی لاشوں کو دہشت گردوں کی لاشوں کے ساتھ ملا کر ان کی گنتی گن رہے ہیں۔ ایم کیو ایم پاکستان اور یہ ایوان اس کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ یہ ہمارے شہداء کی تذلیل ہے کہ ان کو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کیا۔ اس کے بعد پھر گنتی کی جائے کہ 300 لوگ ختم ہوئے ہیں۔ ایم کیو ایم پاکستان اور یہ ایوان سختی سے ان کی مذمت کرتا ہے۔

پھر اس کے بعد انہیں صاحب نے فرمایا ہے کہ کراچی کے نتائج، کراچی کے نتائج تو تم لوگوں نے کل دیکھ ہی لیے ہیں۔ کل انہوں نے ہڑتال کی کال دی تھی کراچی میں اور کراچی نے ان کی ہڑتال کو ہڑتال پر بھیج دیا۔ پورا کراچی کھلا ہوا تھا۔ پورے کراچی میں شادیوں کی شاپنگ ہو رہی تھی۔ پورے کراچی کے اندر عید کی شاپنگ ہو رہی تھی۔ تو یہ ہے تمہاری سیٹوں کا جواب۔

دوسری جو یہ بات کرتے ہیں کہ جب بات نکلے گی تو پھر دور تک جائے گی۔ بتائیں 2018 کے انتخابات میں یہ اپنے گھروں میں سوئے پڑے ہوئے تھے ان کو کس نے جگا کر بتایا کہ تم قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اندر پہنچ گئے ہو۔ اس بات کا جواب دو۔ RTS کس نے بیٹھایا۔ ٹیلی ویژن چینلز کس نے بند کروائے۔ منہ دکھانے کے قابل نہیں ہو اور الزام لگاتے ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کراچی نے تمہاری احتجاج کی کال کو احتجاج پر بھیج کر تمہیں وہاں سے بالکل فارغ کیا ہے۔

اب آجاتے ہیں دہشت گردی کی لہر کے اوپر۔ میں چاہوں گی کہ مجھے بھی آپ اتنا ہی time دیں جتنا آپ نے ان سب کو دیا ہے۔ ایم کیو ایم پاکستان کی جانب سے، حالیہ دہشت گردی کی لہر آئی ہے بلوچستان کے اندر بھی اور امام بارگاہ کے اندر ہمارے معصوم نمازی ختم ہوئے ایم کیو ایم پاکستان اس کی سختی سے مذمت کرتی ہے۔ لیکن ایک بات سمجھنے کی ہے سر! اس ملک میں تین fault lines ہیں۔ ایک religious ہے، ایک ethnic ہے اور ایک political ہے۔ جب آپ کے دشمن کو اس کا پتہ ہے کہ یہ تین fault lines پاکستان میں ہیں تو وہ اسی کے اوپر کھیلتا ہے اور وہ اسی کے اوپر دہشت گردی کرتا ہے۔ کیوں کرتا ہے؟ اس لیے کرتا ہے کہ آپ نے اس کے اختیارات اور وسائل، وہ نوکری کرتا ہے صبح 7 بجے سے رات گئے تک اور اس سے جو آپ ٹیکس کاٹتے ہیں اور اس ٹیکس کے پیسوں سے یہ ایوان چلتا ہے۔ جب آپ نے اس کے اختیارات اور وسائل گھر کے دروازے پر نہیں پہنچائے تو پھر وہ disgruntle ہوتا ہے۔ پھر وہ ہتھیار اٹھاتا ہے پھر وہ ملک سے باہر جاتا ہے۔ پھر وہ اس ملک سے کہتا ہے کہ میرا کوئی واسطہ نہیں۔ پھر جب اس گھر میں بچے بھوک سے بلک رہے ہوتے ہیں، جب ان کے گھروں میں فاقے پڑ رہے ہوتے ہیں تو پھر اس کو کوئی ہتھیار دے کر کوئی خودکش بمبار بنا کر، وہ کہتا ہے کہ میں تو مر رہا ہوں لیکن یہ تھوڑے سے لاکھ روپے آجائیں گے اور میرے بیوی بچے اس کو استعمال کر لیں گے۔

پھر آپ کہتے ہیں فوج سے کہ جا کر مارو۔ National Action Plan کے 14 پوائنٹس تھے اس پورے ایوان نے unanimously اس National Action Plan کو منظور کیا اور اس National Action Plan کے چار pillars ہیں۔ Inclusion, Interconnectedness, Accountability and Impact. ان 14 points میں سے 11-non kinetic ہیں۔ صرف 5 kinetic ہیں۔ آج جب وہ دہشت گرد بن جاتا ہے، جب اس کو ملک دشمن طاقتیں استعمال کرنے لگ جاتی ہیں تو آپ اپنی نااہلی کو چھپانے کے لیے اس ایوان میں کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ آئیں بیٹھ کر بات کریں۔ جب بات کرنے کا وقت ہوتا ہے جب ملک کی سلامتی کے اوپر بات آتی ہے اور یہ بات آتی ہے کہ democracy صرف قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی نہیں بلکہ basic democracy وہ ہے جو بلدیاتی اداروں کے ذریعے نیچے عوام تک پہنچائی جاتی ہے۔ جب اس کی بات آتی ہے تو پھر آپ کو اپنی سیاسی جماعتیں یاد آجاتی ہیں۔ پھر آپ کو اپنا political agenda یاد آجاتا ہے۔ پھر آپ کو یہ یاد آجاتا ہے کہ ہمارے perks and privileges ختم ہوتے جارہے ہیں۔

میں آپ کو ایک basic بات بتاؤں کہ ابھی جو یہ اسلام آباد کے اندر واقعہ ہوا ہے۔ ایم کیو ایم پاکستان کی بلدیاتی آئینی ترمیم کا جو بل ہے اس کو آپ خدا کا واسطہ ہے یہ سوچ کر reject نہ کریں کہ ہم آپ کے political opponent ہیں۔ آپ یہ سوچ کر اس کو accept کریں کہ پاکستان کی سلامتی اور پاکستان کی ترقی سب اسی سے وابستہ ہے۔ ایم کیو ایم پاکستان کا بلدیاتی آئینی ترمیمی بل اختیارات اور وسائل کی نچلی ترین سطح تک منتقلی نہیں بلکہ پاکستان کا security concern ہے۔ ہر UC کے اندر مجھے نہیں معلوم کہ اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے امراء کو پتہ ہے یا نہیں پتہ ہر UC کے اندر چار وارڈ ہوتے ہیں۔ ہر وارڈ کے اندر 10 سے 12 سڑکیں اور گلیاں ہوتی ہیں۔ اگر آپ کے وارڈ کا کونسلر وہاں پر موجود ہے تو اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ وہ 10 سے 12 گلیوں کے بارے میں پتہ لگالے کہ کس گھر کے اندر کون رہ رہا ہے۔ کس گھر کے اندر extremism ہے۔ کس گھر کے اندر کون ہے۔ 10 سے 12 گلیوں میں جو مسجدیں ہیں ان مسجدوں میں کون آرہا ہے اور کون بیٹھ رہا ہے۔ وہاں کس قسم کے مدرسے چل رہے ہیں۔ وہاں پر کون کیا بات کررہا ہے کیا یہ کوئی مشکل کام ہے۔ نہیں۔

یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے پاس ground zero سے information آنی چاہئے تھی وہ نہیں ہے۔ آپ ہر بات intelligence agencies پر لگادیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی ان کی ناکامی ہے۔ ناکامی کیسے ہے؟ آپ ان سینکڑوں ہزاروں attempts کو جو آپ کے دہشت گرد اس ملک پر روزانہ کررہے ہوتے ہیں جو آپ کی intelligence agencies ہیں ان کو روکتی ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔ آپ وہ بات نہیں کرتے ہیں۔ ابھی recently کراچی کے اندر 40 ٹن بارود پکڑا گیا ہے اور اس کے ساتھ 5 گیس سلنڈر تھے۔ اتنا بڑا علاقہ خدانخواستہ اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو کتنا بڑا بلکہ آدھا کلومیٹر کا area اڑ جاتا۔ کس نے اس کو sort کیا؟ آپ نے یا میں نے یا اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے، نہیں، سیاسی جماعتوں نے، نہیں، آپ کی انہی agencies نے کیا جن کے جوان بچے شہید ہو رہے ہیں۔ جن کی شادیوں کو 10 سے 15 دن ہوتے ہیں۔ جن کے جوان بچے شہید ہو رہے ہیں۔ جن کی شادیوں کو دس پندرہ دن ہو جاتے ہیں، جن کی

بیویوں کے ہاتھوں کی مہندی بھی خشک نہیں ہوتی، ان کو شہید کرتے ہیں۔ میری گزارش یہی ہے کہ یہ جو ہم اپنی نالائقی کا ملبہ دوسروں پر ڈالنے کی فضول باتیں کرتے ہیں، اسے چھوڑ دیں۔ خدا کا واسطہ ہے آئیں بیٹھیں۔ پاکستان کے اٹھتر سال گزار دیئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں، آپ کا دل گواہی دیتا ہے کہ پاکستان کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے، کیونکہ اختیار اور وسائل کو نچلی سطح تک منتقل نہیں کیا گیا۔ خدا کا واسطہ اس سیاست کو چھوڑیں۔ ان پچیس کروڑ لوگوں کی طرف دیکھیں جن کے ٹیکس کے پیسوں پر ہم بیٹھے ہیں۔ روزِ محشر آپ سے بھی سوال ہوگا، مجھ سے بھی سوال ہوگا اور ان سب سے بھی سوال ہوگا۔ اس وقت ہمارے پارٹی چیئرمین یا لیڈران ہمیں بچانے نہیں آئیں گے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ۔ آپ کو بہت موقع دیا گیا، 10 منٹ ہو گئے ہیں۔ اس طرح نہیں ہوتا۔ Chair کی بھی request مان لیا کریں۔ ڈاکٹر صدف احسان صاحبہ۔

**محترمہ صدف احسان:** بہت شکریہ جناب! آج اس ایوان میں دہشت گردانہ حملے پر بحث ہو رہی ہے کہ جو پچھلے ہفتے جمعہ کے دن ہمارے دارالحکومت اسلام آباد میں ایک مسجد کے اندر ہوا۔ Being a young parliamentarian ہمارے جو بزرگ بیٹھے ہیں، ہمارے honourable Members بیٹھے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ میرا نظریہ ان سے تھوڑا الگ ہے۔ میں اس بات پر belief کرتی ہوں کہ ہماری جو establishment ہے، I think we should appreciate them جس طرح ہمارے ملک کے ارد گرد دہشت گرد پھیلے ہوئے ہیں، جس طرح ہندوستان ہمارا دشمن ہے، افغانستان بھی ہمارا دشمن بنا ہوا ہے۔ So, I think we should appreciate them جس طرح وہ ہمارے ملک کو support کر رہے ہیں، جس طرح وہ ہمارے ملک کو safe بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہاں اپوزیشن حکومت کو الزام دیتی ہے اور حکومت اپوزیشن کو۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سے نکل کر پاکستان کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ ہمیں اپنے بارے میں سوچنا چاہیئے کہ ہم اپنے ملک کے لیے کون سے ایسے اقدامات اٹھائیں جس سے ہمارے ملک میں امن آسکے، جس کی وجہ سے ہماری مائیں، ہماری بہنیں، ہمارے بچے safe feel کر سکیں۔

یہ حملہ صرف اسلام آباد میں نہیں ہوا۔ بلوچستان کے حالات دیکھیں، خیبر پختونخوا کے حالات دیکھیں، ہر طرف دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے۔ لکی مروت میں لوگ محفوظ نہیں ہیں، دہشت گرد گھروں میں داخل ہو کر سرِعام ہمارے پولیس افسران اور فوجیوں کو شہید کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم پاکستان میں امن کیسے لے کر آئیں۔ I would say کہ آئے دن جو دہشت گرد تنظیمیں بن رہی ہیں، کبھی بلوچستان سے کوئی BLA بن جاتا ہے، کبھی KP میں TTP اٹھ جاتا ہے۔ ہمیں اس چیز کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔ ہم سب کو as a nation سوچنا چاہیئے۔ ہم سب کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم پاکستان میں امن کیسے لے کر آئیں۔

میں خود لکی مروت سے ہوں۔ جس طرح Opposition Leader نے بٹانی کا ذکر کیا ہے۔ بٹانی میں حالات اتنے خراب ہیں کہ ہم اپنے گاؤں نہیں جا سکتے۔ پچھلے دنوں میرے والد صاحب کہہ رہے تھے کہ مجھے اپنے گاؤں کی بہت یاد آ رہی ہے۔ ہم دو سال سے اپنے گاؤں نہیں جا سکے

کیونکہ وہاں پر دہشت گردی ہو رہی ہے۔ وہاں الگ الگ تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ وہاں پولیس آفیسر safe نہیں ہیں۔ روزانہ پولیس افسر استعفے دے رہے ہیں کیونکہ انہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں کہ آپ resign کریں کیونکہ آپ اس ملک کی حفاظت کر رہے ہیں۔ Sir! I think we should just think about the nation آپ اس چیز سے نکل جائیں کہ ہم اپوزیشن کو blame کر رہے ہیں، ہم گورنمنٹ کو blame کر رہے ہیں۔ ہم سب کو اپنے ملک کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔ اس کا کوئی حل نکلنا چاہیئے۔ آپ میری بات کو مذاق نہ بنائیں۔ آپ لوگوں کو کیوں ہنسی آ رہی ہے۔ کچھ مائیں رو رہی ہیں، کچھ بیٹیاں رو رہی ہیں، کچھ بچے رو رہے ہیں جو اپنے والد کے جمعہ کی نماز سے واپس آنے کے منتظر تھے۔ ہمارے honourable Members اس چیز کو serious نہیں لے رہے۔ میرا یہی مقصد تھا کہ ہم سب کو as a nation سوچنا چاہیئے۔ آپ لوگ مت ہنسیں۔ وہاں پر کچھ مائیں رو رہی ہیں، کچھ بیٹیاں رو رہی ہیں۔ شکریہ۔

## MOTION FOR SUSPENSION OF RULES 51, 55, 57 AND 158 IN ORDER TO TAKE UP THE PRIVATE MEMBER'S RESOLUTION

**جناب ڈپٹی سپیکر:** انجینئر حمید حسین صاحب۔ پہلے rules suspend کرنے کا Motion پڑھیں And then move the Resolution.

**Mr. Hameed Hussain:** Thank you Mr. Speaker. I move under rule 288 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007 that the requirements of rules 51, 55, 57 and 158 of the said rules in respect of the ballot of Private Members' Resolution, Orders of the Day and Notice of Resolution for today may be suspended in order to take up Resolution.

**Mr. Deputy Speaker:** Now, I put the Motion to the House. The question is that the Motion as moved be adopted.

(The Motion was adopted.)

## RESOLUTION CONDEMNING THE SUICIDE BLAST AT MASJID KHADIJA-TUL-KUBRA, ISLAMABAD, AND URGING ENHANCED SECURITY MEASURES AND FIRM ACTION AGAINST TERRORISM

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی Resolution پڑھیں۔

**جناب حمید حسین:** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یہ ایوان 6 فروری 2026 کو اسلام آباد کے علاقے ترلائی کلاں میں جامعہ مسجد خدیجۃ الکبریٰ میں ہونے والے المناک خودکش بم دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے، جس کے نتیجے میں معصوم نمازی شہید اور درجنوں افراد زخمی ہوئے۔ یہ ایوان دہشت گردی کے ان وحشیانہ اقدامات کو پاکستان کے آئین، مذہبی آزادی، قومی سلامتی اور بین المسالک ہم آہنگی پر براہ راست حملہ قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ:

- اس سانحے میں ملوث خودکش حملہ آور، سہولت کاروں، منصوبہ سازوں اور سرپرست عناصر کو بے نقاب کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔
- کالعدم تکفیری تنظیموں، ان کے نیٹ ورکس، فنڈنگ، سوشل میڈیا پروپیگنڈے اور عوامی سرگرمیوں کے خلاف بلا امتیاز اور فیصلہ کن کارروائی کی جائے۔
- عبادت گاہوں بالخصوص مساجد اور امام بارگاہوں کی سیکیورٹی کے مؤثر اور مستقل انتظامات کیے جائیں۔
- شہداء کے لواحقین کو فوری مالی امداد اور زخمیوں کو بہترین طبّی سہولیات فراہم کی جائیں۔
- دہشت گردی کے خلاف قومی سطح پر مؤثر حکمتِ عملی مرتب کر کے اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی، انتہا پسندی اور نفرت پر مبنی تشدد کی کوئی گنجائش نہیں اور ریاست ہر صورت شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔

**Mr. Deputy Speaker:** Now, I put the Resolution to the House. The question is that the Resolution, as moved, be adopted.

(The Resolution was adopted unanimously.)

## DISCUSSION *REG*: THE INCIDENT OF SUICIDE BOMB BLAST IN A MOSQUE IN TARLAI, ISLAMABAD

**جناب ڈپٹی سپیکر:** خرم شہزاد صاحب آپ کا حلقہ ہے آپ کچھ بولنا چاہ رہے ہیں اس پر؟

**راجہ خرم شہزاد نواز:** جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آج مجھے یہاں پر بولنے کا موقع دیا گیا، اور اس وقت دیا گیا جب پورا پارلیمنٹ خالی ہو چکا ہے، اور اسی وقت یہاں پر ہمارے بھائی نے یہ قرارداد بھی پیش کی، جب نہ یہاں پر کوئی بڑا لیڈر بیٹھا ہوا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ یہاں پر یہ ہوتا ہے، جنابِ سپیکر! کہ جب بھی اس ملک کے اندر اس عوام کی بات کرنے کے لیے کوئی back benches سے کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے تو بہت سارے لوگوں کو میری آج کی speech سے شاید بہت دکھ بھی پہنچے، لیکن میں ان سے معذرت چاہتا ہوں کہ میرے جذبات اس وقت اس قدر شدید ہیں کہ میں ان پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ سر، یہ کیا طریقہ ہے کہ میری constituency کے اندر یہ واقعہ ہوتا ہے اور میں شاید تین دن تک سویا نہیں اور واقعے کے فوراً بعد میں hospital کے اندر پہنچتا ہوں، لیکن یہاں پر بہت بڑی بڑی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن اصل چیز یہ ہے کہ ہم بحیثیتِ قوم بے حس ہو چکے ہیں۔

جنابِ سپیکر! یہ ایسا واقعہ تھا جس میں ایک ننھے سات سال کے بچے سے لے کر 80 سال کے بزرگ تک، ان 32 لوگوں میں وہ لوگ شہید ہوئے ہیں، ہر عمر کے۔ یہاں پر باتیں ہوتی ہیں، یہاں پر ہمارے اپوزیشن لیڈر اچکزئی صاحب نے بھی بات کی، خواجہ آصف صاحب نے بھی بات کی، راجہ پرویز اشرف صاحب بھی میرے لیے یہ سب قابلِ احترام ہیں۔ ہمارے یہ بزرگ ہیں، اور یہ وہ بزرگ سیاستدان ہیں کہ جن کو شاید ہم نے ہوش سنبھالا تو

اس پارلیمنٹ کے اندر دیکھا۔اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور زندگی دے۔ لیکن ہر بار یہی لوگ front benches سے اٹھتے ہیں،اور ہمیں یہی بتایا جاتا ہے کہ آئیں بیٹھیں، کریں، آئیں بیٹھیں، کریں۔ کیا کریں؟ کہ آپ بیٹھ نہیں سکتے،اور اس ملک کی غریب عوام مری جا رہی ہے۔ کراچی سے لے کر خیبر تک، جس طرف دیکھیں یہی حال ہے۔ جنابِ سپیکر! یہاں پر بات ہوئی دہشت گردی کا ہم آلہ کار بنے امریکہ کے، کسی نے کہا پتہ نہیں کس ملک سے یہ شروع ہوئی، کیسے یہاں پر آئی۔ جنابِ سپیکر! اس ملک میں دہشت گردی پاکستان بننے کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی۔ سب سے پہلے اس ملک کے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا، لیاقت باغ کے اندر۔ تو اس وقت بھی کوئی کچھ نہیں کر سکا۔ پھر ستر سال گزرنے کے بعد بھی آج تک اس قوم کو یہ نہیں پتا چل سکا کہ اس ملک کے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کو کس دہشت گرد نے شہید کیا تھا۔اس کے بعد اس ملک کی ایک اور وزیرِ اعظم 2007 میں شہید کی جاتی ہے۔ لیکن آج دن تک پاکستان کی عوام کو یہ نہیں پتا چل سکا کہ ہمارے اتنے بڑے لیڈرز کو شہید کس نے کیا، کس نے دہشت گردی کی، وہ کون لوگ تھے دہشت گرد؟ اور یہاں پر آج بات ہوتی ہے اس پارلیمنٹ کے اندر ان غریب لوگوں کی، جن کو کیڑے اور مکوڑے سمجھا جاتا ہے۔ جنابِ سپیکر! یہ دہشت گردی کا جو واقعہ تھا اور یہ کہہ دیا جاتا ہے۔

جب بھی دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے۔ جنابِ سپیکر! ایک بات کہی جاتی ہے کہ اس نے افغانستان سے ٹریننگ لی ہے۔اس کا جواب ہونا چاہیئے۔ آج اگر اس ملک کا capital Islamabad محفوظ نہیں تو دور دراز کوئٹہ کے علاقے کیسے محفوظ ہوں گے؟ کے پی کے علاقے کیسے محفوظ ہوں گے؟ جناب سپیکر! یہ باتیں کرنے کی نہیں ہیں۔ آج بالکل سچی بات کہی یہاں پر خواجہ آصف صاحب نے اور وہ سچ کیا تھا کہ یہاں پر جب ہم کسی بھی، سپیکر صاحب مجھے روکیے گا نہیں،

**جناب ڈپٹی سپیکر:** پلیز، وائنڈ اپ کریں۔ پلیز۔

**راجہ خرم شہزاد نواز:** جتنا آپ نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو موقع دیا ہے اتنا ہی مجھے بھی ٹائم دے دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آپ وائنڈ اپ کریں۔

**راجہ خرم شہزاد نواز:** میں کیوں وائنڈ اپ کروں، جناب سپیکر! یہ میرے حلقے کی بات ہے۔ میرے لوگ مجھے دیکھتے ہیں، میرے لوگ مجھ سے سوالات کرتے ہیں، میرے وہ زخمی جو آج ہسپتالوں کے اندر پڑے ہوئے ہیں، وہ مجھ سے جواب مانگتے ہیں۔ مجھے بات کرنے دیجیئے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** طارق فضل چوہدری صاحب۔ آپ بولنا چاہ رہے ہیں، شہزاد صاحب ایک منٹ میں ختم کریں۔ آٹھ منٹ بات کی ہے۔

**راجہ خرم شہزاد نواز:** جناب سپیکر! ویسے آپ خود عوامی نمائندے ہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ہم چاہتے ہیں کہ سب کو موقع ملے۔

**راجہ خرم شہزاد نواز:** میں اپنے تمام political جو ہمارے بزرگ ہیں، جتنے بھی لیڈرز ہیں، میں آپ لوگوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں کہ آپ صرف پارلیمنٹ کے اندر یہ بات نہ کیا کریں۔ آپ سارے لوگ بیٹھیں اور دہشت گردی کے مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔ جناب سپیکر! میں Floor of the House پر اور ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جناب سپیکر! ہم سنتے تھے کہ دور دراز بھتے کی پرچیاں آیا کرتی تھیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** مستی خیل صاحب، پلیز ٹائم کی پابندی کیجئے گا۔

**جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل:** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (عربی) شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا، اور ایک بڑے important issue پر discussion جاری ہے۔ دل کی اتھاہ گہرائی سے نہ صرف ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، چاہے وہ بلوچستان میں واقعات ہوئے ہوں یا چاہے اسلام آباد میں ہوئے ہوں۔ ان کے لیے مجھے الفاظ نہیں مل رہے۔ جتنی بھی اس کی مذمت کی جائے، وہ کم ہے۔ ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ یہ دہشت گردی نہ اسلام میں جائز ہے۔ اس لیے کسی نے کیا خوب کہا کہ دہشت گرد کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے، نہ کوئی نظریہ ہوتا ہے، نہ کوئی جماعت، نہ کوئی فرقہ ہوتا ہے۔ دہشت گرد، دہشت گرد ہوتا ہے۔ اس کی سرپوری اسلامی history ہے۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید اس کے بارے میں سر بڑا واضح اور دوٹوک حکم ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی اس کے بارے میں بڑے واضح احکامات ہیں، احادیث میں بھی، اور جو ہمارے بزرگان گزرے ہیں، ان کی بھی اس کے بارے میں واضح ہدایات ہیں۔ کیونکہ قرآنِ مجید میں آتا ہے کہ ایک شخص کا قتل پوری کائنات کا قتل ہے۔ یہ سورۃ المائدہ کی آیت سر 32 ہے، جس میں اللہ فرماتا ہے کہ جس نے ایک بے گناہ انسان کو قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے ایک جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا۔ اس طرح قرآن کی مجید کی ایک اور آیت ہے سورۃ القصص آیت نمبر 77 اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ بے شک اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اسی سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے کہ، مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

سر! حضرت علی کرم اللہ وجہ کا قول مبارک بھی ہے کہ اگر آپ تلوار سے کسی کو کاٹ دیں گے وہ تو قبول ہے۔ لیکن اگر ہم ظلم کے خلاف، جبر کے خلاف، فسطائیت کے خلاف اور دہشت گردی کے خلاف خاموش ہیں تو وہ معافی نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! پاکستان کے اندر یہ جو بلی اور چوہے کا جو کھیل کھیلا جا رہا ہے، اور یہ جو ہمارے حکمران ہیں جو Gorbachev بن کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کیوں دیکھ رہے ہیں؟ بچے شہید ہو رہے ہیں، جناب سپیکر! مائیں وہ لاشیں اٹھا اٹھا کے تنگ آگئی ہیں۔ یہ کبھی کسی پہ انگلی اٹھاتے ہیں، کبھی کسی پہ انگلی اٹھاتے ہیں۔

میری جناب سپیکر! آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ اس کے بارے میں فوری طور پہ پارلیمنٹ کا in House Session بلایا جائے all parties conference بلائی جائے اور دہشت گردی کے ناسور کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کے لیے سر جو National Action Plan بنایا گیا تھا، اس کو حقیقی معنوں میں، نئے انداز میں implement کروائیں۔ اس کی جو بھی خامیاں ہیں اس پر عمل درآمد کرائیں۔

جناب سپیکر! یہ آئے روز ہم سنتے آرہے ہیں اتنی لمبی speeches ہوئی ہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ wind up کریں مستی خیل صاحب پلیز۔ مائیک کھولیں۔

**جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل:** سر اتنی لمبی speeches ہوئی ہیں، ہم بھی پھر senior Parliamentarian ہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** wind up کریں پلیز۔

**جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل:** ہمارا بھی سر حق بنتا ہے۔ عوام نے ہمیں اس لیے۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آپ ہی کے ممبران ہیں، آپ ہی کے Benches پہ ہیں۔

**جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل:** شاہ صاحب اس لیے ہم یہاں آئے ہیں۔ اگر ہماری deliberations سے کوئی ملک اور قوم کا فائدہ یہ اچھی بات ہے۔ ہم اس پوائنٹ پہ سر پاکستان کے لیے اکٹھے ہیں۔ ہم جان دے دیں گے، بچے قربان کر دیں گے، سیاست قربان کر دیں گے۔ لیکن پاکستان پہ پاکستان کی وحدت پہ اور پاکستان کی سالمیت پہ ان شاءاللہ آنچ نہیں آنے دیں گے سر۔ بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ۔ محترمہ فرخ خان صاحبہ Kindly brief۔

**محترمہ فرخ خان:** سپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ۔ ترلائی کے علاقے میں مسجد خدیجہ الکبریٰ پہ جو حملہ ہوا ہے، جو دل خراش سانحہ ہوا ہے وہ میں سمجھتی ہوں کہ انسانیت کے سینے میں خنجر گھونپا ہے۔

ایک عورت ہونے کے ناطے، میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آج بے شمار گھروں میں قیامت برپا ہے، کسی کا لال، کسی کا شوہر، کسی کا بیٹا، کسی کا باپ ان سے جدا ہو گیا ہے۔ وہ بے گناہ نمازی اور معصوم بچے جو کپڑے صاف ستھرے پہن کے نماز کے لیے جا رہے تھے، ان ظالموں نے نماز کے دوران ہی ان کو گولیوں اور دھماکوں سے خون سے لتھڑا کر دیا۔

سپیکر صاحب! کئی لوگ اس اندوہناک واقعہ پہ اللہ کو پیارے ہو گئے لیکن وہ افراد بھی ہیں جو اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

وہ بچے بھی ہیں جو وقت سے پہلے ہی اپنے گھروں سے جدا ہو گئے اور جو زندہ بچ گئے ہیں وہ ساری عمر اسی خوف میں رہیں گے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا؟

میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہمارے دشمنوں کی سازش ہے۔ وہ دشمن جو ہماری سرحدوں کے پار ہیں، وہ دشمن انسان ہیں اور خود کش حملہ آوروں کے ہاتھوں میں ڈالر تھما کر ان کے بچوں خریدتے ہیں۔ وہ دشمن جو ہیں وہ اپنے بچوں کو آگے نہیں بھیجتے، وہ دوسرے کے بچوں کے ذہن میں ایک غلط قسم کی تربیت ڈال کے اور ان کو خود کش کے حوالے سے آگے بھیج دیتا ہے۔ ان بچوں کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان کو کہاں بھیجا جا رہا ہے؟ کس لیے بھیجا جا رہا ہے؟ .It is just because of the reason, they are poisoned with all the ideas کہ تم جنت میں جاؤ گے تمہیں اتنا ہی ملے گا۔

میں سمجھتی ہوں کہ اس دنیا میں تو شاید ان کو بدلہ ملے نہ ملے لیکن آخرت میں ان کا بہت برا حال ہو گا۔

ہمیں بحیثیت پاکستانی قوم کے اس عزم کا ارادہ کرنا چاہیئے کہ ہم دہشتگردی، انتہا پسندی، بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلنے والوں کے لیے اس کے خلاف متحد ہیں۔

پروردگار شہداء کے درجات کو بلند کرے، زخمیوں کو مکمل شفا دے اور ان کے اہل وعیال کو صبر جمیل عطا کرے اور ہم سب کو حق کے ساتھ کھڑا ہونے کی طاقت دے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ۔ نثار احمد صاحب۔ میں ان کو بول چکا ہوں۔ جی۔

**جناب نثار احمد:** بہت بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ٹائم کی پابندی کیجیئے گا۔

**جناب نثار احمد:** جی سر، میں بالکل۔ سر! میں دو چار باتیں کروں گا اور بڑی important باتیں کروں گا۔

سر! میں سانحہ اسلام آباد کے اوپر اظہار افسوس کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ جب سے سیاست میں آیا ہوں ہمارے پاس افسوس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ہم نے ہمیشہ افسوس کیا اور پھر چلتے بنے۔ جس کا نتیجہ آج تک نہیں مل سکا اور ہم کسی کو قصوروار نہ ٹھہرائیں۔

میں جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہوں گا ہم اس ایوان میں سے قصوروار نکلتے ہیں۔

میں جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! آج اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر ان اللہ کے ناموں کے نیچے، قائداعظم محمد علی جناح صاحب کی تصویر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بزرگ خواجہ آصف صاحب سے ایک بات سیکھتے ہوئے اس ایوان سے ایک معافی میں بھی مانگتا ہوں۔

2002ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کا mandate نہ چھینا جاتا، patriot نہ بنتی۔ تو یقیناً یہ دہشت گردی پاکستان میں نہ پنپتی۔ وہ بنیاد تھی جو ہم نے رکھی اور جس کا نتیجہ آج تک ہم بھگت رہے ہیں۔ لیکن افسوس سر! کہ اس وقت وہاں پر بیٹھے ہوئے حمایتی یافتہ تھے یہاں پر بیٹھے مخالفت کرتے تھے اور بعد میں جو مخالفت کرتے تھے انہوں نے بھی اس دہشت گردی میں اپنا حصہ ڈالا کوئی پیچھے نہیں ہٹا۔

خواجہ آصف صاحب کی باتیں سن کر آج بہت خوشی ہوئی۔ تو پھر ہم لڑ کیوں رہے ہیں کہ ہماری جنگ نہیں ہے؟ اگر ماضی میں سیاستدانوں نے غلطی کی۔ تو کیا آج سیاستدان غلطی تو نہیں کر رہا؟ کیا یہ جنگ ہم پر جو مسلط ہوئی ہے یا جو دہشت گردی کا ہم سامنا کر رہے ہیں کیا یہ پھر اس غلطی کا نتیجہ تو نہیں ہے جو ماضی میں کی اور آج ہم کر رہے ہوں۔

میں تو سن کر حیران ہوں کہ وزیر دفاع کو دھمکیاں مل رہی ہیں، راجہ صاحب جو یہاں پر speech کر کے گئے ہیں وہ Standing Committee on Interior کے چیئرمین ہیں۔ اگر ان کو دھمکیاں مل رہی ہیں تو پھر محفوظ کون ہے؟ کوئی محفوظ نہیں ہے۔

میرا خیال ہے کہ جناب سپیکر! ہم نے اور اپنا جو عہد لیا ہے اس ایوان میں کھڑے ہو کر کہ ہم اس ملک کے آئین اور قانون کے وفادار رہیں گے۔ اگر ہم اس کے پابند ہو جائیں تو میرا خیال ہے کہ وہ دن دور نہیں پاکستان پر دہشت گردی پہ قابو پایا جا سکتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پاکستان کو دن دگنی رات چگنی ترقی نصیب عطا فرمائے۔ بہت بہت شکریہ سر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آمین۔ جی، سحر کامران صاحبہ۔ ٹائم کی پابندی کیجئے گا پلیز۔

**محترمہ سحر کامران:** بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب! جو 6 فروری کو افسوسناک واقعہ ہوا، suicide attack ہوا امام بارگاہ پہ یقیناً وہ ہمارے لیے alarm bells ring کر رہا ہے۔ یہ ایک high opener ہے ایسے وقت میں جبکہ غیر ملکی مہمان یہاں موجود تھے، ایک ایسے وقت میں جب ہم ابھی بلوچستان کے صدمے سے جو وہاں پہ دہشتگردی کا واقعہ ہوا اس سے باہر نہیں نکلے تھے اور اس سے پہلے نومبر 2025 میں اسلام آباد میں ایک اور suicide attack ہو چکا تھا اور متواتر اس قسم کے واقعات کا ہونا یقیناً بہت ہی تشویش کا باعث ہے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ دہشت گرد تنظیمیں، آج ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ these are the faceless enemies ہمارے سامنے نام آتے ہیں، پہلے ٹی ٹی پی کی بات ہوتی تھی، پھر بی ایل اے کی بات ہوتی تھی، اب داعش کا ذکر سامنے آگیا۔ یہ جو دہشت گرد تنظیمیں exist کر رہی ہیں۔ یہ کہاں سے ان کو support مل رہی ہے؟ یہ بھی ہمارے علم میں ہے۔

Ajit Doval جو انڈیا کا security advisor ہے اس کو ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری extension اسی لیے ملتی ہے کہ اس کی یہ حکمت عملی تھی کہ پاکستان کے اندر کس طریقے سے عدم استحکام پھیلایا جائے؟ کس طریقے سے دہشت گردی کو فروخت کیا جائے؟ پھر ہم نے دیکھا Kulbhushan Jadhav بھی گرفتار ہوا۔ لیکن اس کے باوجود ہم ان کے راستے بند کرنے میں ناکام ہوئے۔ اس کی وجہ یہ کہ sympathizes موجود ہیں۔ Sympathizes ہماری ہی communities میں موجود ہیں۔ جب دہشت گردوں کے خلاف کوئی کارروائی ہوتی ہے تو وہ ان کے لیے ہمدردانہ sentiments رکھتے ہیں۔

تو دہشت گردی کے خلاف کارروائی کے لیے بہت ضروری ہے کہ absolute clarity ہو، ایک فیصلہ کن موقف ہو اور اس کے لیے definitely یہ ایوان ایک بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے، جیسے اِس سے پہلے National Action Plan میں ہوا تھا، بالکل درست ہم نے دہشت گردی کے واقعات میں بہت سے معصوم لوگوں کی شہادتیں دیکھیں، اپنی security forces کی شہادتیں دیکھیں، افواج پاکستان کی شہادتیں دیکھیں لیکن ہم اِن شہادتوں پر دومنٹ بات کر کے اور کچھ Resolutions pass کر کے اپنے آپ کو ذمہ داری سے باہر نہیں کر سکتے اور اِس سے ہماری ذمہ داریاں ختم نہیں ہوتیں۔ ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اُن sympathisers کا جو narrative ہے اُس کے لئے ایک effective counter narrative، ایک counter terrorism strategy ضرور بنائیں تاکہ اُن کو موقع نہ ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر! میں ایک اہم بات کرنا چاہوں گی، ابھی CNN کی ایک رپورٹ آئی تھی جس میں انہوں نے بتایا کہ امریکہ جو افغانستان میں اپنا اسلحہ چھوڑ گیا تھا وہ آج پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ تو یہ ہمارے سامنے ہے، یہ رپورٹ ہم نے نہیں دی، یہ تحقیقاتی رپورٹ CNN نے ہمارے سامنے رکھی ہے، تو ہمیں یہ پتہ لگ رہا ہے کہ دہشت گردی کے links کہاں سے ملتے ہیں اور کہاں سے دہشت گردی کی کارروائیاں ہوتی ہیں تو ہم بجائے کہ اسے آپس میں اختلافات کی نذر کریں، ہمیں ایک موقف اپنانا چاہیئے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ۔ اقبال آفریدی صاحب۔

**جناب محمد اقبال خان:** جناب سپیکر! شکریہ۔

یقین کریں کس پر یقین کیا ہے
مجھے پتہ ہے کہ ہماری آستیں میں کیا ہے

جناب سپیکر! امام بارگاہ میں ہونے والا خودکش حملہ قابل افسوس اور قابل مذمت ہے۔ ہم جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ اس پاکستان کو اپنا گھر کیوں نہیں سمجھتے؟ اس میں بسنے والے یہ شہری، اس کو بھائی، باپ اور بچے کیوں نہیں سمجھتے۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہم نے لاشیں اٹھائی ہیں للذا میری تجویز یہ ہے کہ ایک سال کے لئے پاکستان میں کہیں بھی rehabilitation, new construction اور غیر اہم منصوبے جو commission کیلئے لاتے ہیں اُن کو ترک کر کے ایک security mechanism بنائیں تا کہ عوام تو secure ہو اور یہاں پر امن ہو۔ للذا ہم جس طرف سے گزر رہے ہیں، چوہدری صاحب میں نے پہلے بھی عرض کی، میں تو عمران کی صحت پر بھی بات کروں گا، جس طرح یہ دہشت گردی ہو رہی ہے، طبّی دہشت گردی بھی ہوئی ہے میں اس پر بھی بات کروں گا لیکن چوہدری صاحب میری تجویز یہ ہے جو فاٹا یا خیبر کے متاثرین کے حوالے سے ہے، ان کو وفاقی حکومت own نہیں کرتی ہے، جرگہ غائب ہو گیا، متاثرین برفوں میں پڑے ہیں، وہاں پر نہ ان کیلئے camp ہیں، نہ ان کیلئے راشن ہے اور نہ IDP status ہے۔

جناب سپیکر! خدارا، اب یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ ان غریبوں کو، جو مائیں، بچے اور بیٹیاں وہاں پر کھلے آسمان تلے بیٹھے ہیں ان کیلئے relief مل سکے۔ دوسری بات یہ دہشت گردی کیوں آتی ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آخری بات۔

**جناب محمد اقبال خان:** دہشت گردی کیوں آتی ہے؟ ڈالروں کے لالچ سے۔ دہشت گردی کیوں آتی ہے؟ ناانصافی سے۔ دہشت گردی کیوں آتی ہے؟ نااہلی سے۔ جناب سپیکر! میں عمران خان کے حوالے سے، جو وہاں پر طبّی دہشت گردی ہو رہی ہے اس کی کھلم کھلا۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ، طارق فضل چوہدری صاحب۔

(مداخلت)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آپ کو موقع دیا۔

**جناب طارق فضل چوہدری:** جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

(مداخلت)

**جناب طارق فضل چوہدری:** اب وہ بات ہو گئی ہے جو آپ نے حکم کی تھی۔

(مداخلت)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آپ بولیں۔

**جناب طارق فضل چوہدری:** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو honourable Members نے کی ہیں اور بحیثیت Federal Government Minister میرا یہ فرض ہے کہ میں مختصر ترین اُن کی چند چیزوں کو clear کر دوں، سب سے پہلے جو آخری بات ہمارے honourable Member اقبال آفریدی صاحب نے ابھی فاٹا کے حوالے سے کی ہے، میں صرف جو چند نکات اٹھائے گئے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے اُن کا مختصر جواب دینا چاہ رہا ہوں، میں اپنی طرف سے کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا کیونکہ اجلاس کے شروع میں میں نے جو سارے sequence تھے اور جو tragedy ہوئی ہے اس کے حوالے سے facts بتائے ہیں۔

سر! انہوں نے تیراہ کے عوام کا جو مسئلہ اجاگر کیا ہے، اُس میں بڑی clarity کے ساتھ گورنمنٹ کی طرف سے یہ بات آچکی ہے کہ تیراہ کی عوام کو نہ تو فوج نے، نہ فیڈرل گورنمنٹ کے کسی ادارے نے وہاں سے ہجرت کیلئے کہا تھا، یہ ان کی سالہا سال سے ایک پرانی practice ہے اور ان کی خواہش تھی کہ وہاں پر جو دہشت گرد موجود ہیں، جب برف باری کے دنوں میں تیراہ کے عوام وہاں سے ہجرت کریں تو اُن کے خلاف آپریشن کیا جائے اور وہاں سے دہشت گردوں کا خاتمہ ہو اور وہ وہ علاقہ چھوڑیں۔ اِس لئے وہ آپریشن اور وہ بھی intelligence based operation ہو، وہاں پر اس طرح توپوں اور ٹینکوں کی مدد سے کوئی آپریشن نہ تو ہو رہا ہے اور نہ وہ plan میں تھا اور نہ وہاں پر فوج کی کوئی extra movement ہے۔ انہوں نے جو بات کی کہ فاٹا کے عوام جو ہیں وہ۔۔۔۔

(مداخلت)

**جناب طارق فضل چوہدری:** آفریدی صاحب میں تھوڑی سی بات مکمل کر لوں، میں آپ کو ایک اور بڑی زبردست تجویز دے رہا ہوں۔ اگر صوبائی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ یہ تیراہ کا مسئلہ ہو، وہاں پر یہ ناکام ہیں، فاٹا کے اندر law and order کی صورتحال اِن سے قابو نہیں ہو رہی، جناب سپیکر! آپ کو یاد ہے کہ فاٹا Federally Administered Tribal Area کہلاتا ہے۔ آج میں KP کی صوبائی حکومت کو اپنی طرف سے یہ offer کرتا ہوں کہ اگر آپ سے سابقہ فاٹا کے معاملات نہیں سنبھالے جا رہے تو اٹھائیسویں ترمیم کے ذریعے وفاق فاٹا کو دوبارہ اپنے زیرِ انتظام لینے کے لئے بالکل تیار ہے اور اس کے بعد ان شاءاللہ جو وہاں پر دہشت گردی کے معاملات ہیں اِن پر control کی بات ہو، lawlessness کی بات

ہو تو پھر آپ کو گلہ نہیں ہو گا چونکہ اس وقت آپ کی صوبائی حکومت فاٹا کے معاملات کو سنبھالنے میں مکمل طور پر ناکام ہے۔ وفاقی حکومت againایک amendment کر کے فاٹا کو وفاقی حکومت کے زیرِ انتظام لانے کیلئے بالکل تیار ہے انشاءاللہ۔ ایک تو یہ تجویز تھی۔

جناب سپیکر! اسلام آباد میں جو ناخوشگوار واقعہ ہوا، چونکہ یہ 10 سال میرا حلقہ رہا اور ابھی بھی میرے حلقے کی boundary سے بالکل متصل ہے، یہ میرا اپنا علاقہ ہے، آپ یہ کہیں کہ میرا تعلق اس گاؤں سے ہے، اس علاقے سے ہے، یہ انتہائی پر امن علاقہ ہے اور اسلام آباد کا مضافاتی علاقہ ہے۔ جہاں تک honourable Members نے دھماکہ ہونے کے بعد کے انتظامات پر بات کی تو میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ہماری سو فیصد کوشش رہی کہ وہاں پر جو امدادی سرگرمیاں تھیں first aid ہو، ambulances ہو، پولیس ہو، law enforcing agencies، ہماری forensic experts وہ سب گئے اور ہسپتالوں کے اندر emergency نافذ کر کے جو بھی ایک انسان کے بس میں ہو سکتا ہے، Doctors تھے، Nurses تھیں، Paramedics تھیں، وہ تمام سہولیات دی گئیں لیکن ظاہر ہے یہ اُن کے زخموں کا ازالہ نہیں ہے۔ یہ اُن کے دکھوں کا مداوا نہیں ہے، وہ ہمارا فرض تھا وہ ہم نے کیا اور اس کے بعد اُسی رات چونکہ جیسے میں نے پہلے بتایا، یہ ہمارا علاقہ ہے، رات کو ہم نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

اگلے دن مسجد خدیجہ الکبریٰ میں جہاں یہ واقعہ ہوا اُس سے متصل ترلائی گاؤں میں 10 جنازے اجتماعی طور پر پڑھے گئے، اُس میں، میں نے بھی شرکت کی، ہمارے دوسرے وزراء بھی تھے، حج Minister اور پھر ہمارے MNAs بھی موجود تھے۔ جناب سپیکر! وہ مناظر الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے تو جب ایک کے بعد ایک جنازہ وہاں پر آیا۔ جس آخری شہید کا جنازہ آیا اُس بچے کی عمر 7 سال تھی۔ میرا خیال ہے وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ، بالکل اس بات سے قطع نظر کہ کس کا تعلق کس مسلک اور کس علاقے سے ہے، لوگ وہاں پر تھے۔ ایک جنازے کا اعلان 10 بجے کا تھا لیکن چونکہ جنازے زیادہ تھے، ایک کے بعد ایک جنازہ آ رہا تھا تو ہم نے جنازہ تقریباً سوا 11 بجے پڑھا، وہ سوا گھنٹہ سب کھڑے رہے، سب نے انتظار کیا اور وہاں پر سوائے رونے اور سسکیوں کے کوئی اور بات نہیں تھی۔ خاص طور پر جو آخری جنازہ جس کا میں نے کہا کہ معصوم بچے کا تھا، اس کی تصویر بھی معصوم شہید کے جنازے کے ساتھ آئی، وہ مناظر بیان کرنا بہت مشکل ہے لیکن میں اس سلسلے میں یہ ضرور کہوں گا کہ آج اللہ تعالیٰ نے ایک تو قوم کو، ہمارے اسلام آباد کے residents کو اور بالخصوص اُس علاقے کے عوام کو حوصلہ دیا کہ انہوں نے صبر و شکر کے ساتھ اس صدمے کو برداشت بھی کیا اور اس سانحے کو ہمارا دشمن جو رنگ دینا چاہ رہا تھا اس سانحہ کو کہ یہ کوئی مسلک کا مسئلہ ہے اور یہ کسی ایک مسلک کے خلاف حملہ ہے۔ انہوں نے اس کو condemned کیا اور جو اس مسجد کے متہم ہیں جناب بشارت التمیمی صاحب نے مجھے گلے لگا کر روتے ہوئے یہ بات کہی کہ یہ سازش اسلام کے خلاف ہے پاکستان کے خلاف ہے اور ہم اپنے ملک کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم اپنے اتحاد کو تار تار نہیں ہونے دیں گے جو دشمنوں کا plan ہے۔ جناب سپیکر! یہ وہ جذبہ تھا جو اس ایوان کو بتانا ضروری تھا۔ آخری بات کر رہا ہوں overall ملک میں terrorism کے حوالے سے اور ہمیں بالکل اس بات کا اندازہ ہے کہ یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ لیکن خواجہ آصف صاحب نے آج بڑی بے لاگ اور clear بات کی ہے اور میں اس کے اوپر اپوزیشن کو دیکھتا رہا کیونکہ اس کی اکثر باتوں پر وہ بھی ڈیسک بجا رہے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جو بات کی ہے وہ ہر پاکستانی کے دل کے قریب تھی۔ جناب سپیکر! وہ National Action Plan ہو یا موجودہ challenges میں مزید بھی ایک قدم آگے بڑھ کر دہشت گردی کے خاتمے کے لیے جو لڑنا ہے اس کے لیے ہمیں ہم آواز ہونا ہے۔ آج یہ کہیں کہ دہشت گرد کا خاتمہ بھی ضروری ہے لیکن مگر اور اگر کی گنجائش نہیں ہے۔ اب صرف دہشت

گردی کا خاتمہ ہے اور جس نے ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہیں وہ دہشت گرد ہے اس میں کوئی اگر مگر نہیں ہے۔ کون اور کب دہشت گردوں کو لایا؟ کب یہ آئے ؟ کب ان کو بسایا گیا؟ اب اس بحث سے اوپر جا کر اکٹھے ہو کر یہاں سے جو پیغام جانا چاہیئے وہ unity کا جانا چاہیئے۔ آج border کی بات ہوئی ہے دیکھیں ہماری افواج اور law enforcement agencies کے جوان اور آفسران کس طرح اپنے سینوں کے اوپر گولیاں سہہ رہے ہیں شہادتیں دے رہے ہیں پاکستان کو محفوظ بنانے کے لیے۔ یہ ہمارا ملک ہے اور اس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ جو جس جگہ ہے چھوڑ دیں آپس کے اختلافات بڑی خوبصورت بات خواجہ آصف صاحب نے کی ہے کہ وابستگیاں ہیں political affiliations ہیں سارا کچھ ہے لیکن پاکستان سب سے پہلے اس کی حفاظت سب سے پہلے۔ یہ جذبہ ہو گا تو ان شاءاللہ تعالیٰ پاکستان سے دہشت گردی کا خاتمہ ہو گا اور یہ ملک اس امن اور اس ترقی کی جانب بڑھے گا جو اس ملک کا مقدر ہے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

## STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

## INCOME TAX PAYABLE BY TEACHERS AND RESEARCHERS

**†18. *Ms. Shahida Rehmani:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) the income tax payable by a full time Teacher and Researcher employed in a non-profit educating or research institution was retrospectively reduced to 25% with effect from first day of July, 2022 in the Finance Act, 2025;*

*(b) whether it is a fact that 100% income tax of the above said Teachers and Researchers was deducted during Financial Year 2024-25; if so, the details thereof; and*

*(c) the time by which amounts equivalent to 25% exemptions be returned to the above said employees?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb):** (a) As per clause (3A) of Part III of the Second Schedule to the Income Tax Ordinance, 2001, inserted through the Finance Act, 2025, the 25% rebate on income tax payable by full-time teachers and researchers employed in non-profit educational or research institutions is deemed to have remained in force from 1st July, 2022 to 30th June, 2025 and ended to be available thereafter.

Accordingly, for the tax year 2026 (financial year 2025-26), all withholding agents are required to deduct income tax from the salaries of teachers and researchers in accordance with the Income Tax Ordinance, 2001, by applying the prescribed salary tax slabs applicable to individuals, in the same manner as for other salaried taxpayers.

---

*†(Question Hour were suspended, the Starred Questions were treated as Unstarred and placed on the Table of the House.)*

(b) Not correct.

Large number of teachers and researchers have claimed the rebate throughout Pakistan during the year 2024-25.

To support the contention, AGPR alone has allowed tax rebate amounting to **Rs. 6.9 billion from 953,080 taxpayers** during the financial year 2024-25. It is pertinent to mention here that AGPR disburse salaries to the Federal Government employees working in Federal capital and the provinces and hence allowed the rebate in the above-mentioned cases. The figures do not include teachers and researchers employed in provincial public-sector institutions or in private-sector educational and research institutions.

In view of the foregoing, presumption regarding deduction of 100% income tax from the salaries of teachers and researchers during the financial year 2024-25 does not appear to be supported by the data available with the Federal Board of Revenue (FBR).

(c) All refundable amounts declared through income tax returns are processed upon receipt of the prescribed applications, in accordance with the procedure laid down in the law. All such applications are processed within the stipulated legal time limits.

Regarding refunds in the cases where rebate has not been claimed, it is submitted that claiming of refunds is a continuous activity and vary from person to person. The number of such cases in which refund has been claimed for the year 2024-25 (so far) is **170,330**. The remaining taxpayers may claim refunds of excess income tax deductions in due course, in accordance with the provisions of the law.

## MEASURES WERE INTRODUCED TO MEET COMMITMENTS MADE WITH IMF

**21. *Mr. Asif Khan:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether the recent fiscal and revenue measures were introduced to meet commitments made with the International Monetary Fund (IMF) under the ongoing programme; if so, the details thereof;*

(b) *what specific International Monetary Fund (IMF) conditions are required for immediate adjustments in taxation, subsidies, or expenditure controls and what fiscal outcomes the Government expects from these measures;*

(c) *whether any assessment was conducted to determine the impact of these IMF-linked actions on inflation, household purchasing power and the financial stability of businesses; if so, details thereof; and*

(d) *the steps being taken by the Ministry for long term reforms to strengthen public finances, broaden the tax base, improve compliance and reduce future dependences on IMF assistance?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb):** (a) The main commitment with IMF is to generate general government primary surplus of 1.6% of the GDP. The budget making is an inclusive, consultative and structured process, in which feedback from all concerned stakeholders were obtained and thereafter considered for incorporation in Finance Act. For this purpose, budget proposals are solicited from FBR's own field formations, different chambers of commerce and industries, trade bodies, government ministries and public at large. Budget meetings were also held as a part of this exercise. Due deliberations were conducted on budget proposals, their fiscal impact valuated and most appropriate were incorporated through Finance Act.

In addition to the foregoing, the Finance Bill was duly examined by the Standing Committees of the National Assembly and the Senate on Finance and Revenue. Both Standing Committees carried out a thorough scrutiny of each and every clause of the Finance Bill. It is pertinent to mention that, during the year under review, the Standing Committee of the National Assembly on Finance and Revenue formally presented the Finance Bill before the National Assembly, whereupon it was finally enacted in the form of the Finance Act, 2025.

The recent fiscal and revenue measures are primarily determined by the budgetary requirements of the country, including expenditure needs for debt servicing, defence, social protection, development priorities, and essential public services. Revenue measures are therefore designed

through the annual budget process to ensure fiscal balance and sustainability in line with national priorities.

These domestically determined fiscal efforts are consistent with, and reinforce, the broader macroeconomic framework agreed under the IMF-supported programme, which focuses on restoring stability and strengthening public finances. While the programme sets aggregate fiscal objectives, the choice, composition, and sequencing of revenue measures remain the sovereign prerogative of the Government of Pakistan, reflecting local economic conditions, distributional considerations, and administrative feasibility.

(b) Overall IMF conditions require controlling the Expenditures while safeguarding social protection spending. Specifically, Power subsidies will be contained at Rs 893 billion, 0.7 percent of GDP, reflecting the reduction in the target on Circular Debt accumulation. There are commitments of not allowing fuel subsidies and cross subsidies. Similarly, it has been committed by provinces not to give subsidies on electricity and gas bills. Additionally, the disbursement of subsidies and other expenditures is being carefully managed through a quarterly release strategy and austerity measures to achieve the Primary Surplus target set by the IMF.

The IMF-supported programme does not prescribe individual tax rates or specific fiscal measures. Instead, it focuses on aggregate fiscal outcomes, notably:

- Achieving and sustaining a primary surplus to reduce public debt over the medium term;
- Strengthening revenue mobilization to raise the tax-toGDP ratio;
- Containing non-priority expenditures while protecting social and development spending; and
- Improving the efficiency and credibility of fiscal policy

As outlined in the Memorandum of Economic and Financial Policies (MEFP), Pakistan has committed to maintaining a primary surplus of around 1.6-2.0 percent of GDP over the medium term, which is central to placing public debt on a declining trajectory and creating fiscal space for social protection, climate resilience, and growth-enhancing investments.

The Government expects these aggregate outcomes to contribute to macroeconomic stability, reduce financing pressures, increase revenue mobilization and enhance investor confidence.

(c) IMF actions at fiscal front are reviewed and concurred by all relevant stakeholders before finalization and publication in Memorandum of Economic and Financial Policies (MEFP) after second successful review of EFF programme, IMF and government inflation targets are aligned. Despite some short run inflationary disruptions after floods 2025, SBP is of the view that inflation will remain within target range of 5-7 percent in medium term. Inflationary pressures remained below target during Jul-Nov FY2026 keeping expectations well-anchored. The stable inflationary environment is considered pro business and growth friendly.

Moreover, in order to support purchasing power, BISP funding has been increased to Rs 716 billion, a 21 percent rise, to cushion low-income households against higher prices in Budget 2025-26 out of which Rs. 143.5 billion has been spent.

According to Foreign Investment Confidence Survey, November 2025 (OICCI), overall business confidence in Pakistan has significantly improved by 22% (up by 11%).

Furthermore, Moody's, Fitch, and the International Finance Corporation (IFC), Pakistan's economic outlook have revised positively, reflecting growing confidence in the country's macroeconomic stability and reform trajectory.

Many steps are being taken to ensure Fiscal Consolidation by the Federal Government for long term reforms to strengthen Public Finance, as follows:

1. Current expenditure is being reduced.
2. Federal Government is being Right-sized.
3. Stringent austerity measures.
4. Federal grants are being rationalized and SOE reforms implemented to reduce fiscal burden.
5. Privatization of SOEs. The Government is undertaking a comprehensive program of structural and institutional reforms to strengthen public finances, enhance domestic revenue

mobilization, and progressively reduce Pakistan's reliance on external financing, including IMF support. Central to this reform agenda is the modernization of tax administration and the formalization of economic activity through the Transformation Plan being implemented by the Federal Board of Revenue, alongside complementary reforms in public financial management and expenditure efficiency led by the Ministry of Finance.

(d) A key pillar of these reforms is the systematic use of third-party data and digital enforcement tools to broaden the tax base and improve compliance sustainably. Enhanced data integration with external sources, including identity, financial, transactional, and sectoral datasets, has enabled the identification of previously undocumented economic activity and high-probability potential taxpayers. This approach is complemented by simplified tax returns, sectoral digitization initiatives such as production monitoring, track-and-trace systems, POS integration, e-invoicing, and strengthened withholding oversight, all of which improve documentation, reduce discretion, and embed compliance into routine economic transactions rather than relying on episodic enforcement.

In parallel, the Government is pursuing medium-term institutional reforms to reduce dependence on ad hoc revenue measures. These include strengthening tax policy formulation capacity, rationalizing tax expenditures and exemptions, improving audit and enforcement credibility through legal and litigation reforms, and implementing performance-based management within revenue institutions. The creation of Tax Policy Unit (TPU) is a step towards achieving this object of strengthening the policy formulation capacity of the Government.

As reflected in commitments under the IMF program and the MEFP, sustained revenue mobilization anchored in structural reform, rather than temporary adjustments, is essential to raising the tax-to-GDP ratio over the medium term. Collectively, these measures are designed to place public finances on a more resilient footing, support development and social objectives, and gradually reduce Pakistan's dependence on external financial assistance by strengthening domestic fiscal capacity.

Further to reduce future dependencies on IMF assistance, it is submitted that measures being taken for fiscal consolidation and long-term public finance reforms will ultimately reduce reliance on IMF support in future.

## DETAILS OF AUDIT REPORTS PREPARED BY AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN

1. ***Dr. Nafisa Shah:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) the details of audit reports prepared by the Auditor General of Pakistan during the last three years;*

*(b) the details of total amount of financial irregularities, losses and misappropriations identified in these audit reports during the said period;*

*(c) the amount recovered, if any, on the basis of audit objections alongwith Ministry-wise details of recoveries made during the said period; and*

*(d) whether the Government has taken any measures to strengthen the audit system, improve transparency and ensure timely implementation of audit recommendations?*

Reply not received.

## KEY PROJECTS MANAGED BY MINISTRY DURING THE FISCAL YEAR

2. ***Syeda Shehla Raza:**

*Will the Minister for Economic Affairs be pleased to state:*

*(a) the key projects managed by the Ministry during the last fiscal year; and*

*(b) their current status, budget-utilization rates and their overall impact on economic development?*

**Minister for Economic Affair (Senator Ahad Khan Cheema):** (a) As per mandate assigned under the Rules of Business, 1973, Economic Affairs Division is responsible for assessment of requirements, programming and negotiations for external economic assistance from foreign governments and organizations. The assistance is in form of grants, loans, technical assistance.

As per its mandate, EAD is responsible for mobilizing external economic assistance from foreign governments and organizations, whereas management or implementation of the project is the responsibility of the respective line ministries, executing agencies, or implementing divisions.

Thus, EAD's role is linked to **facilitating external resource inflows** and ensuring compliance with international commitments, while the operational aspects of project management remain with the designated implementing authorities. This distinction is critical to avoid overlap of functions and to maintain efficiency in both resource mobilization and project execution.

In the last fiscal year 2024-25, financing agreements for 83 projects were signed by Economic Affairs Division with different Development partners. The details are annexed at Annex-A.

(b) The current status of 83 projects, with disbursement status is annexed at Annex-B.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library,)

## BALOCHISTAN KEY PRODUCTS INCLUDED IN EXPORT PROMOTION FRAMEWORK

3. ***Nawabzada Mir Jamal Khan Raisani:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that the Ministry included Balochistan's key products such as dates, grapes, apples and fishes in any export promotion framework?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** The Trade Development Authority of Pakistan (TDAP), has always included Baluchistan's companies and exporters in the Export Promotion Framework through capacity building, product development and export promotion activities. Details of Activities and participation from the Baluchistan are given as under

1. **Flagship Events and Exhibition Support (FoodAg Series and Other Exhibitions):** TDAP built a dedicated pavilion of 48 sq meters space for Baluchistan based companies from agriculture sector (Fruits & Vegetables) in FoodAg Manufacturing 2025 while Twenty nine (29) companies from Baluchistan were brought to Karachi to participate in FoofAg, 2025. In addition, at least one company from Baluchistan participated in each of Global Food Week, Abu Dhabi, 2025, 7th Jordan International Date Palm Festival, Jordan, 2025, Exhibition in Saudi Arabia 7th Feb 2025. Whereas four (4) companies from Baluchistan participated in Pak Iran business

delegation, three (3) companies in Pakistan-Uzbekistan PM Delegation - Feb 2025 and 2 companies of women entrepreneurs from Baluchistan participated in 12th Wexnet held in January 2025.

2. **Date Palm Sector Promotion:** 20 Baluchistan-based date producers participated in the 2nd Pakistan International Date Palm Show held from 16th —18th September 2025 at Expo Centre Karachi, providing exposure to domestic and international buyers and strengthening branding of Baluchistan's date varieties.

3. **Awareness, Capacity Building and SME Facilitation**: Conducted seventeen (17) workshops, seminars and webinars during FY 2023-25 on Good Agricultural Practices, post-harvest handling, value addition, packaging, quality compliance and export opportunities for dates, apples and grapes. In addition to this TDAP, through its Regional Office Quetta, organized awareness sessions on fisheries and meat processing opportunities in Baluchistan involving private sector meat and fish processing units, Quetta Chamber of Commerce & Industry, Fisheries Department and Livestock & Dairy Development Department, Government of Baluchistan. These initiatives particularly focused on export preparedness of small and medium enterprises (SMEs) and inclusion of women entrepreneurs engaged in processing, packaging and value-added agro-products.

4. **Sector Development and Field Assessments (Fisheries and Meat)**
TDAP conducted on-ground assessments of the fisheries and meat processing sectors in Baluchistan through field visits to Gwadar Fisheries Harbour, Pasni Fish Harbour and Jiwani coastal areas. Consultations were held with Gwadar Industrial Estate Development Authority (GIEDA) and Gwadar Chamber of Commerce & Industry. Key gaps identified included the need for rehabilitation of Pasni Fish Harbour, strengthening of cold-chain and certification facilities at Gwadar, and integration of seafood value chains to curb informal cross-border trade.

## EXPORT AND IMPORT FIGURES WITH CHINA, AFGHANISTAN AND BANGLADESH

4. ***Mr. Asif Khan:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state:*

*(a) the details of Pakistan's trade deficit with neighboring countries during the Fiscal Year 2025 and its comparison with the corresponding period last year;*

*(b) the specific export and import figures with major partners such as China, Afghanistan and Bangladesh; and*

*(c) the policy measures being taken by the Ministry to reverse the declining export trend, trade gap and to diversify markets to improve overall balance of trade?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** (a), (b) & (c) The details of Pakistan's trade deficit with its neighboring countries including China and India are as under:

| **Bilateral Trade with China** | | | | |
|---|---|---|---|---|
| **Year** | **Exports** | **Imports** | **Total Trade** | **Trade Deficit** |
| | | | | **Million USD** |
| **2023-24** | 2,560 | 14,512 | 17,072 | -11,952 |
| **2024-25** | 2,375 | 17,001 | 19,376 | -14,626 |
| | | | | Source: FBR/PRAL |

| **Bilateral Trade with India** | | | | |
|---|---|---|---|---|
| **Year** | **Exports** | **Imports** | **Total Trade** | **Trade Deficit** |
| | | | | **Million USD** |
| **2023-24** | 0.00 | 278.37 | 278.37 | -278.37 |
| **2024-25** | 0.00 | 295.49 | 295.49 | -295.49 |
| | | | | Source: FBR/PRAL |

- During FY 2024-25, Pakistan's trade deficit with China widened to USD 14.63 billion, up from USD 11.95 billion in FY 2023-24, mainly due to rising imports.

- Similarly, the trade deficit with India increased marginally to USD 295.49 million in FY 2024-25 from USD 278.35 million last year. Trade with India remains suspended with the exception: pharmaceutical products w.e.f. 09-08-2019.

| **Bilateral Trade with Bangladesh** | | | | |
|---|---|---|---|---|
| **Year** | **Exports** | **Imports** | **Total Trade** | **Trade Balance** |
| | | | | **Million USD** |
| **2023-24** | 666.516 | 56.55 | 723.066 | 609.966 |
| **2024-25** | 785.03 | 52.27 | 837.30 | 732.76 |
| | | | | Source: FBR/PRAL |

**China:**

The Ministry of Commerce (MOC) is undertaking a number of initiatives to reverse the declining export trend, bridge trade gap and improve overall balance of trade with China. A few key among these include the following:

- The MOC is engaged with China to improve its market access at par with ASEAN.
- 15 Protocols (agreements) for export of agri products have been signed with China of which the recently signed ones are for cooked beef, dairy, dried chilies, cherries, donkey hides and traditional Chinese medicine. A few others are in pipeline such as maize, dried fruits and nuts etc.
- Successful organization of B2B in China on PM's visit in June 2024 and in Aug-Sep 2025 promoting direct engagements and partnerships and yielding a large number of MoUs and JVs
- Strengthening of trade missions by 20 new posts of Trade Development Officers (TDOs) and Investment Officers (IOs) in China in 2024

- Visit of the Chinese expert delegation for experience sharing in areas of trade, investment and industry.
- Participation in the 7th CIIE (November 2024), Canton Fair (April-May 2025), and a National Pavilion.

**India:**

- Trade with India remains suspended with the exception: pharmaceutical products w.e.f. 09-08-2019.

**Bangladesh**:

Enhanced engagement with Bangladesh is among the other key policy measures being pursued by the Ministry of Commerce to diversify export markets and improve the overall balance of trade, as outlined below:

(a) The bilateral government-to-government (G2G) trade engagement has been revitalized after the change of government in Bangladesh.

(b) An MoU was signed between Pakistan and Bangladesh for the export of up to 200,000 MT rice per annum on a G-2-G basis, Pakistan has successfully exported 50,000 MT of white rice (Irri-6). A subsequent tranche of 50,000 MT was finalized on 14th December, 2025.

(c) Both sides established a Joint Working Group (JWG) on Trade, with the MoU signed during the Commerce Minister's August 2025 visit.

(d) The Joint Business Council (JBC) between FPCCI and FBCCI was renewed (Jan 2025); a Pakistan-Bangladesh Business Forum was held in Dhaka (April 2025).

(e) Since Jan 2025, multiple trade delegations (textiles, sports goods, pharmaceuticals, machinery, etc.) have visited Bangladesh, with more planned.

(f) MoU on Argri-trade between both the countries on a G2G basis is also being finalized.

**(A)**

The details of Pakistan's Bilateral Trade with neighboring and regional countries in USD (Million) is detailed below:

| Sr. # | Neighboring Countries | Fiscal Year | Exports | Import | Total Trade | Trade Balance |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1. | Afghanistan | 2024-25 | 1390.84 | 607.08 | 1997.93 | **783.76 (Trade Surplus)** |
| | | 2023-24 | 1064.67 | 538.77 | 1603.21 | 525.9 |
| 2. | Iran | 2024-25 | 0 * | 1155.71 | 1155.71 | **-1155.71 (Trade Deficit)** |
| | | 2023-24 | 0.02 | 946.91 | 946.93 | **-946.89 (Trade Deficit)** |
| 3. | Uzbekistan | 2024-25 | 79.50 | 26.02 | 105.41 | 53.59 |
| | | 2023-24 | 91.47 | 20.15 | 111.62 | 71.32 |
| 4. | Kazakhstan | 2024-25 | 170.82 | 1.68 | 172.50 | 170.14 |
| | | 2023-24 | 250.79 | 1.12 | 251.91 | 249.67 |
| 5. | Tajikistan | 2024-25 | 14.69 | 0.50 | 15.19 | 14.19 |
| | | 2023-24 | 25.99 | 3.16 | 29.15 | 22.83 |
| 6. | Turkmenistan | 2024-25 | 1.21 | 3.64 | 4.85 | **-2.43 (Trade Deficit)** |
| | | 2023-24 | 1.96 | 2.79 | 4.75 | **-0.83 (Trade Deficit)** |
| 7. | Kyrgyzstan | 2024-25 | 4.85 | 0.33 | 5.18 | 4.52 |
| | | 2023-24 | 7.69 | 0.25 | 7.94 | 7.44 |
| | | | | | | **Source: FBR/PRAL** |

*Export with Iran is not shown due to absence of banking channels.

(B).

| Sr. # | Neighboring Countries | Fiscal Year | Exports | Import |
|---|---|---|---|---|
| 1. | Afghanistan | 2024-25 | 1390.84 | 607.08 |
| | | 2023-24 | 1064.67 | 538.77 |

(C).

The policy measures taken by Ministry of Commerce in FY 2025 to enhance exports to the neighboring countries and regional countries are briefly mentioned below:

## AFGHANISTAN

**Bilateral Trade:**

Pakistan and Afghanistan implemented Early Harvest Program (EHP) from 1st August, 2025, wherein custom duties concessions on four (04) agro products each from both sides are given to enhance bilateral trade.

**Transit Trade:**

After consultation with relevant stakeholders, Ministry of Commerce took the following measures to ease the restriction on Afghan Transit Trade to facilitate transit trade in May 2025.

i. *Removal of more than 50% items from the 10% processing fee items list.*
ii. *Reduction of scanning and examination of ATT cargo to 10% & 5% respectively.*
iii. *As financial security for ATT, inclusion of insurance guarantee by AA++ companies in addition to bank guarantee.*

Temporary Admission Document (TAD) for vehicles, drivers & cleaners was implemented from June 2024, which streamlined the transport sector of both countries.

One Document Regime (ODR) is implemented from 1st September, 2025 for drivers & cleaners across all BCPs and every driver and cleaner requires valid passport and visa to enter into territory of Pakistan while TAD is used for vehicles

Due to the continuous engagement between the two sides, the following long-standing issues in bilateral trade were amicably resolved:

*i. Expeditious clearance of perishable goods at all BCPs;*
*ii. Re fumigation of Afghan cotton;*
*iii. Valuation of coal imported from Afghanistan.*

**IRAN**

The steps taken by Ministry of Commerce are as follows:

(i) Minister for Commerce co-chaired 22nd Session of Pak-Iran Joint Economic Commission on 15th – 16th September, 2025 in Tehran, Iran. First-ever Pakistan-Iran Joint Business Forum was organized at Tehran on 15th September, 2025 on the sidelines of 22nd Session of JEC. Around 40 Pakistani Companies from diverse sectors participated in the Business Forum and held B2B meetings with the Iranian Companies to explore avenues of bilateral trade.

(ii) Ministry of Commerce issued the revised Barter Trade S.R.O. 1989(I)/2025 dated 17th October, 2025. The Barter Trade Mechanism will become fully operational after necessary modifications in the customs module of barter trade.

(iii) Reactivation of the Mand-Pishin Joint Border Market on 30th July, 2025 marks a significant milestone in bilateral trade facilitation. The Joint Border Market remains operational for three (03) days a week. Efforts are underway for operationalization of the remaining two joint border markets at Chegdi-Kouhak and Gabd-Reemdan, which are essential for improving livelihoods in the border regions.

(iv) The text of Pak-Iran FTA has been finalized by both sides and a Joint Ministerial Statement on the intent to finalize the Pak-Iran FTA was signed on 3rd August, 2025 during the visit of President of Iran to Islamabad. The annexes to the Agreement are under negotiation at technical level.

## UZBEKISTAN

The steps taken by Government of Pakistan to foster closer trade and economic cooperation encouraging business partnerships with Uzbekistan are briefly given below:

(i) Uzbekistan Pakistan Transit Trade Agreement (UPTTA) was signed on 15th July, 2021 and has been operational since March, 2022.

(ii) Uzbekistan Pakistan Preferential Trade Agreement was signed on 3rd March, 2022, which is operational since March 2023.

- The volume of bilateral trade between the two countries is increasing substantially after signing of the Agreements on Transit and Preferential Trade.
- The two sides have finalized second phase of Pak-Uzbekistan PTA, which will be signed on 5th Feb 2026.

(iii) Opening of Commercial Section in Tashkent in 2023, to enhance trade diplomacy with Uzbekistan

(iv) Pakistan-Uzbekistan Business Forums were held on 4th November, 2024 and February, 2025 in Tashkent and B2B meetings were held between companies of diverse sectors of both sides.

(v) Last session of Pakistan-Uzbekistan IGC was held on 3rd-4th November, 2024 at Tashkent During the session, decisions regarding the economic and trade cooperation in diverse sectors i.e, Agriculture, Pharmaceuticals, Energy, Sports, Tourism, Education were taken.

(vi) Single-Country Exhibition & Logistics Forum:

- Pakistan organized "Made in Pakistan" Single-Country Exhibition at Uz-Expo Centre, Tashkent on 28th - 30th June, 2024 to capitalize on the business opportunities after signing of the PTA and AUPTT.

- Pakistan-Uzbekistan Logistics Forum was also held on 29th June, 2024 at International Hotel, Tashkent on the side-lines of the exhibition.

- The first Made in Uzbekistan Single Country Exhibition was held on 11th - 13th February, 2025 at Expo Centre Lahore.

(vii) Globe Pakistan Summit, 2025 to advance digital trade and e-commerce.

(ix) Pak-Uzbekistan business forum will be held on 6th Feb., 2026 during the visit of President of Uzbekistan to Islamabad

## KAZAKHSTAN

(i) Both sides have finalized Kazakhstan-Pakistan Transit Trade Agreement which will be signed during the upcoming visit of President of Kazakhstan to Pakistan on the 4th Feb, 2026.

(ii) Pak-Kazakhstan Business Forum was held on 28th April 2025 at Karachi. More than 250 companies from Pakistan and more than 100 businessmen and government officials from Kazakhstan attended the Business Forum and 500 B2B meetings were held.

(iii) During the 13th Session of the Pakistan Kazakhstan Inter-Governmental Commission held on 29th April, 2025 at Islamabad, the two sides signed roadmap for trade and economic cooperation for 202527. The signed roadmap contains provisions related to cooperation in fields of trade, agriculture, transport, energy and customs.

(iv) During the 13th Session of the Pakistan Kazakhstan Inter-Governmental Commission held on 29th April, 2025 at Islamabad, the two sides signed a MoU on Electronic Trade Cooperation.

(v) A Memorandum of Understanding between National Export &Investment Agency (KAZNEX INVEST) JSC and Trade Development Authority of Pakistan on cooperation on bilateral trade was signed on 25th August, 2015 at Astana, Kazakhstan.

(vi) Pak-Kazakhstan business forum will be held on 4th Feb., 2026 during the visit of President of Kazakhstan to Islamabad. Pakistan Kazakhstan Transit Trade Agreement will also be signed.

## TAJIKISTAN

The steps, taken by Government of Pakistan for enhancing trade with Tajikistan, are as follows:

(i) Pakistan Tajikistan Trade Agreement was signed during the visit of Tajik president to Islamabad on 14th December, 2020. The Agreement is fully operational since 2022.

(ii) Pakistan Tajikistan Business Forum was held in Islamabad on 14th December, 2024, 22 companies from Tajikistan and 120 companies from Pakistan participated in the Business Forum and held B2B interactions.

(iii) Pakistan side has proposed Tajik side to initiate negotiations on Pakistan Tajikistan PTA.

(iv) A delegation of Pakistan Fruit and Vegetables visited Tajikistan in November, 2025 and a focused B2B Session was held with Tajik importers and distributors. 11 companies from Pakistan and 40 companies from Tajikistan participated the session.

## TURKMENISTAN

(i) Pakistan is negotiating Pakistan – Turkmenistan Transit Trade Agreement with Turkmenistan

## KYRGYZSTAN

(ii) Pakistan-Kyrgyzstan Transit Trade Agreement has been finalized.

(ii) The MOU between Ministry of Commerce and Ministry of Commerce & Economy of Kyrgyzstan was signed during visit of the President of Kyrgyzstan on 3rd – 4th December, 2025.

(iii) Pak-Kyrgyz Business Forum was organizedon 4th December, 2025 at Islamabad. B2B session was held .Around 200 hundred B2B were held meetings between the business community of Pharma, Education, Banking and Mining sector of both countries.

(iv) The 01st meeting of the Joint Working Group on Trade & Investment was held virtually on 22nd July, 2025.

## FREE BREAKFAST PROVIDED TO STUDENTS IN EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN ISLAMABAD

5. ***Ms. Tahira Aurangzeb:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that free breakfast/meals are being provided to students in educational institutions of Islamabad under the administrative control of the Ministry; if so, the names of such institutions; and*

*(b) since when this practice has been in place?*

**Minister for Federal Education and Professional Training (Dr. Khlid Maqbool Siddiqui):** (a) Yes, it is a fact that free meals are being provided to students in educational institutions of Islamabad under the administrative control of the Ministry of Federal Education and Professional Training.

At present, free breakfast/lunch meals are being provided in a total of **254 educational institutions** with approximately **57,045 beneficiary students**, details of which are as under:

- **Federal Directorate of Education (FDE):** Free meals are being provided in **222 federal public schools** located in Urban Areas, Sihala, Nilore, Bara Kahu, and Tarnul. The program currently benefits **57,045 students**. The Government provides **75% funding**, while **Allah Waley Trust** supports logistics and contributes the remaining **25%.** Annex-I .

- **Directorate General of Special Education (DGSE):** Free lunch is being provided to children enrolled in **05 special education institutions**, namely:

    1. National Special Education Centre for Visually Handicapped Children, G-7/2, Islamabad

    2. National Special Education Centre for Physically Handicapped Children, G-8/4, Islamabad

    3. National Special Education Centre for Hearing Impaired Children, H-9/4, Islamabad

    4. Rehabilitation Centre for Children with Developmental Disorders, H-8/4, Islamabad

    5. National Training Centre for Special Persons, G-9/2, Islamabad.

- **Directorate General of Basic Education Community Schools:**

    Free meals are being provided in **28 Basic Education Community Schools.**

A detailed list of schools is enclosed as Annex-II .

(b) The practice of providing free meals has been implemented in phases:

- The **School Meal Program** was formally launched in February 2022, initially covering **40 federal public primary schools** under FDE.

- The program was **significantly expanded in April 2024** with funding from the Ministry of Federal Education and Professional Training, extending coverage to additional FDE schools and Basic Education Community Schools.

- In **Special Education Institutions,** the provision of free meals commenced on 22.01.2025.

At present, the program continues to operate successfully, ensuring improved nutrition, attendance, and learning outcomes for students in Islamabad's public sector educational institutions.

*(Annexures have been placed in the National Assembly Library)*

## SUPREME COURT HAS FINED TO THE AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN

6. ***Ms. Huma Akhtar Chughtai:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan has fined one million to the Auditor General of Pakistan in leave to appeal (CPLA No.686 of 2024 etc) for not following the Civil Servants Seniority Rules for over 16 years;*

*(b) whether the fine was paid from the public exchequer or by the individuals responsible, if paid from the public exchequer, whether the approval of Finance Division was sought or not;*

*(c) whether it is alegitimate to pay the fine that is imposed for non following the Government Rules by individuals from the tax payers money; and*

*(d) whether the Government has initiated any disciplinary action against the individuals responsible for not following the rules in their letter and spirit, which resulted in the loss of one million to the public exchequer?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb):** (a) No "fine" was imposed, rather costs of one million were awarded for deposit with a charitable organization in compliance of Supreme Court decision, operative part of which is as under:-

"*However*, it is disturbing to note that for the last 16 years seniority list has been formulated on the basis of departmental practice. This lapse can not go unnoticed and unredressed. We therefore, impose costs of Rs. 1,000,000/- (Rs. one million) in terms of order XXVIII, rule-3 of the Supreme Court rules, 1980 on the respondent-department. The costs shall be deposited with any rcognized charity duly appearing in the thirteenth schedule to the Income Tax Ordinance, 2001, within a forthnight and receipt be placed on the record of this case. In case of its failure to pay the cost, office shall put up this case before the bench for appropriate orders."

(b) The cost so awarded was met from the allocated budget for FY 2024-25. As no supplementary grant was necessary. reference to the Finance Division was not required.

(c) Under Article 81(d) of the Constitution of Pakistan, **"any sums required to satisfy any judgment, decree award against Pakistan by any court or tribunal"** qualify as charged expenditure on the Federal Consolidated Fund, ensuring constitutional compliance.

(d) No disciplinary action is warranted on has been initiated against any individuals. The CPLA was filed pursuant to the Law Division's decision, following as thorough review that found no rule violations, thereby permitting the appeal as collective governmental determination.

## FOREIGN POSTING OF OFFICIALS GRANTED 2nd TENURE EXTENSION

7. ***Mr. Muhammad Moin Aamer Pirzada:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state:*

*(a) the details of the foreign posting of the officials grade-wise, who have been granted extension for 2nd tenure in their posting in Pakistan missions abroad during the last five years and the reasons thereof; and*

*(b) the details of those officials who did not return?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** (a)

| S. No | Name of the Officer & BS | Remarks |
|---|---|---|
| 1. | Mr. Omer Hameed, BS-21 | The posting tenure of Mr. Omar Hameed, Economic Minister, (Brussels), has been extended up to 31-07-2026, with approval of the Honorable Prime Minister, particularly in view of the review of GSP Regulation scheduled during the 2nd Quarter of 2026. The officer's extension is aimed to ensure policy continuity and strategic support during this critical phase. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | 2. | Mr. Fahad Raza, TIC (BS-19), (WTO, Geneva) | An extension was granted to the incumbent officers until the joining of their successors to ensure continuity of ongoing important trade engagements. The successors selected earlier were not cleared by the Security Vetting Agency, a mandatory precondition for joining the Mission.<br>The honorable Prime Minister was duly apprised about the matter who has directed re-advertisement of all the posts against which selected officers were not cleared by the SVA. In compliance thereof the selection process is being initiated afresh. |
| | 3. | Mrs. Amna Naeem, TIC (BS-19), Frankfurt | |
| | 4 | Officials (BS-01 to BS-16) | No official has been granted any extension for 2nd tenure in their posting in Pakistan's Trade Missions abroad during the last five years. |
| (b). | 1. | Mr. Abdul Waheed, Staff Car Driver (BS-05), Houston | Date of Joining: 09.01.2019<br>Date of Completion of tenure: 08-01-2023 |
| | 2. | Mr. Muddasir Hussain Cheema, Dispatch Rider (BS-04), Sydney | Date of Joining: 10.03.2020<br>Date of Completion of tenure: 09-03-2023 |
| | 3 | Mr. Haroon Nazir, Staff Car Driver | Date of Joining: 20.06.2020 |
| | | (BS-05) Washington DC | Date of Completion of tenure: 19-06-2023 |
| | 4 | Mr. Saeed Ahmed, Assistant Private Secretary (BS-16) Toronto | Date of Joining: 05.07.2021<br>Date of Completion of tenure: 04-07-2024 |

With regard to Sr. No. 1 to 4 of Part-B, the officials, upon completion of their tenure of posting, did not report back to the Ministry. Consequently, disciplinary proceedings were initiated against them under the E&D Rules, 2020. Upon conclusion of the disciplinary proceedings, the officials have been dismissed from service.

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Mr. Kamaal Hussain Shah, Assistant Private Secretary (BS-16), Sydney | Date of Joining: 25.04.2024<br>Date of Issuance of recall Order: 03.03.2025. |

The official was recalled on recommendations of the High Commissioner Canberra/CG, Sydney on account of fact finding inquiry conducted against him. However, he failed to report back at Headquarters. Accordingly, disciplinary proceedings were initiated against the official which culminated on his dismissal from the service with effect from 25.06.2025.

## DRINKING WATER SPREAD DISEASES IN DERA ISMAIL KHAN

8. ***Mr. Fateh Ullah Khan:**

*Will the Minister for Planning, Development and Special Initiatives be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that drinking water in Dera Ismail Khan has been contaminated with arsenic on a large scale, which is causing deaths and spread of dangerous diseases continuously;*

*(b) if so, the steps being taken by the Government in this regard;*

*(c) whether any funds were allocated for this purpose in the budget; and*

*(d) whether the Government is taking steps to initiate much needed mega project in the next Financial Year?*

**Minister for Planning, Development and Special Initiatives (Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary):** (a) Following the 18th Amendment to the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, water has become a devolved subject. Consequently, provincial governments have developed their own policies and plans to address water-related issues, including drinking water. However, under its mandated role, the Pakistan Council of Research in Water Resources (PCRWR) for the research purpose has conducted water quality assessments under its National Water Quality Monitoring Programme (2025-2026) covering 70 cities across Pakistan, including Dera Ismail Khan. During this programme, 32 groundwater

samples were collected in June 2025 from public water supply schemes and private bores in Dera Ismail Khan. Testing of these at PCRWR's National Water Quality Laboratory Islamabad has revealed that 13 samples exceeded the World Health Organization (WHO) guideline value of 10 µg/L for arsenic, However, none of the samples exceeded the Pakistan's National Dirking Water Quality Standards permissible limit for arsenic such as 50 µg/L.

(b) Provision of safe drinking water, including mitigation of contamination issues, is a devolved subject after the 18th Amendment. Accordingly, the responsibility for taking remedial measures, implementing water treatment interventions, and ensuring public health 'safeguards rests with the Provincial Government.

(c) The matter falls within the purview of the Provincial Government.

(d) The matter falls within the purview of the Provincial Government.

## CONSTRUCTION OF SHAHDARA DAM IN ISLAMABAD

9. ***Dr. Shazia Sobia Aslam Soomro:**

*Will the Minister for Planning, Development and Special Initiatives be pleased to state:*

*(a) whether the Government has approved the construction of Shahdara Dam to address water shortages in Islamabad and Rawalpindi;*

*(b) the details of the project, including total land required the areas involved and the steps taken for land acquisition;*

*(c) the status and findings of the feasibility study conducted for the dam, including cost estimates, design specifications and potential challenges; and*

*(d) whether any alternative options or sites were considered before finalizing the Shahdara Dam Project and the reasons for selecting the said location?*

**Minister for Planning, Development and Special Initiatives (Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary):** (a) PC-I of Shahdara Dam Project has not been received in M/o Planning, Development & Special Initiatives.

Capital Development Authority (CDA) has informed that the Prime Minister constituted a Task Force to address water supply challenges of Islamabad and Rawalpindi. The Task Force directed CDA in its meeting held on 25-06-2025 to carry out Feasibility Study of the project. They, further have informed that WAPDA has completed the Feasibility Study. Consultants have been engaged on G-to-G basis to finalize the design and study. Upon completion of the task, the PC-I will be prepared and shared with Planning Commission for further processing of approval.

(b) As informed by CDA, the project is proposed on Shahdara Nullah in Shahdara valley in the jurisdiction of Islamabad Capital Territory'(ICT). A proposal of 33m high and 68m long concrete gravity dam has been initiated which will store 690 Acre-ft of water. It will supply 10 MGD (Million Gallons per Day) water to filtration plan on daily basis.

(c) CDA has reported that WAPDA has submitted the Draft Feasibility Study to CDA on 06-01-2026. Some important findings of Feasibility Study shared by CDA, are given below:

- Tentative cost= Rs. 3.62 billion
- Reservoir Area= 25 Acres
- Gross Storage Capacity= 690 Acre-ft
- Daily Water Supply= 10 MGD
- FIRR= 12.33%
- B/C Ration= 1.17:1

(d) As informed by CDA, alternative sites of Dotara Dam and Chirah Dam were also considered before finalizing Shahdara Dam Project. WAPDA, vide Feasibility Study, selected Shahdara Dam for implementation based on its accessible location, quick implementation potential, manageable cost, and ability to add 10 MDG to the city's water supply.

## CONCRETE MEASURES TAKEN FOR PROTECTION AND RESTORATION OF NATIONAL CULTURE AND HISTORICAL HERITAGE

10. ***Ms. Asiya Naz Tanoli:**

*Will the Minister for National Heritage and Culture Division be pleased to state:*

*(a) the concrete measures that have been taken for the protection and restoration of national culture and historical heritage; and*

*(b) whether the Ministry has formulated any comprehensive strategy by involving experts, the community and the private sector to ensure its preservation; if so, the details thereof?*

**Minister for National Heritage and Culture Division (Mr. Aurangzeb Khan Khichi):** (a) The National Heritage and Culture Division, through its attached departments/ subordinate organizations has undertaken the following concrete measures for protection, preservation, and restoration of national culture and historical heritage :

- **Protection and Conservation of Tangible Heritage (DoAM):**

  The Department of Archaeology & Museums (DoAM) is responsible for protection, conservation, and maintenance of protected monuments, archaeological sites, and museum collections under the Antiquities Act. Regular conservation works, site protection measures, documentation, and upkeep of national museums are carried out to safeguard Pakistan's archaeological and historical assets.

- **Safeguarding of Intangible Cultural Heritage (Lok Virsa):**

  Lok Virsa documents, preserves, and promotes Pakistan's folk, traditional, and living cultural heritage through:

  ✓ Establishment and maintenance of the Pakistan National Museum of Ethnology (Heritage Museum).

  ✓ Systematic documentation of folk music, crafts, oral traditions, rituals, and indigenous knowledge systems.

- ✓ Maintenance of the National Inventory of Intangible Cultural Heritage as the national focal organization for UNESCO ICH matters.
- ✓ Revival and promotion of endangered crafts through Dastakaar Bazaar and artisan support initiatives.
- ✓ Organization of Lok Mela and other cultural festivals for intergenerational transmission of cultural traditions.
- ✓ Conservation of museum collections and digitization of archival material.

- **Promotion of Cultural Expression and Arts (PNCA):**

  Pakistan National Council of the Arts (PNCA) promotes and supports visual and performing arts through exhibitions, cultural events, artist development programs, and modernization of cultural venues, thereby contributing to preservation and continuity of national cultural expression.

(b) The Division has adopted a comprehensive and multi-stakeholder approach for preservation of national culture and heritage, which includes:

- **Expert Involvement:** Engagement of archaeologists, historians, folklorists, anthropologists, museum professionals, artists, and academicians. Lok Virsa and DOAM coordinate with national and international experts, including technical collaboration with UNESCO mechanisms.

- **Community Participation:** Active involvement of bearer communities in documentation, safeguarding, and revival of cultural traditions. Community-led participation is ensured in cultural festivals, craft revival programs, and nominations for Intangible Cultural Heritage inscription.

- **Private Sector Engagement:** Public Private partnerships in cultural festivals, exhibitions, sponsorships, media collaboration, and market facilitation for artisans, particularly through platforms such as Dastakaar Bazaar.

- **Strategic Focus Areas:**

  - ✓ Inventorying and documentation of tangible and intangible cultural heritage nationwide.

  - ✓ Conservation and restoration of archaeological sites and museum collections.

  - ✓ Digitization of cultural assets for long term preservation.

  - ✓ International engagement, including inscription of Pakistani cultural elements on UNESCO ICH Lists (with additional nominations in pipeline).

Through these coordinated efforts the Division continues to ensure protection, preservation, promotion, and sustainable transmission of Pakistan's national culture and historical heritage.

## AMOUNT OF DUTIES AND TAXES RAISED IN AUDITS REPORTS

11. ***Mr. Muhammad Mobeen Arif:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) the total amount of duties and taxes raised in audits and contravention reports related to Export Finance Scheme (EFS), Manufacturing Bond, Export Oriented Units (EOU) and Duty and Tax Remission for Exports (DTRE) users in last five years;*

*(b) the amount of duties and taxes adjudged by the adjudication authority alongwith their adjudication orders; and*

*(c) the details of pending appeals relating to these demands for the past five years?*

Reply not received.

## NUMBER OF POINTS OF SALES SYSTEM INSTALLED IN THE COUNTRY

12. ***Mr. Muhammad Moin Aamer Pirzada:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the number of Points of Sales (POS) Systems have been installed in the country alongwith city-wise details thereof?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb):**

| Sr. No. | City | Total |
|---|---|---|
| 1 | ABBOTTABAD | 476 |
| 2 | HAVELIAN | 7 |
| 3 | ATTOCK | 203 |
| 4 | FATEH JANG | 36 |
| 5 | HASAN ABDAL | 15 |
| 6 | HAZRO | 43 |
| 7 | JAND | 12 |
| 8 | PINDI GHEB | 10 |
| 9 | BADIN | 56 |
| 10 | GOLARCHI | 1 |
| 11 | MATLI | 2 |
| 12 | TALHAR | 4 |
| 13 | TANDO BAGO | 1 |
| 14 | BAHAWALNAGAR | 148 |
| 15 | CHISHTIAN | 105 |
| 16 | FORTABBAS | 10 |
| 17 | HAROONABAD | 50 |
| 18 | MINCHINABAD | 14 |
| 19 | AHMADPUR EAST | 31 |
| 20 | BAHAWALPUR | 440 |
| 21 | HASILPUR | 52 |
| 22 | KHAIRPUR TAMEWALI | 2 |
| 23 | YAZMAN | 15 |
| 24 | BANNU | 54 |
| 25 | BARKHAN | 1 |
| 26 | BATAGRAM | 8 |
| 27 | BHAKKAR | 97 |
| 28 | DARYA KHAN | 6 |
| 29 | MANKERA | 2 |
| 30 | BHAG | 1 |
| 31 | DHADAR | 2 |
| 32 | SANNI | 1 |
| 33 | BONAIR | 1 |
| 34 | DALBANDIN | 2 |
| 35 | NOSHKI | 6 |
| 36 | TAFTAN | 1 |
| 37 | CHAKWAL | 220 |
| 38 | CHOA SAIDAN SHAH | 6 |
| 39 | KALLAR KAHAR | 20 |
| 40 | TALA GANG | 89 |
| 41 | CHARSADDA | 283 |
| 42 | TANGI | 1 |

| | | |
|---|---|---|
| 43 | CHINIOT | 19 |
| 44 | CHITRAL | 28 |
| 45 | D.I.KHAN | 181 |
| 46 | KULACHI | 1 |
| 47 | DADU | 35 |
| 48 | JOHI | 1 |
| 49 | KHAIRPUR NATHAN SHAH | 5 |
| 50 | MEHAR | 9 |
| 51 | SUI | 1 |
| 52 | DE-EXCLUDED AREA D.G KHAN | 1 |
| 53 | DERA GHAZI KHAN | 155 |
| 54 | TAUNSA | 1 |
| 55 | DERA ISMAIL KHAN | 8 |
| 56 | DIR | 8 |
| 57 | CHAK JHUMRA | 2 |
| 58 | FAISALABAD | 2,093 |
| 59 | JARANWALA | 62 |
| 60 | JHANG | 12 |
| 61 | SUMMUNDRI | 18 |
| 62 | TANDLIAN WALA | 16 |
| 63 | DAHARKI | 24 |
| 64 | GHOTKI | 34 |
| 65 | KHANGARH | 3 |
| 66 | MIRPUR MATHELO | 13 |
| 67 | UBAURO | 5 |
| 68 | GUJRANWALA | 2,201 |
| 69 | KAMOKE | 95 |
| 70 | NOWSHERA VIRKAN | 22 |
| 71 | WAZIRABAD | 173 |
| 72 | GUJRAT | 525 |
| 73 | KHARIAN | 111 |
| 74 | LALA MUSA | 50 |
| 75 | SARAI ALAMGIR | 29 |
| 76 | GWADAR | 9 |
| 77 | ORMARA | 2 |
| 78 | PASNI | 2 |
| 79 | HAFIZABAD | 170 |
| 80 | PINDI BHATTIAN | 8 |
| 81 | HANGU | 2 |
| 82 | GHAZI | 5 |
| 83 | HARIPUR | 162 |
| 84 | HALA | 5 |
| 85 | HYDERABAD | 866 |
| 86 | LATIFABAD | 2 |
| 87 | MATIARI | 5 |
| 88 | QASIMABAD | 8 |
| 89 | TANDO ALLAHYAR | 14 |
| 90 | TANDO JAM | 2 |
| 91 | TANDO MUHAMMAD KHAN | 7 |
| 92 | ISLAMABAD | 4,548 |
| 93 | JACOBABAD | 21 |
| 94 | THUL | 2 |
| 95 | DERA ALLAH YAR | 9 |
| 96 | SOHBATPUR | 1 |
| 97 | USTA MOHAMMAD | 7 |
| 98 | JAM SHORO | 4 |

| | | |
|---|---|---|
| 99 | KOTRI | 3 |
| 100 | SEHWAN SHARIF | 6 |
| 101 | THANO BULA KHAN | 1 |
| 102 | AHMADPUR SIAL | 9 |
| 103 | CHINIOT | 86 |
| 104 | JHANG | 227 |
| 105 | SHORKOT | 34 |
| 106 | DINA | 20 |
| 107 | JHELUM | 379 |
| 108 | PIND DADAN KHAN | 6 |
| 109 | SOHAWA | 7 |
| 110 | KACCHI | 25 |
| 111 | KALAT | 3 |
| 112 | SURAB | 1 |
| 113 | NASIR ABAD | 1 |
| 114 | QUBO SAEED KHAN | 1 |
| 115 | SHAHDAD KOT | 2 |
| 116 | SIJAWAL JUNEJO | 1 |
| 117 | WARAH | 2 |
| 118 | KARACHI | 8,786 |
| 119 | KARAK | 25 |
| 120 | KANDH KOT | 10 |
| 121 | KASHMORE | 7 |
| 122 | TANGWANI | 2 |
| 123 | CHUNIAN | 20 |
| 124 | KASUR | 176 |
| 125 | KOT RADHA KISHEN | 8 |
| 126 | PATTOKI | 45 |
| 127 | TURBAT | 6 |
| 128 | GAMBAT | 3 |
| 129 | KHAIRPUR | 32 |
| 130 | SOBHO DERO | 3 |
| 131 | THARI MEER WAH | 1 |
| 132 | JAHANIAN | 16 |
| 133 | KABIRWALA | 33 |
| 134 | KHANEWAL | 128 |
| 135 | MIAN CHANNU | 63 |
| 136 | KHARAN | 5 |
| 137 | JAUHARABAD | 41 |
| 138 | KHUSHAB | 101 |
| 139 | KHUZDAR | 23 |
| 140 | ZEHRI | 1 |
| 141 | CHAMAN | 2 |
| 142 | KILLA SAIFULLAH | 7 |
| 143 | MUSLIM BAGH | 4 |
| 144 | KOHAT | 130 |
| 145 | LACHI | 2 |
| 146 | KOHLU | 1 |
| 147 | LAHORE | 10,134 |
| 148 | LAKKI MARWAT | 13 |
| 149 | BAQRANI | 2 |
| 150 | DOKRI | 2 |
| 151 | LARKANA | 126 |
| 152 | RATO DERO | 2 |
| 153 | HUB | 1 |
| 154 | KANRAJ | 1 |
| 155 | LAKHARA | 2 |

| | | |
|---|---|---|
| 156 | LEIAH | 141 |
| 157 | DUNYAPUR | 9 |
| 158 | KAHROR PACCA | 15 |
| 159 | LODHRAN | 48 |
| 160 | LORALAI | 27 |
| 161 | TEMERGARA | 4 |
| 162 | MALAKAND | 15 |
| 163 | MALIR | 9 |
| 164 | MALAKWAL | 7 |
| 165 | MANDI BAHAUDDIN | 254 |
| 166 | PHALIA | 31 |
| 167 | BALA KOT | 14 |
| 168 | F.R KALA DHAKA | 1 |
| 169 | MANSEHRA | 221 |
| 170 | OGHI | 14 |
| 171 | MARDAN | 311 |
| 172 | TAKHT BHAI | 7 |
| 173 | MASTUNG | 8 |
| 174 | ISAKHEL | 9 |
| 175 | MIANWALI | 147 |
| 176 | PIPLAN | 3 |
| 177 | DIGRI | 2 |
| 178 | KOT GHULAM MUHAMMAD | 2 |
| 179 | KUNRI | 2 |
| 180 | MIRPUR KHAS | 115 |
| 181 | PITHORO | 1 |
| 182 | UMER KOT | 6 |
| 183 | JALALPUR PIRWALA | 5 |
| 184 | MULTAN | 1,335 |
| 185 | SHUJABAD | 11 |
| 186 | ALIPUR | 22 |
| 187 | JATOI | 4 |
| 188 | KOT ADDU | 15 |
| 189 | MUZAFFARGARH | 68 |
| 190 | NANKANA SAHIB | 37 |
| 191 | SAFDARABAD | 5 |
| 192 | SANGLA HILL | 9 |
| 193 | SHAH KOT | 24 |
| 194 | NAROWAL | 141 |
| 195 | SHAKARGARH | 31 |
| 196 | CHHATTAR | 1 |
| 197 | DERA MURAD JAMALI | 9 |
| 198 | BHIRIA | 4 |
| 199 | KANDIARO | 1 |
| 200 | MEHRAB PUR | 2 |
| 201 | MORO | 13 |
| 202 | NAUSHAHRO FEROZE | 11 |
| 203 | DAULAT PUR | 4 |
| 204 | NAWABSHAH | 84 |
| 205 | QAZI AHMED | 1 |
| 206 | SAKRAND | 3 |
| 207 | NOWSHEHRA | 73 |
| 208 | DEPALPUR | 112 |
| 209 | OKARA | 499 |
| 210 | RENALA KHURD | 40 |
| 211 | ARIF WALA | 74 |
| 212 | PAKPATTAN | 119 |

| | | |
|---|---|---|
| 213 | PANJGUR | 2 |
| 214 | PESHAWAR | 1,025 |
| 215 | PISHIN | 2 |
| 216 | LASBELLA | 2 |
| 217 | QUETTA | 676 |
| 218 | RAHIM YAR KHAN | 402 |
| 219 | SADIQABAD | 100 |
| 220 | JAMPUR | 10 |
| 221 | RAJANPUR | 19 |
| 222 | ROJHAN | 1 |
| 223 | GUJAR KHAN | 100 |
| 224 | KAHUTA | 14 |
| 225 | KALLAR SAYADDAN | 10 |
| 226 | MURREE | 44 |
| 227 | RAWALPINDI | 2,103 |
| 228 | TAXILA | 72 |
| 229 | WAH CANTT | 231 |
| 230 | CHICHAWATNI | 98 |
| 231 | SAHIWAL (SAHIWAL) | 445 |
| 232 | KHIPRO | 2 |
| 233 | SANGHAR | 18 |
| 234 | SHAHDADPUR | 5 |
| 235 | TANDO ADAM | 11 |
| 236 | BHALWAL | 36 |
| 237 | KOT MOMIN | 7 |
| 238 | SAHIWAL (SARGODHA) | 7 |
| 239 | SARGODHA | 526 |
| 240 | SHAHPUR | 3 |
| 241 | SILLANWALI | 4 |
| 242 | BISHAM | 2 |
| 243 | MARTOONG | 1 |
| 244 | MURIDKE | 27 |
| 245 | SHARAK PUR | 10 |
| 246 | SHEIKHUPURA | 342 |
| 247 | GARHI YASIN | 2 |
| 248 | SHIKARPUR | 41 |
| 249 | DASKA | 144 |
| 250 | PASRUR | 12 |
| 251 | SAMBRIAL | 32 |
| 252 | SIALKOT | 864 |
| 253 | LEHRI | 1 |
| 254 | SIBI | 22 |
| 255 | PANO AQIL | 17 |
| 256 | ROHRI | 2 |
| 257 | SUKKUR | 298 |
| 258 | SWABI | 88 |
| 259 | MATTA | 5 |
| 260 | SWAT | 144 |
| 261 | MITHI | 13 |
| 262 | SUJAWAL | 1 |
| 263 | THATTA | 19 |
| 264 | GOJRA | 70 |
| 265 | KAMALIA | 26 |
| 266 | PIR MAHAL | 27 |
| 267 | TOBA TEK SINGH | 138 |
| 268 | UMER KOT | 2 |
| 269 | BARAWAL | 1 |

| | | |
|---|---|---|
| 270 | BUREWALA | 192 |
| 271 | MAILSI | 26 |
| 272 | VEHARI | 213 |
| 273 | KAKAR KHURASAN | 2 |
| 274 | ZHOB | 16 |
| 275 | ZIARAT | 2 |
| 276 | Others | 330 |
| | Total | **48,401** |

## NAMES OF THE COUNTRIES WITH WHICH PAKISTAN HAS NO IMPORTS AND EXPORTS

13. ***Mr. James Iqbal:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state:*

*(a) the names of the countries with which Pakistan has no trade (imports/exports) relations alongwith the reason thereof; and*

*(b) the new steps being taken by the Government to start exports/imports with them?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** (a)

| Country | Status of Trade | Official Basis and Reason |
|---|---|---|
| **India** | All trade banned (including via third countries) | Ministry of Commerce Order (May 5, 2025) under Imports & Exports (Control) Act, 1950; based on NSC decision (April 24, 2025). National security concerns following terrorist attacks in IIOJK; deterioration of diplomatic ties. |
| **Israel** | No diplomatic or trade relations | Long-standing policy; reaffirmed by Ministry of Commerce and Foreign Office; Pakistan's passport explicitly excludes Israel. Non-recognition of Israel due to ideological and geopolitical alignment with OIC and Palestinian cause |
| **North Korea (DPRK)** | No formal trade relations | No trade agreements or customs recognition; prohibited due to UN sanctions and Pakistan's alignment with international obligations. Compliance with UN Security Council sanctions. |

(b) India out of these three countries is the only country with potential of reopening of trade, driven by economic imperatives and regional stability goals. However, any future trade normalization is contingent on sustained peace and confidence-building measures. While Israel and North Korea remain outside Pakistan's trade framework due to ideological and International compliance constraints.

## PENSIONS OF RETIRED EMPLOYEES OF FUUAST

14. ***Dr. Sharmila Faruqui:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:*

*(a) whether the Government is aware that pensions of retired employees and teachers of Federal Urdu University of Arts, Science and Technology (FUUAST), particularly of its Karachi Campus, have been delayed for several months, causing severe hardship to senior citizens some of whom reportedly passed away while awaiting their dues;*

*(b) whether it is a fact that the Federal Ombudsman, in October 2024, directed the University administration to immediately resolve the matter and observed that the delay was caused by financial mismanagement, further instructing the use of surplus funds available with the Islamabad Campus;*

*(c) why the said directions have not been implemented to date, despite the availability of funds;*

*(d) the action taken against the responsible officials for above negligence and mismanagement; and*

*(e) the steps being taken by the Government to ensure timely, transparent and uninterrupted payment of pensions to the retirees of FUUAST and other Federal institutions in future?*

**Minister for Federal Education and Professional Training (Mr. Khalid Maqbool Siddiqui)** (a) The Ministry of Federal Education and Professional Training is fully aware that the payment of pensions to retired employees and teachers of the Federal Urdu University of Arts, Science & Technology (FUUAST) has been delayed, causing hardship to the pensioners. The University is facing a severe financial crisis, marked by an acute shortage of funds and an exceptionally large pension liability, which cannot be met from its recurring budget.

The University has reported that the delay is primarily due to a severe financial shortfall arising from accumulated pension liabilities, particularly relating to college-era employees. For FY 2025-26, FUUAST has an approved budget of Rs. 4,437.350 million against an estimated

deficit of Rs. 1,818.792 million, while its pension-related liabilities alone run into several billion rupees, including a claimed pensionary share of Rs. 1.6 billion pending with the Federal Government. The university is actively seeking this pensionary share along with a bailout package to ensure its continued smooth functioning.

(b) The University has acted in accordance with the directives issued by the Federal Ombudsman, and the matter was placed before the Syndicate of FUUAST in its meeting held on 24th October 2024. The Syndicate resolved to utilize the profit generated from invested funds exclusively for the payment of pension dues of the University's retired employees. Furthermore, in light of the Syndicate's decision, an amount of Rs. 100 million from investment profits was utilized during the last financial year for pension payments. Further it is clarified that the total investment of FUUAST Islamabad is Rs. 487.970 million against a project liability of Rs. 532.393 million. The invested funds are earmarked for specific project purposes; therefore, these funds cannot be utilized for the other payments, which is a separate financial responsibility.

(c) The University has fully complied with the directives issued by the Honorable Federal Ombudsman. However, the payment of pensions remains pending due to an acute shortage of funds. Upon receipt of the bailout package from the Government, all outstanding pensionary dues, including pension commutation and related payments, will be cleared. In view of the above, it is not correct to state that the directions of the Federal Ombudsman have not been implemented, as the delay is solely attributable to financial constraints beyond the University's control.

(d) Action against any official for negligence or mismanagement does not arise, as the non-payment of pension and commutation dues is attributable to the non- transfer of the pensionary share of college-era employees to the University. The current administration has been formally requesting for claim of amount of Rs. 1.6 billion to meet the pensionary liabilities of college-era employees.

(e) To mitigate the crisis, FUUAST has taken the following measures:

- The university has revised its fee structure, increasing fees up to 50%.

- During the current financial year, FUUAST plans to increase student admissions by 1,600, which is expected to generate an additional income of Rs. 172.477 million.
- In parallel, the university has repeatedly requested financial assistance from the Ministry of Federal Education and Professional Training (MoFE&PT) and the Higher Education Commission (HEC) for a special grant or bailout package.
- Furthermore, the university has claimed Rs. 1.6 billion as its pensionary share for the college period from the Federal Government through HEC.

Despite stagnant recurring budget Higher Education Commission (HEC) has provided maximum possible financial support to FUUAST within available federal allocations. HEC has provided regular recurring grants to FUUAST amounting to approximately Rs. 3.75 billion in last 4 years alongside additional supplementary funding of Rs. 97.671 million in FY 2023-24 and Rs. 165 million in FY 2024-25. HEC has also enhanced recurring allocations to federally chartered universities by 12% in FY 2024-25 and 15% in FY 2025-26, achieved through rationalization of allocations across federally and provincially chartered institutions. During the preparation of the FY 2025-26 budget, HEC proposed a separate grant of Rs. 2.0 billion for financially constrained federal universities, including FUUAST, to further support their operations.

HEC is also actively facilitating the University's request for release of its pending pensionary share of approximately Rs. 1.6 billion and has supported proposals for additional financial assistance through the prescribed government approval mechanises. These combined measures are aimed at stabilizing the University's financial position and ensuring sustainable pension payments to retirees of FUUAST and other federal institutions.

## STRATEGY DEVELOPED BY GOVERNMENT FOR TEACHER'S CAPACITY BUILDING

15. ***Mr. Anjum Aqeel Khan:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:*

*(a) the strategy being developed by the Government for teacher's capacity building especially making them familiarized with basic Information Technology (IT) tools such as email, zoom, interactive boards, smart boards; and*

*(b) the plans being devised for low-performing students and further to improve performance of the administrative staff in the Colleges and Schools in the Federal Capital of Islamabad?*

**Minister for Federal Education and Professional Training (Mr. Khalid Maqbool Siddiqui)** (a) FDE is strengthening teachers' capacity through continuous professional development (CPD) trainings, with special focus on basic IT skills. Teachers are being familiarized with essential tools such as official email usage, Zoom/online teaching platforms, interactive boards, and smart boards through hands-on training sessions and practical demonstrations at the college/school level to improve teaching-learning outcomes.

(b) FDE has devised a focused support plan for low-perfirming students, including regular PTM meetings, remedial teaching in Zero Period, special attention by subject teachers, and continuous assessments/class tests. Subject teachers identify weak students timely and, at the institution level, they are given special guidance and targeted practice work to improve learning outcomes.

FDE has devised a performance improvement plan for low-performing and initiative staff through regular monitoring, clear assignment of duties, and periodic performance reviews. Capacity building trainings on office management and basic IT skills are conducted at institution and sector level. Annual ACRs are maintained, and staff having unsatisfactory ACRs are given proper guidance/counselling, while their promotion cases are deferred as per rules until improvement.

16. ***Nawabzada Mir Jamal Khan Raisani:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state the details of country-wise export performance and decline in exports to major markets such as the European Union (EU), United Arab Emirates (UAE) and China?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** Pakistan's exports to the China during the first six months of the current fiscal year 2025-26 witnessed a decline of 9%.

## COUNTRY-WISE EXPORT OF PAKISTAN

16. ***Nawabzada Mir Jamal Khan Raisani:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state the details of country-wise export performance and decline in exports to major markets such as the European Union (EU), United Arab Emirates (UAE) and China?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** Pakistan's exports to the China during the first six months of the current fiscal year 2025-26 witnessed a decline of 9%.

| All values USD million | |
|---|---|
| **Year** | **Exports** |
| **2023-24** | 2,560 |
| **2024-25** | 2,375 |
| **2024-25 (Jul-Dec)** | 1,365 |
| **2025-26 (Jul-Dec)** | 1,249 |
| Source: FBR/PRAL | |

The details of the declining products to China are placed as **Annex-I.**

Pakistan's exports to the EU during the first six months of the current fiscal year 2025-26 only witnessed a slight dip of 0.7%.

USD Million

| | **FY25 (Jul-Dec)** | **FY26 (Jul-Dec)** |
|---|---|---|
| EU (27) | 4,559 | 4,529 |

Source: FBR

(b). *Details of country-wise export performance to EU*

USD Million

| **Country** | **FY25 (Jul-Dec)** | **FY26 (Jul-Dec)** |
|---|---|---|
| Spain | 780.99 | 837.06 |
| Germany | 873.02 | 834.76 |
| Netherlands | 836.15 | 758.52 |
| Italy | 544.64 | 563.56 |
| Belgium | 357.61 | 347.04 |
| France | 259.72 | 247.85 |
| Poland | 211.28 | 242.64 |
| Denmark | 145.64 | 147.37 |
| Portugal | 100.94 | 106.30 |
| Sweden | 85.07 | 92.85 |
| Greece | 70.20 | 59.30 |
| Slovenia | 28.40 | 59.21 |
| Ireland | 54.05 | 52.04 |
| Romania | 46.61 | 37.33 |
| Bulgaria | 25.86 | 23.93 |
| Czech Republic | 24.87 | 22.12 |

| | | |
|---|---|---|
| Lithuania | 21.42 | 20.50 |
| Finland | 14.65 | 15.81 |
| Croatia | 13.74 | 11.70 |
| Hungary | 20.94 | 10.95 |
| Austria | 11.23 | 10.09 |
| Slovakia | 12.53 | 9.77 |
| Latvia | 5.48 | 6.09 |
| Cyprus | 6.56 | 4.41 |
| Estonia | 5.42 | 4.17 |
| Malta | 2.17 | 3.32 |
| Luxembourg | 0.05 | 0.11 |

Source: FBR

**Response of FT-IV**

Pakistan's exports to UAE increased in last financial year from USD 1654 Million to USD 1747 Million USD. Similarly, the exports during 6 month of this Financial Year (July-Dec 2025) also increased from USD 892 Million to USD 1025 Million.

**Pakistan - UAE Trade in Goods**

| Year | Pakistan's Exports ($ million) |
|---|---|
| 2021-22 | 1291.79 |
| 2022-23 | 1309.15 |
| 2023-24 | 1654.83 |
| 2024-25 | 1747.90 |
| 2024-25 (Jul-Dec) | 892.72 |
| 2025-26 (Jul-Dec) | 1025.84 |

| S. No. | Product (HS Code Level 4) | 2025-26 (Jul-Dec) ($ million) | Product (HS Code Level 4) | 2024-25 (Jul-Dec) ($ million) |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2710: Petroleum oils and oils obtained from bituminous | 238.77 | 2710: Petroleum oils and oils obtained from bituminous | 130.66 |
| 2 | 1006: Rice. | 84.46 | 0201: Meat of bovine animals, fresh or chilled. | 84.32 |
| 3 | 0201: Meat of bovine animals, fresh or chilled. | 84.37 | 6203: Bed linen, table linen, toilet linen and kitchen linen. | 65.50 |
| 4 | 6203: Bed linen, table linen, toilet linen and kitchen linen. | 81.06 | 1006: Rice. | 55.83 |
| 5 | 0804: Dates, figs, pineapples, avocados, guavas, mangoes and mangosteens, fresh or dried. | 38.92 | 0804: Dates, figs, pineapples, avocados, guavas, mangoes and mangosteens, fresh or dried. | 36.27 |
| 6 | **Other** | **498.26** | **Other** | **520.14** |
| 7 | **Total** | **1025.84** | **Total** | **892.72** |
| **Source: FBR** | | | | |

*(Annexure has been placed in the National Assembly Library)*

## MISUSE OF AUTONOMY GRANTED TO STATE OWNED ENTERPRISE

17. ***Syed Rafiullah:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether the Government has taken notice of concerns regarding the misuse of autonomy granted to State Owned Enterprise (SOE) boards under the SOE Act, 2023, particularly in relation to executive compensation, foreign travel and discretionary perks;*

*(b) whether it is a fact that the SOE Act, 2023 allows SOE boards to exercise excessive financial powers with limited oversight, reduces ministerial accountability in approving Chief Executive Officer (CEO) remuneration and bonuses also creates potential conflicts of interest involving independent directors; and*

*(c) if so, the steps being taken by the Government to review and amend the SOE Act, 2023, to reinstate regulatory controls on executive pay, to mandate performance audits and public disclosure of CEO compensation, to enforce conflict of interest rules and to establish a framework for Ministerial or Parliamentary oversight of major financial decisions for SOE Boards?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb)** (a) Instances have come to the notice of the Government where seemingly excessive remunerations, and perks have been extended to the CEOs of SOEs.

(b) SOEs Act, 2023 empowers the Boards of the SOEs to decide remuneration of the CEOs. As the Board of Public Sector Company (PSC) has the authority to decide the compensation and remuneration to its employees, the line Ministry does not have the power to approve the remuneration and bonuses of the CEOs.

The conflict of interest of Directors on the Boards of the SOEs is managed as per the provisions given in Para-34 of the SOEs Policy, 2023 and Annex-8 therein. Furthermore, guidelines have also been issued by the Central Monitoring Unit on 31st October, 2024 on management of conflict of interest.

(c) Currently, no proposal for amendment in the SOEs Act regarding powers of the Board is under consideration. However, the conflict of interest of Directors on the Boards of SOEs is managed as of

Para 34 of the SOEs Policy and Annex-8 therein, as elaborated in para (b) above.

- The SOEs Act has established a multiple structured oversight mechanisms under which line Ministries, Cabinet Committee on SOEs, and Federal Government exercise oversight over the performance of SOEs. Some relevant provisions in the SOEs Act, 2023 are summarized below: -
- Section 26 of the SOEs Act, 2023 provides that an SOE must submit to the Federal Government a report on its operations and its subsidiaries for the financial year to which it relates, in the form prescribed in Schedule-VI.
- Section 27 of the SOEs Act, 2023 provides that the SOEs must arrange for publication of a summary of the annual report on the website of the SOE.
- Section 31 of the SOEs Act, 2023 provides that the CMU shall publish bi-annual and annual reports on the commercial and non-commercial performance of the SOEs, after the consideration of the CCoSOEs and approval of Federal Government.
- CCoSOEs is responsible to ensure effective implementation of SOEs Act 2023 under Section 33 of SOEs Act, 2023.

## PROMOTE PUBLIC AWARENESS ON INTELLECTUAL PROPERTY RIGHTS

18. ***Ms. Sehar Kamran:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state the steps being taken by the Government in collaboration with the private sector to promote public awareness on Intellectual Property Rights (IPR) and to facilitate trademark registration for businesses particularly Small and Medium Enterprises (SMEs)?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** Awareness of Intellectual Property Rights (IPRs) is a mandate under Section-13 of the IPO Pakistan Act, 2012, and 1PO-Pakistan actively collaborates with the private sector to promote IP awareness. IPO officers organize IPR awareness activities across the country. A list of activities held from January 2025 to January 2026 is enclosed **(Annexure).**

2. IP rights are attached to multidimensional aspects, and IPO-Pakistan collaborates with all stakeholders, including chambers of commerce, the business community, academia, research institutes, and universities etc. The Organization also has a specific partnership with SMEDA to organize awareness activities for Small and Medium Enterprises (SMEs). IPO is also in process to sign a MoU with SMEDA.

3. IPO-Pakistan utilizes digital tools to maximize awareness and education for stakeholders. The IPO Pakistan website contains comprehensive information on filing IP rights including trademarks, as well as mechanisms to address complaints related to infringement of rights. The website also provides guidelines and handbooks for stakeholders, including a dedicated guidebook for SMEs on the protection and commercialization of IPRs as a business development strategy.

4. IPO-Pakistan also participates in several exhibitions with a dedicated information desk and the IPO Officers provide valuable information on IP and IP rights to the exhibitors and trade visitors during the exhibition. The recent participation was in KohQaf Summit on 21-23 November, 2025 held in Karimabad Hunza, 3rd FoodAg exhibition held at Expo Center Karachi on 25-27 November, 2025 and 12th edition of WEXNET exhibition held at Lahore on 10-12 January, 2025.

5. IPO-Pakistan has designated IPO officers for helplines to assist the general public and stakeholders. The website for these services is www.ipo.gov.pk.

6. Several initiatives have been taken by IPO to facilitate SMEs for trademark registration, including:

i. An online filing system for trademark registration.

ii. Establishing IPO offices in all provincial capitals and the Federal Capital to receive manual applications and guide stakeholders.

iii. Dedicated helplines for trademark registration to assist stakeholders, especially SMEs.

iv. Offering one of the lowest fee structures for trademark registration internationally, providing an important facilitation for stakeholders and SMEs.

*(Annexure has been placed in the National Assembly Library)*

## GUEST HOUSE OF FEDERAL BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION OF ISLAMABAD

19. ***Ms. Naeema Kishwer Khan:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state the details of the Federal Board of Intermediate and Secondary Education, Islamabad, Guest House, number of rooms, expenditure incurred on pay and allowances of the staff posted, utility bills and renovation/maintenance, alongwith the names, CNIC number, designations of the officials and private persons, if any, that stayed in the Guest House during the last two years and reasons for not recording their CNIC/designations?*

**Minister for Federal Education and Professional Training (Mr. Khalid Maqbool Siddiqui)** There is only one guest house in the premises of FBISE, H-8/4. The guest house is primarily meant for use of the official guests of the Board including visiting delegates, BoG Members, guests from sister educational boards of the country, guests from the affiliated schools and colleges of FBISE on payment of standard rent. Total numbers of rooms are ten (10), consisting of Ground and 1st floor.

Over the last two years, approximately Rs.4 million has been spent on staff salaries (a Naib Qasid and a Sanitary Worker). As there's no separate meter for the guest house, FBISE can't provide utility bill information. Additionally, no renovations or maintenance have been done in the past two years.

The detail lists including names, CNIC number, designations of the officials and private persons, if any, that stayed in the Guest House during the last two years is enclosed (Annexure-I).

*(Annexure has been placed in the National Assembly Library)*

## FIRST QUARTER REVENUE-COLLECTION OF CURRENT FINANCIAL YEAR

20. ***Mr. Sher Afzal Khan:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that the First Quarter revenue-collection target for the current Financial Year has not been achieved by Federal Board of Revenue (FBR):*

*(b) if so, the details and reasons thereof?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb):** (a) The first quarter revenue collection of FBR has been achieved to the extent of around 95%. The net collection and target is as under:

**(Rs. Billion)**

| Revenue Targets | Revenue Collection (Provisional) | %Target Achieved |
|---|---|---|
| 3,024 | 2,884 | 95 |

(b) The details of revenue collection of the first quarter FY 2025-26 is submitted as under:

(Rs.in Billion)

| Revenue Heads | Revenue Targets | Revenue Collection (Provisional) | % Targets Achieved |
|---|---|---|---|
| Income Tax | 1,423 | 1,364 | 96 |
| Sales Tax | 1,115 | 1,019 | 91 |
| Federal Excise Duty | 190 | 190 | 100 |
| Customs Duty | 295 | 311 | 105 |
| **Total** | **3,024** | **2,884** | **95** |

**Reasons of Shortfall:**

i. **E&P Sector Decline**

Due to limited new oil and gas exploration opportunities and the curtailment of local gas in favor of RLNG, the sales revenue of E & P Companies has declined, resulting in a decrease in tax revenue from this sector. The details of tax revenue loss from the E & P sector are submitted as under:

**(Rs in Billion)**

| Sector | July to Sept 2024 | July to Sept 2025 | Revenue loss |
|---|---|---|---|
| E&P | 126 | 97 | (29) |

ii. **Modest Growth LSM and Increase of Solar Energy**: Due to modest growth in Large Scale Manufacturing (LSM), limited power consumption by industrial units, the implementation of the Captive Power

Plant (CPP) policy with a levy of 5% (rising to 20% by August 2026), and the increasing shift of domestic consumers towards solar energy, the sales revenues of utility companies has declined, resulting in decrease in overall tax revenue collection.:

**(Rs in Billion)**

| Sector | July to Sept 2024 | July to Sept 2025 | Revenue loss |
|---|---|---|---|
| Power | 156 | 127 | (29) |

iii. **Profit/Policy Rate Decrease** : Due to the change in tax rates on bank deposits under the Finance Act, 2025—20% for filers and 40% for non-filers along with the decrease in profit rates on bank deposits, income tax collection from banking sector has sharply declined, as many investors withdrew their funds to avoid low returns and higher taxation. Banking sector collection in first quarter submitted under:

**(Rs in Billion)**

| Sector | July to Sept 2024 | July to Sept 2025 | Revenue loss |
|---|---|---|---|
| Banking | 122 | 90 | (32) |

iv. **Impact of Monsoon Floods**: Due to the widespread flooding, tax collection from the fertilizer sector also declined, as floods disrupted production, damaged supply chains, and slowed the movement of goods. Many manufacturing plants operated below capacity while demand from flood-affected agricultural areas temporarily decreased. These factors collectively reduced taxable transactions within the fertilizer sector, contributing to the overall shortfall in revenue collection. Fertilizer sector collection in first quarter is submitted under:

**(Rs in Billion)**

| Sector | July to Sept 2024 | July to Sept 2025 | Revenue loss |
|---|---|---|---|
| Fertilizer | 46 | 33 | (13) |

v. **Low Inflation**: In Tax Year 2025-26 (Quarter 1), Pakistan recorded low inflation of 5.6% against the projected rate of 8.4% although good for economy, resulted in a decline in indirect tax revenues such as GST, FED, and customs duty. Inflation generally increases the value of imports and local products, which in turn leads to higher indirect tax receipts for the government.

## INDEPENDENT PERFORMANCE AUDIT OF ZTBL

21. ***Mr. Dawar Khan Kundi:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether any independent performance audit of Zarai Taraqiati Bank Limited (ZTBL), has been conducted during the last five years; and*

*(b) if so, the key findings of such audits and the actions taken by the Government to address identified weaknesses in governance, loan recovery, and service delivery?*

**Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb):** (a) ZTBL remains under comprehensive regulatory/ performance audit through annual Commercial Audit, Statutory External Audits, Internal Audit's risk-based coverage (to the Board Audit Committee), and periodic inspections by SBP (as Regulator of the Bank). These mechanisms collectively address financial reporting, performance, governance, internal controls, service delivery and regulatory compliance. The identified areas of these audits are continually addressed properly and effectively while appraising these on all Governance levels including Public Account Committee.

As a result of various measures taken to improve financial discipline and governance, the financial health of the Bank improved substantially, which is envisaged in the table below:

| Particulars / Period | Dec 2020 | Dec 2021 | Dec 2022 | Dec 2023 | Dec 2024 |
|---|---|---|---|---|---|
| Infected portfolio on time based criteria (Principal) | 70,168 | 61,609 | 63,890 | 65,953 | 58,454 |
| Profit / (Loss) before tax | (3,225) | 1,783 | 7,458 | 17,606 | 25,892 |

(b) Further, the infected portfolio reduced to Rs. 55,571 million as on June 30,2025 and Bank earned Profit before tax of Rs. 13,063 million for the half year.

## SECP LAUNCHED LIFE INSURANCE POLICY

22. ***Ms. Sehar Kamran:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that Securities and Exchange Commission of Pakistan (SECP) has launched Life Insurance Policy Finder Service to help families trace life insurance policies of deceased relatives;*

*(b) if so, the steps taken to ensure mandatory participation of all life insurance companies and family takaful operators in this initiative?*

Reply not received.

## FACELESS CUSTOMS ASSESSMENT SYSTEM INTRODUCED

23. ***Ms. Shahida Rehmani:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) the date on which the Faceless Customs Assessment System (FCAS) was introduced;*

*(b) the total number of goods declarations cleared under FCAS since its launch;*

*(c) the proportion of clearances through green, yellow and red channels; and*

*(d) the total revenue collected under each channel?*

Reply not received.

## ISSUED NON-JUDICIAL STAMP PAPERS

24. ***Mr. Umair Khan Niazi:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that prior to Pakistan's official recognition of Bangladesh on 22-02-1974, non-judicial stamp papers of the denominations of one rupee, two rupees, three rupees and four rupees, printed by the National Security Printing Company (Now Pakistan Security Printing Corporation),*

*bore monograms inscribed in three languages, namely English, Urdu and Bengali;*

*(b) the exact date on which non-judicial stamp papers bearing monograms in two languages only, namely English and Urdu were first issued; and*

*(c) whether the National Security Printing Company (now Pakistan Security Printing Corporation) was the sole Government authorized entity responsible for the printing of non-judicial stamp papers during the period mentioned above?*

Reply not received.

## PLAN TO ADDRESS THE SHORTAGE OF TEACHERS IN ISLAMABAD

25. ***Ms. Asiya Naz Tanoli:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:*

*(a) whether the Government has formulated any national plan to address the shortage of teachers in schools of Islamabad;*

*(a) the steps being taken to reduce the gap in education standards between rural and urban areas; and*

*(c) the data collected under the existing policy to reduce the number of out of school children alongwith details thereof?*

**Minister for Federal Education and Professional Training (Mr. Khalid Maqbool Siddiqui):** (a) Yes, the Government of Pakistan has recently developed a national-level plan that includes measures relevant to improving the education system and, indirectly, helping address issues such as teacher shortages.

**Role of FDE:**

The recruitment of teachers of different cadres are under process. The detail of Requisitions under process in FPSC upto 21/01/2026 is as under:

| Sr. No. | Cadres | No. of Vacancies |
|---|---|---|
| | *Detail of Requisitions of* ***MODEL COLLEGES*** | |
| 1. | Associate Professor / Vice Principal (Male) BS-19 | 04 |
| 2. | Associate Professor / Vice Principal (Female) BS-19 | 08 |
| 3. | Deputy Headmistress (BS-19) | 13 |
| 4. | Assistant Professor (Male) BS-18 | 16 |
| 5. | Assistant Professor (Female) BS-18 | 22 |
| 6. | Assistant Headmistress (BS-18) | 25 |
| 7. | Lecturer (Male) BS-17 | 86 |
| 8. | Lecturer (Female) BS-17 | 40 |
| 9. | Junior Teacher (BS-16) | 27 |
| 10. | Administrative Officer (BS-17) | 02 |
| 11. | Accountant (BS-16) | 02 |
| 12. | Assistant Private Secretary (BS-16) | 01 |
| | **Total** | **246** |
| | *Detail of Requisitions of* ***ISLAMABAD MODEL SCHOOLS*** *(EX-F. G SCHOOLS)* | |
| 13. | Principal (BS-19) | 05 |
| 14. | Principal (Male) BS-19 | 31 |
| 15. | Principal (Female) BS-19 | 38 |
| 16. | Vice Principal (Male) BS-18 | 10 |
| 17. | Vice Principal (Female) BS-18 | 03 |
| 18. | Vice Principal (Male) BS-18 | 59 |
| 19. | Vice Principal (Female) BS-18 | 78 |
| 20. | Secondary School Teacher (BS-17) Physical (Male) | 11 |
| 21. | Secondary School Teacher (BS-17) Physical (Female) | 07 |
| 22. | Senior Elementary Teacher (BS-16) Physical (Male) | 29 |
| 23. | Senior Elementary Teacher (BS-16) Physical (Female) | 23 |
| 24. | Senior Elementary Teacher (BS-16) (Male) | 98 |
| 25. | Senior Elementary Teacher (BS-16) Drawing (Female) | 08 |
| 26. | Senior Elementary Teacher (BS-16) (Female) | 84 |
| 27. | Senior Elementary Teacher (BS-16) Drawing (Male) | 40 |
| 28. | Senior Elementary Teacher (BS-16) Physical (Male) | 05 |
| 29. | Senior Elementary Teacher (BS-16) Physical (Female) | 36 |
| | **Total** | **565** |
| | **Grand Total** | **811** |

(b) FDE's efforts focus on upgrading physical infrastructure, bringing technology to rural classrooms, strengthening teaching quality, improving student access and welfare, and setting up better monitoring and resource systems — all designed to bring rural schools closer to the educational standards of urban institutions.

(c) Under the MoFEPT project titled "Enrolment, retention & progression of out-of-school (OOSC) children in ICT", FDE has enrolled 11318 students. There are 5572 boys and 5746 girls in 43 education institutions of FDE in the evening shift.

## "PERSONAL BAGGAGE SCHEME" FOR IMPORT OF VEHICLES

26. ***Dr. Shazia Sobia Aslam Soomro:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state:*

*(a) whether the Government has decided to abolish the "personal baggage scheme" for the import of vehicles in order to prevent its misuse for commercial purposes;*

*(b) the details of changes introduced in the vehicle import policy, particularly with regard to the transfer of residence and gift schemes, including restrictions on the age and quantity of imported vehicles*; and

*(c) whether the said measures are aimed at facilitating Overseas Pakistanis for genuine personal use while preventing large scale commercial imports of used vehicles and the impact of these measures on overall vehicle imports?*

**Minister for Commerce(Jam Kamal Khan):** (a) After the approval of ECC/Cabinet, the Personal Baggage Scheme for the import of used vehicles has been abolished through S.R.O. 61(1)/2026, dated 15th January, 2026.

(b) Following changes have been introduced in the vehicle import policy with respect to the Transfer of Residence and Gift Schemes:

1. Minimum safety, environmental, and regulatory standards, as applicable to commercial importation of used vehicles, may also be applied to vehicles imported under the retained schemes.

2. The intervening period for import of vehicles has been increased from two years to three years for all schemes.

3. Vehicles imported under these schemes shall remain nontransferable for a period of one year.

4. The minimum stay abroad requirement has been enhanced to three years, with at least 850 cumulative days of stay, for all schemes.

5. The condition that the vehicle must be from the same country where the sender resides shall apply only to the Transfer of Residence Scheme and not to the Gift Scheme.

(c) The measures have been taken after due stakeholder consultation, including with the Ministry of Overseas Pakistanis and Human Resource Development. These policy adjustments are aimed at facilitating Overseas Pakistanis for genuine personal use of vehicles, ensuring that the intended benefits accrue to bona fide Overseas Pakistanis, while simultaneously discouraging and preventing misuse under these schemes. The measures are expected to promote transparency, improve regulatory compliance, and balance facilitation with effective oversight of vehicle imports.

## AUTHORIZATIONS ISSUED BY CHIEF COMMISSIONER REGIONAL OFFICE GUJRANWALA

27. ***Mr. Muhammad Mobeen Arif:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) the number of authorizations issued by the Chief Commissioner Inland Revenue, Regional Tax Office (RTO) Gujranwala, under (i) Section 38B of the Sales Tax Act, 1990 (ii) Section 40 of the Sales Tax Act, 1990 (iii) Section 175 of the Income Tax Ordinance, 2001;*

*(b) the tax liability confronted in show cause notices as a result of these authorizations; and*

*(c) the number of cases in which no action was taken within 90 days of issuance of authorization?*

Reply not received.

## DANISH SCHOOLS AND UNIVERSITIES FUNCTIONING IN THE COUNTRY

28. ***Dr. Nafisa Shah:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:*

*(a) the details of Danish Schools and Universities currently functioning in the country alongwith the number of students enrolled in each institute;*

*(b) whether the Government has any plans to expand Danish Schools and Universities; if so, the timeline and locations for the said expansion; and*

*(c) the annual budget and funds allocated for operation and maintenance of Danish Schools and Universities alongwith performance evaluation reports?*

Reply not received.

# UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

## DIGITIZATION OF THE GAZETTE OF PAKISTAN

1. **Dr. Nafisa Shah:**

*Will the Minister for National Heritage and Culture Division be pleased to state:*

*(a) the National Library of Pakistan has digitized the Gazette of Pakistan; if so, details thereof; and*

*(b) whether there is any proposal under consideration to place it on the website of the library?*

**Minister for National Heritage and Culture Division (Mr. Aurangzeb Khan Khichi):** (a) National Library of Pakistan has digitized a significant portion of the Gazette of Pakistan, particularly historical issues. The digitized collection includes Ordinary and Extraordinary Gazettes, various Parts and series, covering multiple years since 1948. A List of digitized Gazettes at Annex-I.

(b) The digitized Gazette of Pakistan are presently available for on-campus access at the National Library of Pakistan for researchers and the general public. Placing the digitized Gazette on the official website of the National Library of Pakistan is under consideration.

(*Annexure has been Placed in the National Assembly Library)*

## RELIEF TO KINNOW EXPORTERS

2. **Ms. Rabia Naseem Farooqi:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state:*

*(a) whether the kinnow exporters have been provided any relief, as kinnow exports have declined substantially due to closure of Afghanistan border due to security reasons;*

*(b) what alternatives routes have been provided to kinnow exporters; and*

*(c) are there any relief packages for kinnow growers from Federal Government?*

**Minister for Commerce (Jam Kamal Khan):** (a) Exports to Afghanistan have declined to zero during the current season due to border closure impacting exports of Kino Fresh (HS 0805.2910). During July-January FY26 exports declined overall, with export value falling by 20% to USD 29.77 million and quantities decreasing by 26% to 70,942 tons. compared to FY25. Despite the aggregate decline. export performance was mixed across destinations. Kazakhstan emerged as the largest growth market, recording a sharp increase of 481% in value and 512% in quantity, followed by strong growth in Sri Lanka, Saudi Arabia, Bangladesh, Iraq, and the UAE, reflecting diversification into Central Asian, Middle Eastern, and South Asian markets. Overall, the data indicates that while total Kino exports contracted due to reduced shipments to Afghanistan market, this was partially offset by substantial expansion in emerging and alternative destinations **(Annex-A).**

(b) Following the disruption of land trade through Afghanistan, the Ministry of Commerce, in coordination with the State Bank of Pakistan (SBP) and other stakeholders *i.e* exporters, NLC, DPP/MNFSR, granted an exemption from the requirement of financial instruments for kinnow exports through Iran which helped exporters manage liquidity constraints and continue shipments through alternative route to Central Asia and other regional markets. In addition to this operational relief, exporters were encouraged in shifting towards sea-based routes for Gulf, Southeast Asian and other destinations, which is evident from increased exports to UAE, Kazakastan, Sri Lanka, Oman, Bangladesh, and Saudi Arabia during the current seaason.

(c) It is clarified that direct relief packages for kinnow growers, including price support, compensation, or input subsidies, do not fall within the mandate of the Ministry of Commerce. Such interventions fall under the purview of provincial governments given that agriculture is a devolved subject.

The Ministry of Commerce (MoC), within its mandate. is providing indirect but substantive relief to kinnow growers and exporters by expanding market access, diversifying export destinations, and resolving SPS-related barriers, thereby sustaining demand and export realization despite the closure of the Afghanistan border.

In this regard, new markets are actively being explored:

1. **Vietnam:** Kinnow has been identified as a priority export product. The Minister for Commerce has formally taken up the matter in writing with his Vietnamese counterpart, requesting expeditious completion of the Pest Risk Assessment (PRA) for citrus (kinnow) enable market access.
2. **Cambodia:** Market access for kinnow has been included in the agenda of the 2nd Joint Trade Committee (JTC) meeting with Cambodia, reflecting MoC's proactive approach towards opening non-traditional markets.

With respect to resolution of SPS and market access issues, MoC has undertaken coordinated efforts, inter, alia:

1. **Uzbekistan**: Facilitated engagement between DPP, TDAP and Uzbek authorities, resulting in conditional acceptance of wooden packaging for the current season and seeking reduction in pesticide residue testing requirements, thereby lowering compliance costs.
2. **Indonesia:** Actively engaged with Indonesian Quarantine authorities to address excessive pesticide residue testing requirements; facilitated identification of accredited laboratories in Pakistan and hosted an Indonesian delegation during FoodAg-2025 to advance negotiations.
3. **Sri Lanka:** Took up the issue at Ministerial level of additional 20% levy applied by Sri Lanka on kinnow exports of Pakistan despite the FTA, resulting in restoration of preferential tariff treatment for Pakistani kinnow restoring its competitiveness in Sri Lankan market.

*(Annexure has been Placed in the National Assembly Library)*

## CLEARANCE OF BANNED GOODS UNDER FCA SYSTEM

3. **Ms. Shahida Rehmani:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

(a) whether restricted or banned goods were cleared under the Fareless Customs Assessment (FCA) system;

(b) if so, details of such goods, quantities and ports of clearance;

(c) the officers responsible for such clearances; and

(d) the details of action taken against them?

Reply not received.

## NUMBER OF CONTRAVENTION CASES UNDER THE CUSTOMS ACT

4. **Ms. Shahida Rehmani:**

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:*

*(a) the number of contravention cases legally required to be framed under the Customs Act since Fareless Customs Assessment (FCA) introduction;*

*(b) the number actually framed;*

*(c) the total statutory penalties involved; and*

*(d) the reasons for non-framing of remaining cases?*

Reply not received.

## ABSENCE OF EDUCATION FACILITY IN SECTOR I-16

5. **Mr. Ramesh Lal:**

*Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:*

*(a) whether it is a fact that facility of education is not available in Sector I-16, Islamabad, despite the fact that population of about eight to nine thousand is residing in the said sector;*

*(b) whether it is also a fact that the High School Buildings for boys and girls are not available in the said sector; and*

*(c) the time frame by which the said schools/buildings will be constructed and made functional, as the thousand of girls and boys are deprived of the basic education?*

**Minister for Federal Education and Professional Training (Mr. Khalid Maqbool Siddiqui):** (a) The Federal Directorate of Education (FDE) is mandated to cater to the educational needs of the residents of Islamabad Capital Territory (ICT). In this regard, the Planning & Development (P&D) Wing of FDE initially approached the Capital Development Authority (CDA) for the allotment of plots reserved for public sector primary, secondary, and higher secondary schools in Sector I-16.

A formal reminder was subsequently issued on 30th August 2021 F.4-349/21 (Dev), and further reminders were sent from time to time vide letter no. F.4-319 /23(Dev) dated 14-7-25 The allotment of these plots is essential to enable this office to prepare the PC-I, including the incorporation of land costs, if applicable, for the establishment of the proposed educational institutions.

(b) Yes, it is a fact. Despite the reservation of plots in Sector I-16 for public sector primary, secondary, and higher secondary schools, these plots have not yet been allotted to the Federal Directorate of Education (FDE).

(c) After allotment of reserved Plots, PC-I comprising all components will be submitted to the Ministry for their further necessary action i.e., consideration at CDWP / DDWP, allocation of funds, etc.

**TOTAL QUANTITY OF SUGAR IMPORT AND EXPORT**

6. **Mr. James Iqbal:**

*Will the Minister for Commerce be pleased to state:*

*(a) the total annual quantity and value of sugar imported and exported during the last five financial years; and*

*(b) the name of authority who granted permission of the said import/export?*

*Transferred to National Food Security and Research for answer on next Rota Day.*

**Mr. Deputy Speaker:** The House is adjourned to meet again on Tuesday the 10th February, 2026 at 11:00 a.m.

*(The House was adjourned to meet again on Tuesday, the 10th February, 2026 at 11:00 a.m.)*